ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

اگست 2019ء

اور اللہ کے لئے حج اور
عمرہ کو پورا کرو . . .

سورۃ البقرۃ: 197

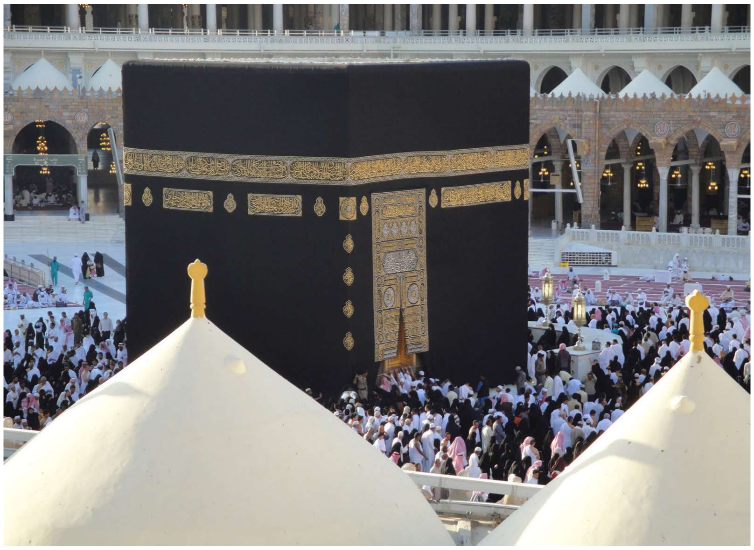

طواف عشقِ الٰہی کی نشانی

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

حج ایک اعلیٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے۔ سمجھنا چاہئے کہ انسان اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے اور تعشُّق باللہ اور محبت الٰہی ایسی پیدا ہوجاوے۔۔۔طواف عشقِ الٰہی کی نشانی ہے اور اس کے معنی یہ ہیں کہ گویا مرضاتِ اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہئے اور کوئی غرض باقی نہ رہے۔

(ملفوظات، جلد پنجم، قادیان، نظارت نشرواشاعت، 2003ء، صفحہ 103)

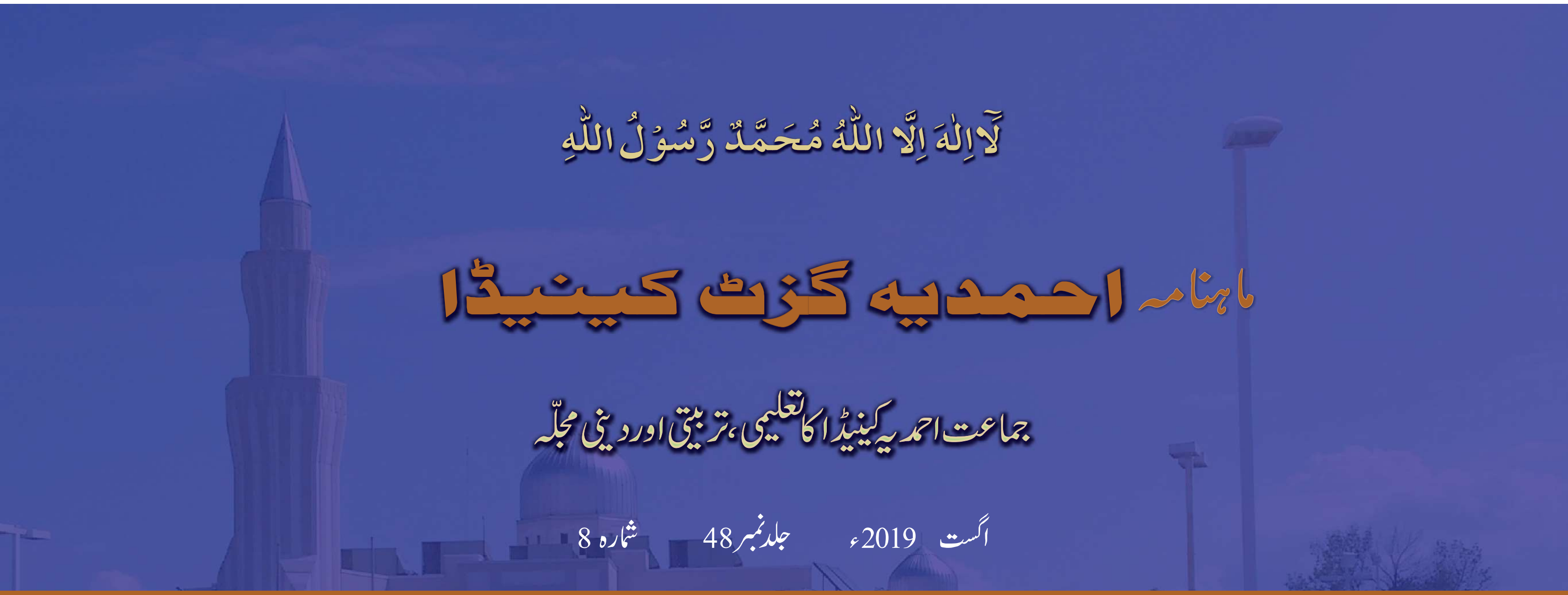

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

اگست 2019ء　جلد نمبر 48　شمارہ 8

فہرست مضامین

☆ قرآن مجید	2
☆ حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆ ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆ عیدالاضحیہ کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات	8
☆ حج بیت اللہ اور عیدالاضحیہ　ازمکرم طاہر محمود صاحب	10
☆ عیدالاضحیہ اور بعض مسائل　ازمکرم مولانا رحمت اللہ بندیشہ صاحب	12
☆ حج ایک عاشقانہ عبادت　ازمکرم مولانا اقبال احمد نجم صاحب	15
☆ امن کا راستہ : انسانیت کی خدمت　ازمکرم طارق حیدر صاحب	19
☆ ہیومینٹی فرسٹ کے زیرِ اہتمام ٹورانٹو میں عطیات جمع کرنے کے لئے افطار کی تقریب	21
☆ ٹورانٹو میں جلسہ یوم خلافت کی تقریبات　ازمحمد اکرم یوسف	23
☆ جماعت احمدیہ کینیڈا میں عیدالفطر کی تقریبات　ازمحمد اکرم یوسف	27
☆ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	32
☆ شعبہ تصاویر کینیڈا	

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ٥

وَاَتِمُّوا الۡحَجَّ وَالۡعُمۡرَۃَ لِلّٰہِ ؕ فَاِنۡ اُحۡصِرۡتُمۡ فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡہَدۡیِ ۚ وَلَا تَحۡلِقُوۡا رُءُوۡسَکُمۡ حَتّٰی یَبۡلُغَ الۡہَدۡیُ مَحِلَّہٗ ؕ فَمَنۡ کَانَ مِنۡکُمۡ مَّرِیۡضًا اَوۡ بِہٖۤ اَذًی مِّنۡ رَّاۡسِہٖ فَفِدۡیَۃٌ مِّنۡ صِیَامٍ اَوۡ صَدَقَۃٍ اَوۡ نُسُکٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنۡتُمۡ ٝ فَمَنۡ تَمَتَّعَ بِالۡعُمۡرَۃِ اِلَی الۡحَجِّ فَمَا اسۡتَیۡسَرَ مِنَ الۡہَدۡیِ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ یَجِدۡ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ فِی الۡحَجِّ وَسَبۡعَۃٍ اِذَا رَجَعۡتُمۡ ؕ تِلۡکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ ؕ ذٰلِکَ لِمَنۡ لَّمۡ یَکُنۡ اَہۡلُہٗ حَاضِرِی الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیۡدُ الۡعِقَابِ ٥

اَلۡحَجُّ اَشۡہُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِیۡہِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِی الۡحَجِّ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَیۡرٍ یَّعۡلَمۡہُ اللّٰہُ ؕؔ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَیۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰی ۫ وَاتَّقُوۡنِ یٰۤاُولِی الۡاَلۡبَابِ ٥

(سورۃ البقرۃ 2:197-198)

اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ پس اگر تم روک دیئے جاؤ تو جو بھی قربانی میسر آئے (کردو) اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی (ذبح ہونے کی) مقررہ جگہ پر پہنچ جائے۔ پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو کچھ روزوں کی صورت میں یا صدقہ دے کر یا قربانی پیش کر کے فدیہ دینا ہوگا۔ پس جب تم امن میں آجاؤ تو جو بھی عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرے تو (چاہئے کہ) جو بھی اسے قربانی میں سے میسر آئے (کردے)۔ اور جو (توفیق) نہ پائے تو اسے حج کے دوران تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے اور سات جب تم واپس چلے جاؤ۔ یہ دس (دن) مکمل ہوئے۔ یہ (اوامر) اس کے لئے ہیں جس کے اہل خانہ مسجد حرام کے پاس رہائش پذیر نہ ہوں۔ اور اللہ کا تقوی اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کر لیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔ اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا۔ اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقوی ہی ہے۔ اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔

حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکۡ وَسَلِّمۡ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

عَنِ ابۡنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رَسُوۡلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فِیۡ حَجَّۃِ الۡوَدَاعِ، یَا اَیُّھَا النَّاسُ! اَیُّ یَوۡمٍ ھٰذَا؟ قَالُوۡا: ھٰذَا یُوۡمٌ حَرَامٌ۔ قَالَ اَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا؟ قَالُوۡا بَلَدٌ حَرَامٌ۔ قَالَ: فَاَیُّ شَھۡرٍ ھٰذَا؟ قَالُوۡا شَھۡرٌا حَرَامٌ۔ قَالَ: اِنَّ اَمۡوٰلَکُمۡ وَدِمَائَکُمۡ وَاَعۡرَاضَکُمۡ عَلَیۡکُمۡ حَرَامٌ کَحُرۡمَۃِ یَوۡمِکُمۡ ھٰذَا فِیۡ بَلَدِکُمۡ ھٰذَا فِیۡ شَھۡرِکُمۡ ھٰذَا ثُمَّ أَعَادَھَا مِرَارًا ثُمَّ رَفَعَ رَاسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ۔ فَقَالَ: اَللّٰھُمَّ ھَلۡ بَلَّغۡتُ مِرَارًا قَالَ: یَقُوۡلُ ابۡنِ عَبَّاسٍ: وَاللّٰہِ اِنَّھَا لَوَصِیَّۃٌ اِلٰی رَبِّہٖ عَزَّ وَجَلَّ، ثُمَّ قَالَ: اَلَا فَلۡیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الۡغَائِبَ، لَا تَرۡجِعُوۡا بَعۡدِیۡ کُفَّارًا یَضۡرِبُ بَعۡضُکُمۡ رِقَابَ بَعۡضٍ۔

(مسند احمد۔ جلد اول، صفحہ 230)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔ اے لوگو! یہ کون سا دن ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یہ عرفہ کا قابل احترام دن ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کون سا شہر ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ یہ مکہ کا قابل احترام شہر ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ کون سا مہینہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ یہ ذی الحجہ کا قابل احترام مہینہ ہے۔ اس سوال کے جواب کے بعد آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سنو تمہارے اموال اور تمہارے خون اور تمہاری آبروئیں اسی طرح قابل احترام اور مستحق حفاظت ہیں اور ان کی ہتک تمہارے لئے حرام ہے۔ جس طرح یہ دن، یہ شہر اور یہ مہینہ تمہارے لئے قابل احترام اور لائق ادب ہے اور جس کی ہتک تم پر حرام ہے۔ حضورؐ نے اس بات کو کئی بار دوہرایا پھر آپؐ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا اے میرے اللہ! کیا میں نے تیرا پیغام پہنچا یا دیا۔ حضورؐ نے **ھل بلغت** کے الفاظ کئی بار دوہرائے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم یہ نصیحت یقیناً اس رب العزت کی طرف سے ہے۔ پھر آپؐ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو جو یہاں موجود ہیں وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو اس موقع پر موجود نہیں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ یاد رکھو میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارتے پھرو اور خون ریزی کا ارتکاب کرنے لگو۔

حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گھر کے گرد گھومتے ہیں اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے اور روح اُس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے

جسمانی افعال کا روح پر اثر پڑتا ہے اور روحانی افعال کا جسم پر اثر پڑتا ہے۔ پس ایسا ہی عبادت کی دوسری قسم میں بھی جو محبت اور ایثار ہے انہیں تاثیرات کا جسم اور روح میں عوض معاوضہ ہے۔ محبت کے عالم میں انسانی روح ہر وقت اپنے محبوب کے گرد گھومتی ہے اور اس کے آستانہ کو بوسہ دیتی ہے۔ ایسا ہی خانہ کعبہ جسمانی طور پر محبان صادق کے لئے ایک نمونہ دیا گیا ہے۔ اور خدا نے فرمایا کہ دیکھو یہ میرا گھر ہے اور یہ حجر اسود میرا آستانہ کا پتھر☆ ہے۔ اور ایسا حکم اس لئے دیا کہ تا انسان جسمانی طور پر اپنے ولولہ عشق اور محبت کو ظاہر کرے۔ سو حج کرنے والے حج کے مقام میں جسمانی طور پر اس کے گھر کے گرد گھومتے ہیں اور ایسی صورتیں بنا کر کہ گویا خدا کی محبت میں دیوانہ اور مست ہیں۔ زینت دُور کر دیتے ہیں۔ سر منڈوا دیتے ہیں۔ اور مجذوبوں کی شکل بنا کر اُس کے گھر کے گرد عاشقانہ طواف کرتے ہیں۔ اور اس پتھر کو خدا کا آستانہ کا پتھر تصور کر کے بوسہ دیتے ہیں۔ اور یہ جسمانی ولولہ روحانی تپش اور محبت پیدا کر دیتا ہے۔ اور جسم اس کے گھر کے گرد طواف کرتا ہے۔ اور سنگ آستانہ کو چومتا ہے۔ اور روح اُس وقت محبوب حقیقی کے گرد طواف کرتی ہے۔ اور اُس کے روحانی آستانہ کو چومتی ہے۔ اور اس طریق میں کوئی شرک نہیں۔ ایک دوست دوست جانی کا خط پا کر بھی اس کو چومتا ہے۔ کوئی مسلمان خانہ کعبہ کی پرستش نہیں کرتا۔ اور نہ حجر اسود سے مرادیں مانگتا ہے۔ بلکہ صرف خدا کا قرار دادہ ایک جسمانی نمونہ سمجھا جاتا ہے وبس۔ جس طرح ہم زمین پر سجدہ کرتے ہیں مگر سجدہ زمین کے لئے نہیں۔ ایسا ہی ہم حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں مگر وہ بوسہ اس پتھر کے لئے نہیں۔ پتھر تو پتھر ہے جو نہ کسی کو نفع دے سکتا ہے نہ نقصان۔ مگر اس محبوب کے ہاتھ کا ہے جس نے اس کو اپنے آستانہ کا نمونہ ٹھہرایا۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23 صفحہ 100-101)

☆ حاشیہ۔ خدا کا آستانہ مصدر فیوض ہے یعنی اُسی کے آستانہ سے ہر ایک فیض ملتا ہے۔ پس اسی کے لئے معبّرین لکھتے ہیں کہ اگر کوئی خواب میں حجر اسود کو بوسہ دے تو علوم روحانیہ اُس کو حاصل ہوتے ہیں کیونکہ حجر اسود سے مراد منبع علم و فیض ہے۔ منہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ مئی 2019ء کے خلاصہ جات

خطبہ جمعہ فرمودہ 03 مئی 2019ء

مسجد بیت الفتوح میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد بدری صحابہؓ کا ایمان افروز تذکرہ فرمایا:

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض بدری صحابہ جن کے متعلق تاریخ میں تفصیل نہیں ملتی۔ ان میں سے بعض صحابہؓ درج ذیل ہیں:

آپؐ کے ایک صحابی کا نام حضرت عبید بن ابو انصاری اوسی رضی اللہ عنہ تھا۔ آپؓ غزوہ بدر، احد اور خندق میں شامل ہوئے۔

دوسرے صحابی کا نام حضرت عبد اللہ بن نعمان رضی اللہ عنہ تھا۔ آپ غزوہ بدر و احد میں شامل ہوئے۔

پھر ایک اور صحابی کا نام حضرت عبد اللہ بن عمیر رضی اللہ عنہ تھا۔

پھر ایک اور صحابی کا نام ہے حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ۔ آپ نے شروع میں ہی اسلام قبول کیا۔

ایک اور صحابی کا نام حضرت عبد اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ تھا۔ آپؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بدر کے دن مالِ غنیمت پر نگران مقرر فرمایا تھا۔ آپ کی وفات مدینہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ہوئی۔

ایک اور صحابی حضرت سلمہ بن اسلم رضی اللہ عنہ تھے۔ آپؓ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپؓ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسلمانوں اور ایرانیوں کے درمیان لڑی جانے والی جنگ میں شہید ہوئے۔

سیرت حلبیہ میں ذکر ہے کہ جنگِ بدر کے دن جب حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو ایک کھجور کی چھڑی عطا فرمائی کہ اس سے لڑو۔ وہ چھڑی ایک عمدہ تلوار بن گئی جو آخر وقت تک آپ کے زیرِ استعمال رہی۔

غزوہ احزاب کے بعد کفار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی ایک سازش کی۔ اس سازش کا لیڈر ابوسفیان تھا جو مخفی تدبیر سے آپؐ کا خاتمہ کرنا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ آپؐ کے گرد بہت زیادہ پہرہ نہیں رہتا تھا۔ چنانچہ ابوسفیان نے بعض نوجوانوں کو اس کام کے لئے ابھارا جو اس مقصد کے لئے تیار ہو گئے۔ کچھ دیر بعد ایک مکی نوجوان ابوسفیان کے پاس آیا اور کہا کہ میں یہ کام سرانجام دے سکتا ہوں۔ چنانچہ ابوسفیان نے اس کو ایک اونٹ اور راستے کا خرچہ دے کر روانہ کر دیا اور وہ چھٹے دن مدینہ پہنچ گیا۔ جس طرح ہی یہ شخص مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص بری نیت سے آیا ہے۔ یہ سن کر وہ نوجوان اور تیزی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھا لیکن وہاں بیٹھے صحابہؓ نے اس کو قابو میں کر لیا۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھنے پر اس شخص نے تمام تدبیر بتادی۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو سفیان کی تدبیر کا پتہ چلا تو حالات کے پتہ کے لئے اور ابوسفیان کے خاتمے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لوگوں کو مکہ کی طرف بھیجا جو حضرت امیہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ تھے۔ جب یہ دونوں مکہ میں پہنچے تو قریش ہوشیار ہو گئے تو یہ دو صحابی اپنی جان بچا کر واپس آ گئے۔ مدینہ واپسی پر حضرت امیہ اور حضرت سلمہ کو قریش کے دو اور جاسوس ملے جن میں سے ایک ہلاک ہو گیا اور ایک جاسوس کو انہوں نے گرفتار کر لیا۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر بھی حضرت سلمہ کا ذکر ملتا ہے کہ آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پہرہ دیا اور جب ایک قریشی سردار نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز بلند کی تو حضرت سلمہؓ نے اس سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی آواز نیچی رکھو۔

ایک اور صحابی رسول کا نام حضرت عبد اللہ بن سہل رضی اللہ عنہ تھا۔ آپ غزوہ حمراء الاسد میں بھی شامل ہوئے جو غزوہ احد سے اگلے دن واقع ہوئی تھی۔ آپؓ اور آپؓ کے بھائی دونوں زخمی تھے اور کوئی سواری بھی نہ تھی لیکن پھر بھی دونوں بھائی ایک دوسرے کو سہارا دیتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آہستہ آہستہ چلنے لگے۔ اور عشاء کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپؓ دونوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور دونوں کے لئے دعا فرمائی۔

غزوہ حمراء الاسد کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ غزوہ احد کے بعد مدینہ میں سخت خوف طاری تھا کہ کہیں قریشِ مکہ پھر حملہ نہ کر دیں۔ لہٰذا اس رات مدینہ میں پہرہ کا انتظام کیا گیا اور صحابہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا پہرہ دیا۔ صبح فجر کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی خبر پہنچی کہ قریش کا لشکر مدینہ کے پاس ہی رک گیا ہے اور ان میں یہ بحث جاری ہے کہ واپس مدینہ لوٹ کر مسلمانوں کو ملیا میٹ کر دیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً اعلان فرمایا کہ سب لوگ تیار ہو جائیں۔ آپؐ نے یہ شرط مقرر فرمائی کہ صرف وہ لوگ ہمارے ساتھ نکلیں جو احد میں ہمارے ساتھ تھے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے آٹھ میل باہر نکل آئے اور حمراء الاسد کے میدان میں پڑاؤ کیا۔ اگلے دن قریش کو مسلمانوں کے لشکر کا پتہ چلا کہ کس طرح مسلمان پر جوش ہیں۔ چنانچہ قریش کا لشکر مدینہ کی طرف جانے کی بجائے واپس مکہ کی طرف لوٹ گیا۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے آخر میں صاحبزادی صبیحہ بیگم صاحبہ کی نماز جنازہ کا اعلان فرمایا۔ آپ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی نواسی تھیں۔ آپ 90 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئی ہیں۔ آپ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی رشتہ میں ممانی بھی تھیں۔ آپ کی شادی میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے شمولیت فرمائی۔ آپ غربا کی بہت ہمدرد تھیں اور ان کی بہت مدد کیا کرتی تھیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو بھی ہمیشہ جماعت سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ جمعہ فرمودہ 10 مئی 2019ء

مسجد بیت الفتوح لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے

بعد سورۃ البقرۃ کی آیات کریمہ 185-187 تلاوت کیں اور ان کا ترجمہ پیش فرمایا:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

(سورۃ البقرۃ 2:185-187)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے روزوں کی فرضیت، اس کی اہمیت اور دعا کی قبولیت کے طریق بیان فرمائے ہیں۔ یہ ایک ایسا بابرکت مہینہ ہے جس میں خدا تعالیٰ انسان کے قریب آجاتا ہے۔ پس ہمارا بھی فرض ہے کہ اس مہینہ میں پوری محنت کے ساتھ اپنی توجہ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر لیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ اگر تمہیں پتہ ہو کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم یہ خواہش کرتے کہ سارا سال ہی رمضان رہے۔

پس ہمارے ہی فائدے کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزے ہم پر فرض کئے ہیں اور اس کے بے شمار روحانی وجسمانی فوائد ہیں۔ اب تو بہت سے غیر مسلم محقق اور ڈاکٹر بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ روزوں سے انسان بہت سے جسمانی فوائد حاصل کرتا ہے۔

ہمیں روزوں کا حقیقی مقصد حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ سے تعلق بڑھے اور دنیا سے تعلق میں کمی آئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے:

''ہمیشہ روزہ دار کو مدّنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کے لئے تسلی اور سیری کا باعث ہے۔ اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔'' (الحکم۔ جلد 11، مورخہ یکم جنوری 1907ء)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ہمیں یہ تلقین فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو تمہارے بھوکے رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اصل غرض یہی ہے کہ انسان تقویٰ میں ترقی کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں بیان فرمایا ہے۔

متقی بننے کے واسطے ضروری ہے کہ بعض بڑے بڑے گناہوں کو چھوڑے جیسے کہ زنا اور قتل ہے، اس کے بالمقابل اچھے اخلاق پیدا کرے۔ خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفا دکھائے۔ خدمات کے مقامِ محمود تلاش کرے۔ یہ باتیں جب انسان میں اکٹھی ہو جائیں تو وہ متقی کہلاتا ہے۔

اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جو اس ماہ میں بھی نمازوں کی طرف یا اپنے اخلاق کی طرف توجہ نہیں دیتے۔ بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس مہینہ میں شیطان کو جکڑ دیا جاتا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ برائی اور گناہ تو اس مہینہ میں بھی جاری رہتا ہے۔ اس سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ روزہ ڈھال ان کے لئے بنتا ہے جو روزہ کی حقیقت کو سمجھتے ہوئے تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ پس ہم سب کو اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا ہم ان مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے روزہ کے مختلف مسائل مثلاً بیماری اور سفر میں روزہ اور فدیہ وغیرہ کے متعلق بیان فرمایا۔

اس کے بعد فرمایا کہ اس مہینہ کا قرآنِ کریم سے گہرا تعلق ہے۔ بس اس مہینہ میں تمام احمدیوں کو قرآنِ کریم کی تلاوت اور ترجمہ زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہئے اور مساجد میں دروس القرآن میں شامل ہونا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو ۷۰۰ حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔''

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے دعا کے مضمون کو بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دعا کرنے والوں کی دعا کو سنتا ہوں لیکن اس کے لئے شرط یہ ہے کہ وہ میری بھی بات کو سنیں اور میرے احکامات کی بھی پیروی کریں۔ اگر ہم اپنی اصلاح نہ کریں تو ہم خدا تعالیٰ پر یہ شکوہ نہیں کر سکتے کہ اس نے ہماری دعا کو نہیں سنا۔ پہلی کوشش ہماری طرف سے ہونی چاہئے اور پھر خدا تعالیٰ ہماری دعاؤں کو بھی سنتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ''کہ جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا حقیقی عبد بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ نے دو نمازِ جنازہ غائب کا اعلان فرمایا۔ ایک مکرم ڈاکٹر طاہر عزیز صاحب ابن ارشد اللہ بھٹی صاحب اسلام آباد پاکستان اور دوسرا مکرم ڈاکٹر افتخار صاحب ابن مکرم ڈاکٹر خواجہ نذیر احمد صاحب مرحوم آف امریکہ دونوں ڈاکٹر صاحبان کو 13 مارچ کو اغوا کر کے بے دردی کے ساتھ قتل کر دیا گیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 17 مئی 2019ء

مسجد مبارک اسلام آباد، ٹلفورڈ، سرے، یوکے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الاعراف کی آیات کریمہ 30-32 تلاوت کیں اور ان کا ترجمہ پیش فرمایا۔

تو کہہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات (اللہ کی طرف) سیدھی رکھو۔ اور دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارا کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم (مرنے کے بعد) لوٹو گے۔ ایک گروہ کو اس نے ہدایت بخشی اور ایک گروہ پر گمراہی لازم ہوگئی۔ یقیناً یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے خدا کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنا لیا اور یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت (یعنی لباسِ تقویٰ) ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیؤ لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

(سورۃ الاعراف 7:30-32)

الحمدللہ آج اللہ تعالیٰ ہمیں نئی مسجد مبارک میں جمعہ ادا کرنے کی توفیق عطا کر رہا ہے۔ ربوہ میں جب مرکز قائم ہوا تھا تو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ یہ مسجد مبارک قادیان کی مسجد مبارک کی مثیل ہوگی۔ اللہ کرے کہ اس نئے مرکز کی یہ مسجد بھی ہر حال سے مبارک ہو اور مسجد مبارک کی مثیل کے طور پر اللہ تعالیٰ کے فضل جذب کرنے والی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک الہام ہے: مُبَارِکٌ وَّ

مُبَارَکٌ وَّکُلُّ اَمْرٍ مُّبَارَکٍ یُّجْعَلُ فِیْہِ یعنی یہ مسجد برکت دہندہ اور برکت یافتہ ہے اور ہر ایک امرِ مبارک اس میں کیا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ جو دعائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قادیان میں کیں وہ اس مسجد کو بھی پہنچتی رہیں اور یہ مسجد پوری دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچانے والی ہو۔

دشمنانِ احمدیت نے ہمیں پاکستان سے باہر نکلنے پر مجبور کیا۔ یہ لوگ نہیں جانتے کہ جماعت کی ترقی کا وعدہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور کوئی اس ترقی کو روک نہیں سکتا۔ جب تک ہم خدا تعالیٰ کے احکام پر چلتے رہیں گے ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سمیٹتے چلے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے مساجد کے متعلق ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ جہاں مسجد ہو وہاں لازم ہے کہ ہم اپنی توجہ خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف کرکے اپنے دین کو خالص کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سکھایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے دین کو خالص کرنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان ایسے عبادت کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے یا خدا اسے دیکھ رہا ہے۔ بہت توبہ استغفار کرے اور اپنی کمزوری کا اظہار کرے تا تزکیہ نفس ہو جائے۔

غیر احمدی مسلمانوں کو آج دیکھا جائے تو ہم دیکھتے ہیں کہ امامِ وقت کو نہ ماننے کی وجہ سے وہ رمضان اور حقیقتِ اسلام سے دور کھڑے ہیں۔ پس ہمیں اپنی حالتوں کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنے دین کو اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کر رہے ہیں۔

لوگوں کو خدا کے قریب کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی ہے۔ اور اس کی سرسبز شاخیں ہم نے بننا ہے۔ پس لازم ہے کہ ہم اپنی خواہشات کو خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق ڈھالیں۔ لوگوں کو خدا دکھانے کے لئے لازم ہے کہ ہمارے قول و فعل ایک جیسے ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان آیات میں یہ بھی سکھایا ہے کہ کھانے پینے میں بھی اعتدال اختیار کرنا چاہئے۔ ایک مومن نہ صرف اپنی روحانی حالت کو درست کرتا ہے بلکہ اپنی جسمانی حالت کو بھی ٹھیک کرتا ہے تاکہ خدا تعالیٰ کی نعمتیں حاصل کرنے والا ہو۔

اس کے ساتھ اپنے اخلاق اور ہمسایوں سے سلوک میں مزید بہتری پیدا کرتے چلے جائیں تا اس طور سے تبلیغ کا کام بھی ہو سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ گھروں میں بیوی بچوں کے ساتھ احسن سلوک کریں تاکہ ہم اپنی اگلی نسلوں کو بھی سنبھالنے والے ہوں اور وہ دین سے متنفر نہ ہوں۔

ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان راستوں کو تلاش کرے جس سے وہ توحید قائم کرنے والا ہو، لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے والا ہو، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مشن پورا کرنے والا ہو اور وہ راستے ڈھونڈے جس سے وہ خلیفۂ وقت کے منصوبوں میں اس کی مدد کرنے والا ہو۔

آخر میں حضورِ انور ایدہ اللہ نے نئی مسجد اور جماعت کے دیگر منصوبوں کی تفاصیل بیان فرمائیں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 24 مئی 2019ء

مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ النور کی آیات 52-58 تلاوت کیں اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا:

آیت استخلاف سے پہلے اور اس کے بعد کی آیات میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت اور حکموں پر عمل کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جس کے نتیجے میں خلافت کا انعام دئے جانے کا وعدہ ہے

اللہ تعالیٰ نے کھول کر بیان فرما دیا ہے کہ حقیقی کامیابی کے لئے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا ضروری ہے اور اس بات کا خوف دل میں ہونا ضروری ہے کہ کہیں ہمارا خدا، ہمارا محبوب ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔

آیتِ خلافت کے ساتھ ان آیات کا آنا اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ خلافت کی کامل اطاعت بھی مومنین کے لئے ضروری ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے میرے قائم کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اور خدا تعالیٰ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میرے نمائندہ کی نافرمانبرداری کی تو اس نے گویا میری اور خدا تعالیٰ کی نافرمانبرداری کی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی زندگیوں میں ہمیں اس کامل اطاعت کے نمونے نظر آتے ہیں کہ کس طرح انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء کی کامل اطاعت کی۔ نہ یہ کہ اگر ان کے خلاف کوئی فیصلہ ہو جائے تو وہ اس پر اعتراض کرنا شروع کر دیں۔

مجھے پتہ چلا ہے کہ بعض صدرانِ جماعت نے اس وجہ سے کام کرنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ جون میں ان کی معیاد ختم ہو رہی ہے اور خلیفۂ وقت نے چھ سال کی حد مقرر کر دی ہے۔ یہ باغیانہ قسم کا رویہ ہے۔ ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنا چاہئے۔ اگر کسی عہدیدار کو ہٹا دیا جائے یا کسی اور کو اس کے اوپر مقرر کر دیا جائے تو اس کا کام ہے کہ کامل اطاعت کرے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس پر عمل کی پوری کوشش کرتا ہے۔ جس شخص کا عمل اس کے مطابق نہیں تو صرف نام لکھوانے سے وہ جماعت میں شمار نہیں کیا جائے گا۔

حضور انور نے اطاعت در معروف کے متعلق بھی وضاحت فرمائی کہ اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہر شخص یہ فیصلہ کرنے بیٹھ جائے کہ کونسا حکم معروف ہے اور کونسا نہیں۔ یہ الفاظ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی قرآنِ کریم میں آئے ہیں۔ اس سے یہی مراد ہے کہ انبیاء اور ان کے خلفاء، اسلام کے مطابق ہی حکم دیتے ہیں۔

اس کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بعض اقتباسات پیش کئے جس میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد جماعت کی کیا حالت تھی اور کس طریقہ سے خلافت کی نعمت کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے جماعت کو سنبھالا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتی تاریخ بیان کرتے ہوئے اہلِ پیغام یا لاہوری جماعت کے حوالہ سے بتایا کہ یہ لوگ بھی اسی لئے الگ ہوئے تھے کیونکہ انہوں نے کبھی بھی خلافت کی حقیقی طو پر اطاعت اختیار نہیں کی۔ اور اس کا نتیجہ اب سامنے ہے کہ وہ چند سو ہی رہ گئے ہیں جب کہ خلافتِ احمدیہ کے تحت جماعت 200 سے زائد ممالک میں قائم ہو چکی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ خدا ہی ہے جو لوگوں کے دلوں کو خلافت کی طرف مائل کرنے والا ہے۔ جو لوگ خلافت سے وابستہ رہیں گے، اپنی عبادات کو سنوارتے رہیں گے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوتے چلے جائیں گے۔ پس اس کے حصول کے لئے افرادِ جماعت کو ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فیضِ خلافت کو ہمیشہ جاری رکھے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 31 مئی 2019ء

مسجد بیت الفتوح لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الجمعہ کی 10-12 کی تلاوت کی اور اس کا ترجمہ پیش فرمایا:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی

کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اور جب وہ کوئی تجارت یا دل بہلاوا دیکھیں گے تو اس کی طرف دوڑ پڑیں گے اور تجھے اکیلا کھڑا ہوا چھوڑ دیں گے۔ تو کہہ دے کہ جو اللہ کے پاس ہے وہ دل بہلاوے اور تجارت سے بہت بہتر ہے اور اللہ رزق عطا کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔

(سورۃ الجمعہ 62: 10-12)

آج ماہِ رمضان کا آخری جمعہ ہے اور عموماً جمعۃ الوداع کو لوگ زیادہ کوشش سے اور زیادہ توجہ سے حاضر ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان آیاتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے جمعہ کی نماز کی اہمیت کے متعلق بتایا ہے کہ چاہے جتنی بھی مصروفیت ہو ہر جمعہ کی نماز کے لئے ضرور حاضر ہو۔

جو لوگ کاروبار یا نوکری کرتے ہیں ان کے لئے ممکن ہے کہ جمعہ کی نماز پر آنے کی وجہ سے انہیں بہت حد تک مالی نقصان پہنچے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کی فکر مت رکھو اور جمعہ کی نماز کے لئے حاضر ہو جاؤ کیونکہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

پھر فرمایا کہ جمعہ کی نماز کے بعد تمہیں دنیوی کاموں کے لئے آزادی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں کامیابیاں عطا فرمائے گا۔ لیکن یہ بھی یاد رکھو کہ جمعہ کی نماز کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں ہونا اور باقی نمازیں یعنی نمازِ عصر، مغرب اور عشاء بھی ادا کرنی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جمعہ کا دن تو عید کا دن ہے۔ اور یہ عید دوسری عیدوں سے افضل ہے کیونکہ اس عید کے لئے سورۃ جمعہ ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ لوگ اس عید کی طرف بہت زیادہ توجہ نہیں دیتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ہم نے اس لئے مانا کیونکہ آپ ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب کرنے آئے تھے اور تا ہم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں۔ پس ایسا نہ ہو کہ ہم نماز صرف اس وقت پڑھیں جب ہمیں کوئی ضرورت ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’تم لوگ جنہوں نے میرے ساتھ تعلق پیدا کیا ہے ہرگز مغرور نہ ہو جاؤ کہ تم نے جو کچھ پانا تھا پا لیا۔ یہ سچ ہے کہ منکروں کی نسبت تم خدا تعالیٰ کے قریب ہو۔ سچ یہی ہے تم اس چشمہ کے قریب آ گئے ہو جو خدا تعالیٰ نے جاری کیا ہے لیکن پانی پینا ابھی باقی ہے۔ پس اس چشمہ سے سیراب ہونے کے لئے کوشش کرو۔ اور اس کے لئے دونوں حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرو‘‘

نمازِ جمعہ کے متعلق احادیث میں ذکر ملتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس دوران ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ انسان جو بھی مانگے اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے۔ یہ خوشخبری ہر جمعہ کے لئے عام ہے نہ صرف رمضان کی نمازِ جمعہ کے لئے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر نمازِ جمعہ فرض ہے سوائے مریض، مسافر، بچہ، عورت اور غلام کے۔ پھر فرمایا کہ جو شخص تین جمعہ لگاتار چھوڑے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتا ہے یعنی نیکیوں کی توفیق حاصل نہیں ہوتی۔

پس ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ آج ہم جمعہ کو الوداع کہنے کے لئے اکٹھے نہیں ہوئے بلکہ اپنی نیکیوں میں بڑھنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کرنے کے لئے ہم اکٹھے ہوئے ہیں۔

اسی بات کا ہم سب کو آج عہد کرنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے کے لئے تڑپ سے کوشش کریں گے۔ اور اس کے لئے لازم ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے کبھی غداری نہ کریں اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عید مبارک

مکرم ڈاکٹر حنیف احمد قمر صاحب

عید سب کے لئے مبارک ہو!
سب کو خوشیوں میں کیجئے شامل!
ساری بستی میں بانٹ کر خوشیاں
اپنی خوشیوں کو کیجئے کامل!

احمدیہ گزٹ کینیڈا میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اشتہارات کے لئے درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔

مبشر احمد خالد

فون نمبر: 647-988 3494

ای میل: manager@ahmadiyyagazette.ca

عید آئی ہے

بچوں کے لئے ایک نظم

مکرم مبارک احمد صدیقی صاحب

خدا کی حمد کے نغمے سنائیں عید آئی ہے
اُسی کے سامنے سر کو جھکائیں عید آئی ہے

نئے کپڑے پہن کے، مسکرا کے جوش جذبے سے
دعا کرتے ہوئے عید گاہ کو جائیں عید آئی ہے

سنیں ہم عید کا خطبہ بڑی چاہت عقیدت سے
نماز عید میں کر لیں دعائیں عید آئی ہے

مٹا کے سب گلے شکوے، بھلا کے رنجشیں ساری
گلے سے آج ہم سب کو لگائیں عید آئی ہے

غریبوں کے لئے تحفے تحائف بھی ضروری ہیں
انہیں بھی ساتھ اپنے ہم بٹھائیں عید آئی ہے

کہیں یہ اپنے بھیا سے جنہیں فرصت نہیں ملتی
خدا کے واسطے اب تو نہائیں عید آئی ہے

کہیں ابو سے، ابو جی ہمیں عیدی عنائت ہو
جو بل آئے ہوئے ہیں بھول جائیں عید آئی ہے

نہ کریئے آج ہم سے بات کچھ کدو کریلے کی
کبھی زردہ، کبھی حلوہ بنائیں عید آئی ہے

حقیقی عید ہوگی گر، خدا کے پیار کی خاطر
کسی کے آج ہم آنسو مٹائیں عید آئی ہے

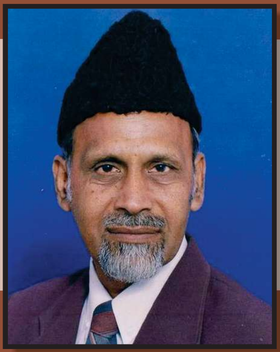

عیدالاضحیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں

مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنۡ یَنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ ط کَذٰلِکَ سَخَّرَھَا لَکُمۡ لِتُکَبِّرُوااللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰاکُمۡ ط وَبَشِّرِ الۡمُحۡسِنِیۡنَo (سورۃ الحج 38:22)

ترجمہ:۔ ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اِسی طرح اُس نے تمہارے لئے اُنہیں مسخر کردیا ہے تاکہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اُس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دیدے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَہُ السَّعۡیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُکَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَo فَلَمَّاۤ اَسۡلَمَا وَتَلَّہٗ لِلۡجَبِیۡنِo وَنَادَیۡنٰہُ اَنۡ یّٰۤاِبۡرٰھِیۡمُo قَدۡصَدَّقۡتَ الرُّءۡیَا ۚ اِنَّا کَذٰلِکَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَo اِنَّ ھٰذَا لَھُوَالۡبَلٰٓؤُا الۡمُبِیۡنُo وَفَدَیۡنٰہُ بِذِبۡحٍ عَظِیۡمٍo وَتَرَکۡنَا عَلَیۡہِ فِی الۡاٰخِرِیۡنَo (سورۃ الصّفات 37: 103-109)

ترجمہ: پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں، پس غور کر تیری کیا رائے ہے؟ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو تجھے حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے تُو صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ پس جب وہ دونوں رضامند ہوگئے اور اس نے اُسے پیشانی کے بل لٹا دیا۔ تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تُو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے۔ یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک ذبحِ عظیم کے بدلے اُسے بچا لیا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔

برکات الٰہی پانے کے لئے تزکیہ نفس ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 31 دسمبر 2006ء میں عیدالاضحیٰ کا خطبہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:

”حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی بہت عظیم قربانی تھی۔ حضرت ابراہیمؑ اپنے بیٹے اور اس کی والدہ کو بے آب وگیاہ زمین میں بے یار و مددگار چھوڑ آئے اور اس کی گردن پر چھری پھیرنے کے لئے بھی تیار ہوگئے۔ بیٹے کی تربیت بھی ایسی اعلیٰ کی تھی وہ بھی بلاچون وچرا خدا کی راہ میں ذبح ہونے کے لئے تیار ہوگئے۔“

”خدا تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی اس قربانی کو اتنا پسند کیا کہ ہمیشہ کے لئے اس کو مثال بنا دیا۔ اور برکتوں اور فضلوں سے نوازا۔ اس بے آب وگیاہ زمین کو پانی بھی دیا اور ساری دنیا کے لئے مرجع بھی بنا دیا اور کثرت سے اولاد بھی عطا کی۔“

”واقفین نو بھی اور ان کے والدین کو بھی سبق حاصل کرنا ہے کہ وفا اور صدق کے نمونے دکھاتے رہیں۔ والدین حضرت ابراہیمؑ کی طرح اپنے بچوں کی تربیت کریں کہ یہ قربانی کے لئے تیار ہو جائیں اور یہی کہیں کہ تو مجھے صبر کرنے والا پائے گا۔ لوگوں کی دیکھا دیکھی وقف نہ کریں۔ بلکہ اس کو سمجھتے ہوئے قربانی کریں۔ اگر تربیت صحیح نہ ہو تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ یا بچہ بڑا ہو کر انکار کر دیتا ہے یا پھر اس قابل نہیں ہوتا کہ جماعت کوئی خدمت سپرد کرے۔ ان کے دلوں میں بچپن سے خدمت دین کا جذبہ پیدا کریں۔ اور ایسی تربیت کریں کہ بے دھڑک اپنی گردن چھری کے نیچے رکھ دیں اور ہمیشہ ان کے لئے دعائیں کریں۔ انہیں نظام خلافت سے وابستہ کریں۔ خلافت کے ساتھ ہی تمام ترقیات وابستہ ہیں۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ، 5 جنوری 2007ء صفحہ 1)

حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی عظیم الشان قربانی کے حقیقی فلسفہ پر بیان:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 20 دسمبر 2007ء کے خطبہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی عظیم الشان قربانی کے فلسفہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”جب حضرت ابراہیمؑ نے یہ عظیم الشان قربانی دی تو خدا نے بھی اجر کے بغیر نہیں چھوڑا۔ نہ صرف ان کی حفاظت کی بلکہ آبادی کے سامان بھی کر دیئے اور خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھوا کر ساری دنیا کے لئے اس کو تعمیر کروایا۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ خانہ کعبہ کی تعمیر کے ساتھ قربانی کے قبول ہونے کے لئے دعائیں بھی کر رہے تھے۔ خدا تعالیٰ نے وہ دعائیں بھی قبول کیں۔ اس علاقہ کو امن کا علاقہ قرار دیا اور وہاں ہر طرح کا رزق بھی پہنچایا اور اسی بستی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔ آپؐ نے قربانی کے سب سے اعلیٰ معیار قائم فرمائے کہ خدا تعالیٰ نے گواہی دی کہ آپ قربانی کے سب سے بلند مقام پر فائز ہیں اور آپ کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ یقیناً میری نماز اور میری قربانی، میری زندگی اور میری موت اس اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا اور مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں۔“

حضور انور نے فرمایا:

”ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کرنی چاہیئے اگر ہم خدا کا قرب چاہتے ہیں۔ آپ نے خود پسندی کے نام و نشان کو مٹا دیا۔ اگر پیروی کا دعویٰ ہے تو کامل اطاعت کا نمونہ دکھانا ہوگا۔ جس طرح صحابہؓ نے عبادتوں، راتوں کو زندہ کرنے اور ضرورت کے وقت جان کی قربانی دے کر اطاعت کی اعلیٰ مثالیں قائم کیں۔ ہر وقت خدا کی ناراضگی سے ڈرتے تھے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ، 28 دسمبر 2008ء صفحہ 1)

حقوق العباد کی طرف توجہ دینے کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ عیدالاضحیٰ فرمودہ ۹ دسمبر ۲۰۰۸ء میں حقوق العباد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

"تقویٰ سے کام لیں، اپنے سے کم مالی حیثیت والوں کو یاد رکھیں ورنہ خدا کو اس گوشت کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ خون اور گوشت کوئی انقلاب نہیں لاسکتا۔ جب تک تمام حقوق کی طرف توجہ نہ ہو۔ جماعت میں بھی بعض تحریکات ہیں صدقات کی مدات ہیں، تمام دنیا کے احمدیوں کو ان کا بھی خیال رکھنا چاہئے ہر ایک کو اس کا احساس کرنا چاہئے۔ مینڈھا قربان کرنے سے یہ سبق دیا کہ ان تکالیف کو دور کرنے کا ذریعہ بنیں اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔

حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی جذبات، خواہشات، مال، وقت اور عزت کی قربانی کا کامل نمونہ ہے۔ جس کی وجہ سے اس بے آب و گیاہ جنگل کو خدا تعالیٰ نے مرجع خواص بنا دیا اور وہ کامل انسان پیدا ہوا کہ تالیف قلب اور عبادتوں کا لازوال مثالی نمونہ قائم کر دیا۔ صدقہ وخیرات کی کوئی حد نہیں۔ تمام اعلیٰ اخلاق اور نیک صفات کا اسوہ بنا دیا گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امن کے قیام کے لئے ایسی عظیم الشان قربانی دی کہ آپؐ نے اپنے تمام جذبات مسل دیئے۔ عزت و وقار کو خدا کے لئے قربان کر دیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ وہ معاہدہ جو بظاہر ذلت کا معاہدہ لگ رہا تھا۔ وہ فتح مبین کی ضمانت ہو گیا۔

"یہ عید اس اسوہ پر چلنے کی یاد دلانے کے لئے ہے۔ جذبات کی قربانی، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے، مقصد پیدائش کو پورا کرنے کے عہد کی تجدید کرنے کا وقت ہے۔ گزشتہ 120 سال سے جماعت نے قربانیاں پیش کی ہیں۔ اس جذبہ کو کبھی کم نہیں ہونے دینا۔ آج یہی عہد کریں کہ اس لَو کو کبھی اپنے دلوں سے بجھنے نہ دیں گے نہ اپنی نسلوں کے دلوں سے بجھنے دیں گے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 9 دسمبر 2008ء صفحہ 1)

قربانیوں کے گوشت اور خون نہیں بلکہ تمہارے دلوں کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 28 نومبر 2009ء کے خطبہ عیدالاضحیٰ میں ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے ایک دور دراز کے غریب آدمی کا حج صرف اس کی حج کی نیت پر اس لئے قبول کر لیا تھا کہ اس نے اپنے حج کے لئے جمع کئے ہوئے کئی سالوں کے زادِ راہ کو اپنے ہمسائے کی بھوک مٹانے اور اس کا حق ادا کرنے کے لئے قربان کر دیا تھا۔ پس یہ مقام خدا تعالیٰ نے قربانیاں کرنے والوں کو دیا اور یہ مقام سارا سال بھی دوسروں کے حقوق ادا کرنے سے ایک مومن کو ملتا رہتا ہے۔ پس یہ وہ تقویٰ ہے جو اللہ تعالیٰ کے اولیاء اللہ تعالیٰ کے حقوق اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لئے اپنے قول وفعل میں قائم کرتے ہیں اور یہی عمل صالح ہیں جو بندے کو خدا تعالیٰ کا قرب دلانے کا باعث بنتے ہیں اس مضمون کو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یوں بیان فرمایا ہے کہ یاد رکھو کہ قربانیوں کے گوشت اور خون اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتے لیکن تمہارے دل کا تقویٰ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔"

حضور انور نے فرمایا:

"آج عید الاضحیٰ منانا ہم سب کے لئے اس عہد کی تجدید کا دن ہونا چاہئیے کہ اے خدا حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہم السلام نے تیری رضا کے حصول کے لئے جس طرح کی قربانی کا معیار قائم کیا ہم بھی اسی طرح کی قربانی کے معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں گے، ہم تیرا قرب پانے کے لئے اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ذرا سا بھی خیال دل میں لائے بغیر ہر وقت تیار ہیں۔ ہماری خواہشات ہماری قربانی پر حاوی نہیں ہوں گی۔"

حضور انور نے پھر فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی دعاؤں کو سنتے ہوئے فرمایا کہ تمہاری نسل میں سے میں وہ عظیم نبی مبعوث کرنے والا ہوں جس نے پھر قربانیوں کے نئے باب رقم کرنے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پھر حضرت اسماعیلؑ کی نسل میں سے ایک ایسا وجود پیدا فرمایا جو کسی محدود قوم کی اصلاح کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کی اصلاح کے لئے اور توحید دلوں میں بٹھانے کے لئے آیا۔ آج سب سے زیادہ جس نبی کا نام روزانہ لے کر اس پر درود بھیجا جاتا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے کیونکہ آپؐ پر درود کی ہی وجہ سے آج ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ کو بھی یاد رکھا جاتا ہے اور وہ بھی اس درود کا حصہ بن گئے ہیں۔"

حضور انور نے آخر میں فرمایا:

"اے احمدیو اور راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں کے پیارو تم خوش ہو کہ تمہارے پیارے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں۔ پس اس عید پر پھر یہ عہد کریں کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر صرف ایک مقصد کو سامنے رکھیں گے اور وہ ہے اللہ تعالیٰ کی توحید کا قیام اور اس کے لئے جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرتے ہوئے ہر ممکن کوشش کرتے چلے جانا، اپنی عبادتوں کے معیار اونچے سے اونچے کرتے چلے جانا، اپنے دلوں کو تقویٰ سے بھرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حقوق کے ساتھ اس کی مخلوق کے حقوق بھی ادا کرتے چلے جانا ہے، اپنے اندر اتحاد اور یکجہتی کے نئے معیار قائم کرتے چلے جانا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اصل روح کی قربانی ہے اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایہ اور آثار کے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم ہمیشہ اس کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ 3 دسمبر 2009ء صفحہ 1، 12)

خوش نہ ہوں گے دل مگر تیرے بغیر

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب

عید ہے نزدیک اور پیارے ہیں دُور
ہے خوشی لیکن ادھوری ہے خوشی
زندگی کی تلخیوں کے باوجود
عید کی لیکن ضروری ہے خوشی

دوست ہیں احباب ہیں بچے بھی ہیں
پھول تو ہیں ان میں بس خوشبو نہیں
ہے گلی کوچوں میں گو رونق بہت
میرے پیارے! ان میں سب اک تو نہیں

خوش لباس و خوش نظر ہیں سب مگر
خوش نہ ہوں گے دل کبھی تیرے بغیر
کیا کہیں قدسیؔ گزاری کس طرح
ہائے رے! یہ عید بھی تیرے بغیر

حج بیت اللہ اور عید الاضحیہ

حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کی مثالی قربانی کی یاد تازہ کرتے ہیں

مکرم مولانا طاہر محمود احمد صاحب مربی سلسلہ۔ نظارت اشاعت ربوہ

پس منظر

مذاہب کی دنیا میں حج اور عید قربان کی ایک خاص اہمیت ہے اور اجتماعی عبادات کے ساتھ ان کا ایک گہرا اور وسیع تعلق ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسماعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کا تصور آجاتا ہے جو ہمیں ہزاروں سال پیچھے لے جاتا ہے۔ جب حضرت ابراہیمؑ ہاجرہؑ اور اپنے اکلوتے معصوم بچے اسماعیلؑ کو لے کر نکلے اور حضرت ہاجرہؑ اور اس کے ننھے بچے کو بے آب وگیاہ جنگل میں چھوڑ دیا اور آپ پچھلے پاؤں واپس ہونے لگے۔ حضرت ہاجرہؑ ابراہیمؑ کی طرف بڑھیں۔ موت کی سی خاموشی تھی۔ اچانک اس میں سے ایک آواز سنائی دی۔ آپ ہمیں یہاں کیوں چھوڑے جا رہے ہیں۔ کیا یہ خدا کا حکم ہے؟ حضرت ابراہیمؑ اس وقت سراپا جذبات تھے، بولنے کی سکت نہ تھی۔ اشارہ سے جواب دیا۔ ہاں خدا کی منشاء یہی ہے۔ ہاجرہ سنبھلیں اور انہوں نے کہا" تو پھر وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔" یہ کہا اور فوراً اپنے بچے کے پاس واپس آگئیں۔ حضرت ابراہیمؑ جا چکے تھے اور اب جنگل میں صرف یہ دو وجود تھے۔ یہ پہلا امتحان تھا جس میں حضرت ابراہیمؑ کامیاب ہوئے۔ لیکن صرف ایک امتحان کافی نہ تھا۔ ابھی کئی اور ابتلاء مقدر تھے۔

آپ نے خواب دیکھا کہ وہ اپنے پہلوٹھے بیٹے اسماعیل کو ذبح کر رہے ہیں۔ ان دنوں وہ حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو دیکھنے اس وادی غیر ذی زرع میں آئے ہوئے تھے۔ حضرت اسماعیلؑ بھی اتنے بڑے ہو چکے تھے کہ آپ کے ساتھ اندر باہر آجا سکتے تھے۔ کوئی تیرہ برس کے تھے۔ حضرت ابراہیمؑ نے اپنا یہ خواب حضرت اسماعیلؑ کو سنایا۔ سعادت مند بیٹے نے جواب میں عرض کیا۔

قَالَ يٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ؗ سَتَجِدُنِيْۤ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ○ (سورۃ الصافات 37: 103)

ابا پھر اس حکم کی تعمیل میں آپ کے لئے روک ہی کیا ہے۔ آپ کا بیٹا آپ کے سامنے حاضر ہے۔ آپ نے چھری لی اور اپنے بیٹے کو لٹا کر گردن پر رکھ دی۔ یہ ہو ہی رہا تھا کہ الٰہی الہام نے امتحان میں کامیابی کا آپ کو مژدہ جانفزاء سنایا اور اس کے بدلے میں بطور دُنبہ ذبح کرنے کا ارشاد ربانی نازل ہوا۔ دوسرے امتحان میں بھی ابراہیمؑ کامیاب ہوئے۔

آپ پر الٰہی منشاء کا پورا پورا انکشاف ہو چکا تھا اور وہ وقت آ پہنچا تھا جب کہ آپ اپنی عدیم المثال قربانی کے عدیم المثال نتائج کے لئے خدا کے حضور دست بدعا ہوں۔

پہلے مقصد کے لئے آپ نے یوں التجا کی۔

رَبَّنَاۤ اِنِّيْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ ۙ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْۤ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ○ (سورۃ ابراھیم 14: 38)

اے میرے رب اس غیر ذی زرع وادی میں تیرے باعزت گھر کے پاس میں نے اپنی ذریّت کو بسایا ہے۔ یہ اس لئے تا وہ تیری رضا اور تیری بقا کو اپنا مقصد زندگی بنائیں لیکن میرے رب زندگی کی بقاء کے لئے کچھ ضروریات بھی چاہئیں۔ اے میرے رب تو لوگوں کے دل ان کی طرف پھیر دے اور انہیں قسم قسم کے میوے بطور رزق عطا کرتا کہ یہ لوگ تیری شکر گزاریوں کو اپنا شیوہ زندگی بنائیں۔

دوسرا مقصد روحانی مرکزیت کا مقصد تھا۔ اس کے لئے آپ نے اللہ تعالیٰ کے دربار میں یوں عاجزانہ درخواست کی۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ (سورۃ البقرۃ 2: 130)

اے ہمارے ربّ! تو ان میں ایک عظیم الشان رسول بھیج جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے۔ ان کو کتاب اور حکمت سکھائے اور ان کے لئے پاکیزگی کے راستے کھولے۔ تُو بڑا ہی غالب اور حکمت والا ہے۔

یہ وہ تاریخی حقیقت ہے جس پر حج اور عید قربان کی بنیاد ہے اور ہم حضرت ابراہیمؑ کی ان قربانیوں کی یاد کو تازہ کرنے اور ان برکات سے حصہ لینے کے لئے جو ان قربانیوں کے ساتھ وابستہ ہیں ہر سال یہ تقریبات مناتے ہیں اور اس عہد کو تازہ کرتے ہیں۔

اسلام میں حج کو ایک خاص امتیاز حاصل ہے۔ حج کرنے والے کی قربانی ایک جامع قربانی ہوتی ہے۔ وہ مال بھی خرچ کرتا ہے۔ عزیز و اقارب سے جدائی بھی اختیار کرتا ہے۔ وقت بھی صرف کرتا ہے اور اپنے وطن عزیز سے کچھ عرصہ کے لئے الگ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا ہے۔

شرائطِ حج

اسلام نے یہ شرط قرار دی ہے کہ حج اس شخص پر فرض ہے جسے راستہ کی استطاعت میسر ہو۔

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ (سورۃ ال عمران 3:98)

استطاعت میں راستہ کے امن کے علاوہ یہ بھی شامل ہے کہ انسان کے پاس اتنا سرمایہ ہو کہ بآسانی اخراجات سفر کے علاوہ وہ اپنے اہل وعیال کو بھی اپنی واپسی تک خرچ دے سکے۔ جب یہ شرائط پوری ہو جائیں تو حج فرض ہو جاتا ہے اور اس شخص کے لئے حج بیت اللہ ضروری قرار پاتا ہے۔

حج خدا سے والہانہ محبت کرنے والوں کا ایک بے مثال اجتماع ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کے دیوانوں کا پُر کیف منظر ہے۔ مختلف ممالک کے لوگ، مختلف زبانیں بولنے والے لوگ، مختلف رنگتوں والے لوگ، دنیا کے کونے کونے سے ایک جگہ میں جمع ہو رہے ہیں۔ وہ سب کفن کی مانند دو چادروں میں ملبوس ہو کر بیت اللہ الحرام کے گرد دیوانہ وار گھوم رہے ہیں۔ وہ صفا اور مروہ کے درمیان دوڑ رہے ہیں۔ وہ عرفات کے میدان میں کائنات کے مالک کے سامنے ہاتھ پھیلائے بیٹھے ہیں۔ وہ منیٰ کے مقام پر جانوروں کی قربانی پیش کر رہے ہیں۔

عید الاضحیہ، حج وطواف بیت اللہ کی توفیق پر مسرت کا اعلان ہے نیز یہ عید حضرت ابراہیمؑ، حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؑ کی اس مثالی قربانی کی یاد تازہ کرتی ہے جو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور اس کی توحید کے قیام کے لئے پیش کی تھی۔ باپ نے بھی جذبات کی کامل قربانی کی۔ بیٹے نے بھی اطاعت کا بے مثال نمونہ دکھایا اور ماں کی ممتا بھی محبت الٰہی کی قربان گاہ پر پروانہ وار نثار ہو گئی تھی۔ یہی ایثار وقربانی اور راہِ خدا میں فدائیت کی روح ہے جو اسلامی عیدوں کی بنیاد اور ان کا فلسفہ ہے۔

قربانی کا فلسفہ اور حقیقت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔

''اے خدا کے بندو! اپنے اس دن میں جو کہ بقر عید کا دن ہے غور کرو اور سوچو۔ کیونکہ ان قربانیوں میں عقل مندوں کے لئے بھید پوشیدہ رکھے گئے ہیں اور آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ اس دن بہت سے جانور ذبح کئے جاتے ہیں اور کئی گلے اونٹوں کے اور کئی گلے گائیوں کے ذبح کرتے ہیں۔ اور کئی ریوڑ بکریوں کے قربانی کرتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور اسی طرح زمانہ اسلام کے ابتداء سے ان دنوں تک کیا جاتا ہے اور میرا گمان ہے کہ یہ قربانیاں جو ہماری اس روشن شریعت میں ہوتی ہیں احاطہ شمار سے باہر ہیں۔ اور ان کو ان قربانیوں پر سبقت ہے کہ جو نبیوں کی پہلی اُمتوں کے لوگ کیا کرتے تھے۔ اور قربانیوں کی کثرت اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ ان کے خونوں سے زمین کا منہ چھپ گیا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان کے خون جمع کئے جائیں اور ان کے جاری کرنے کا ارادہ کیا جائے تو البتہ ان سے نہریں جاری ہو جائیں۔ اور دریا بہہ نکلیں اور زمین کے تمام نشیبوں اور وادیوں میں خون رَواں ہونے لگے۔ اور یہ کام ہمارے دین میں ان کاموں میں شمار کیا گیا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوتے ہیں اور اس سوار کی طرح سمجھے گئے ہیں جو اپنی سیر میں بجلی سے مشابہ ہو۔ جس کو بجلی کی چمک سے مماثلت حاصل ہو اور اس وجہ سے ان ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا ہے۔''

(خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن، جلد 16 صفحہ 31-33)

''اصل روح کی قربانی ہے اے دانش مندو! اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں۔ پس اس حقیقت کو سمجھ لو اور تم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ اس حقیقت کو سمجھو۔ اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ شامل کئے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانہ پر ختم ہو گیا ہے۔ جیسا کہ اسلام کے مہینے قربانی کے مہینہ پر ختم ہو گئے ہیں۔ اور اس میں اہل رائے کے لئے ایک پوشیدہ اشارہ ہے۔

(ترجمہ خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن، جلد 16 صفحہ 68-69)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مورخہ 24 دسمبر 1909ء کو خطبہ عید الاضحیٰ میں فرمایا۔

''قربانی جو عید الاضحیہ کے دن کی جاتی ہے اس میں بھی ایک پاک تعلیم ہے اگر اس میں مدنظر وہی امر رہے جو جناب الٰہی نے قرآن شریف میں فرمایا۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ ۔ (سورۃ الحج 38:22)

قربانی کیا ہے؟ یہ ایک تصویری زبان میں تعلیم ہے جسے جاہل اور عالم پڑھ سکتے ہیں۔ خدا کسی کے خون اور گوشت کا بھوکا نہیں۔ وہ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ (سورۃ الانعام 6:15) ہے۔ ایسا پاک اور عظیم الشان بادشاہ نہ تو کھانوں کا محتاج ہے، نہ گوشت کے چڑھاوے اور لہو کا بلکہ وہ تمہیں سکھانا چاہتا ہے کہ تم بھی خدا کے حضور اسی طرح قربان ہو جاؤ جیسے ادنیٰ اعلیٰ کے لئے قربان ہوتا ہے۔

کل دنیا میں قربانی کا رواج ہے اور قوموں کی تاریخ پر نظر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ادنیٰ چیز اعلیٰ کے بدلے میں قربان کی جاتی ہے۔ یہ سلسلہ چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیزوں میں پایا جاتا ہے۔''

(خطبات نورؓ صفحہ 431)

خطبہ عید الاضحیہ مورخہ 31 اکتوبر 1914ء میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

''دنیا میں بہت سی قربانیاں ہوتی رہی ہیں اور اب بھی ہوتی ہیں۔ بعض اپنے بتوں کے لئے۔ بعض اپنے دیوی دیوتاؤں کے لئے اور بعض اپنے نبیوں کے لئے قربانیاں کرتے۔ حتیٰ کہ بیٹوں کو بھی ذبح کر دیتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے اہلِ دنیا کو بتایا کہ بتوں، دیوی دیوتاؤں اور نبیوں کے لئے قربانی کرنا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر تم اپنے بیٹوں کی قربانی کرنا چاہتے ہو تو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ اس طرح کرنی چاہئے۔ دیکھو ایک بیٹے کی قربانی ہم نے ابراہیمؑ سے کروائی۔ رَؤیا میں قربانی کا نظارہ اس کو دکھایا کہ بیٹے کو ذبح کرو۔ اس رنگ میں ہم نے اس کو بتایا کہ بیٹے کی قربانی یہ ہوتی ہے کہ اس کو ایسی تعلیم دی جائے کہ دین کے لئے وہ اپنے آپ کو قربان کر سکے۔ اور ساری زندگی دین کے لئے وقف کر دے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو وادیٔ غیر ذی زرع میں اللہ کے حکم کے ماتحت چھوڑ آئے جہاں نہ پانی تھا نہ کھانا۔ نہ کوئی ساتھی تھا اور نہ مددگار۔ اور یہی ان کے بیٹے کی قربانی تھی جو انہوں نے کر دی۔ اور یہ بہت بڑی قربانی تھی۔ اپنے ہاتھ سے بیٹے کو ذبح کر دینا آسان ہے لیکن ایک ویران و سنسان جنگل میں بغیر کسی معین و مددگار اور بغیر کسی دانہ پانی کے چھوڑ آنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ ذبح کرنے والا سمجھتا ہے کہ ایک دم میں جان نکل جائے گی اور پھر کوئی تکلیف نہ رہے گی۔ مگر جنگل میں اس طرح چھوڑ آنے کا بظاہر یہ مطلب ہے کہ تڑپ تڑپ کر کسی وقت جان نکلے اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دے لیکن خدا تعالیٰ کا اسی طرح حکم تھا اور اس نے بتا دیا تھا کہ جو میرے حکم کے ماتحت اپنی اولاد کی قربانی کرتے ہیں ان کی اولاد دنیا میں کبھی ضائع نہیں ہو سکتی۔

(خطبات محمودؓ۔ جلد 2 صفحہ 3-4)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

''کتاب اور حکمت کو آخر پر رکھ کر یہ اشارہ فرمایا کہ ایک انسان کی زندگی کا اصل مقصود نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ اور احکامات کی حکمتیں نہیں ہیں بلکہ اصل مقصود تزکیہ نفس ہے اور ہونا چاہئے۔ اگر ظاہری نمازیں کوئی لمبی لمبی پڑھتا ہے اور نفس کی اصلاح نہیں یا اگر زکوٰۃ دیتا ہے اور ناجائز کمائی کر رہا ہے یا اگر حج کیا ہے اور دل میں یہ ہے کہ دوسروں کو پتہ لگے کہ میں حاجی ہوں یا اس لئے کہ کاروبار زیادہ چمکے۔ کئی کاروباری لوگ اس لئے بھی حج پر جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بیان کیا ہوا ہے کہ:

''جب میں حج پر گیا تو ایک لڑکا میرے ساتھ حج کر رہا تھا۔ نہ نمازیں تھیں اور نہ دعائیں پڑھ رہا تھا بلکہ کوئی گانے گنگنا رہا تھا تو میں نے پوچھا تم اس لئے حج پر آئے ہو؟ اس نے کہا بات یہ ہے کہ ہماری دکان ہے اور وہی کاروبار مقابلے پر ایک اور آدمی بھی کر رہا ہے اور وہ حج کر کے آیا ہے جس کی وجہ سے اس کا کاروبار زیادہ چمکا ہے تو میرے باپ نے کہا ہے کہ تم بھی جا کر حج کر آؤ۔ مجھے تو پتہ نہیں حج کیا ہوتا ہے اس لئے میں آیا ہوں کہ ہمارا کاروبار چمکے۔''

(ماخوذ از تفسیر کبیر۔ جلد 6 صفحہ 35)

تو یہ حال ہوتا ہے حاجیوں کا۔ اگر اس طرح کے حج ہیں تو پھر اس کتاب کی تعلیم پر عمل بے فائدہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک حاجی کا قصہ بیان فرمایا ہے کہ:'' اس نے کسی نیک شخص کی دعوت کی۔ وہ امیر آدمی تھا جو حج کر کے آیا تھا۔ جب وہ بزرگ دعوت پہ آیا تو اس کے سامنے اس نے اپنے ملازم سے کہا کہ فلاں چیز فلاں طشتری میں رکھ کے لاؤ جو میں پہلے حج پہ لے کے آیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد کہنے لگا کہ فلاں چیز فلاں طشتری میں لاؤ جو میں دوسرے حج پہ لے کے آیا تھا۔ پھر کہنے لگا کہ فلاں چیز فلاں طشتری میں لاؤ جو میں تیسرے حج پہ لے کے آیا تھا۔ تو اصل مقصد اس کا یہ بتانا تھا کہ میں نے حج کئے ہیں۔ اس نیک بزرگ مہمان نے کہا۔ تیری حالت بڑی قابل رحم ہے۔ تو نے تو اس اظہار سے اپنے تینوں حج ضائع کر دیئے۔''

(ماخوذ از ملفوظات۔ جلد 1 صفحہ 280)

(خطبات مسرور۔ جلد 6 صفحہ 50)

(باقی صفحہ 30)

عیدالاضحیہ اور بعض مسائل

مکرم رحمت اللہ بندیشہ صاحب، مبلغ سلسلہ واستاد جامعہ احمدیہ جرمنی

ہر مذہب وقوم میں مذہبی اور تمدنی تہوار منانے کے طریق جدا جدا ہیں۔اسلام نے بھی اس فطرتی پہلو کو نظرانداز نہیں کیا، لیکن اس کی اصلاح کردی۔اسلام میں خوشیاں منانے کے طریق دوسرے مذاہب سے کئی پہلوؤں سے مختلف بھی ہیں۔ایک بنیادی پہلو یہ ہے کہ اسلام کے تہوار یعنی عیدین وغیرہ کی حکمت دیگر ایسی تقریبات سے مختلف ہے۔مثلاً عیدالفطر رمضان کی مشقت کے بعد آتی ہے اور عیدالاضحیہ کا پس منظر قربانیوں سے منسلک ہے۔

چنانچہ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو اہلِ مدینہ دو دن کھیل کود کے لئے منایا کرتے تھے۔حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: ان دو دنوں کی کیا حقیقت ہے۔انہوں نے بتایا کہ ہم جاہلیت کے زمانہ میں بھی ان دنوں کھیل کود کیا کرتے تھے۔آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ان کے بدلے دو دن عطا فرمائے ہیں جو ان سے بہتر ہیں۔ایک عیدالاضحیٰ دوسرا عیدالفطر۔

(سنن ابی داؤد۔کتاب الصلوۃ، باب صلوۃ العیدین)

عیدالاضحیٰ جو کہ دراصل قربانی سے بھری ہوئی تاریخ کا دوسرا نام ہے۔اس اصل قربانی کی غرض وغایت بیان کرتا ہوئے اللہ تعالیٰ قران کریم میں فرماتا ہے:

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ط (سورۃ الحج 38:22)

ترجمہ: ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ نے شریعتِ اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ ط یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے مگر تمہارا تقویٰ اس کو پہنچتا ہے۔یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو۔اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔‘‘

(چشمۂ معرفت۔روحانی خزائن، جلد23، صفحہ 99، حاشیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عید الاضحیہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’آج ہم عیدالاضحیٰ منا رہے ہیں جو قربانی کی عید بھی کہلاتی ہے۔اس عید پر جن کو توفیق ہے جانوروں کی قربانی کرتے ہیں، پھر حج کرنے والوں کی طرف سے ہزاروں لاکھوں جانور ذبح ہو رہے ہوتے ہیں، تو آج کروڑوں جانور ذبح ہو رہے ہوں گے دنیا میں آج کل۔لیکن کیا یہ قربانی اور عید کی خوشیاں جو ہیں جو ہم عید پر مناتے ہیں یہی اس عید کا مقصد ہیں۔یہ بکرے اور بھیڑیں ذبح کرنا اور خود بھی بار بی کیو سے لطف اٹھانا گوشت سے تکے بنا کر اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بھی اپنے ساتھ اس میں شامل کرنا کیا یہی اس قربانی کا مقصد ہے؟ کیا یہ کوئی ایسا کام ہے جس پر اللہ تعالیٰ بہت خوش ہو اور مسلمانوں سے کہہ رہا ہے اس بات پر کہ آج میں تم پر بہت خوش ہوں کہ تم بکرے اور بھیڑیں اور گائیاں اور بعض لوگ اونٹ بھی ذبح کرتے ہیں کہ جو جانور ذبح کر رہے ہو؟…

قربانی کی عید کے پیچھے صرف اتنی سی بات نہیں ہے کہ بکرا ذبح کرلو اور عید کی نماز کے بعد سب سے پہلا یہی کام کرو کہ بکرا ذبح کرنا ہے اور اس کے بعد اس کا گوشت کھانا ہے۔…

پس ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہر سال جو عید آتی ہے اس سے ہم اپنے روحانی معیار کس طرح بلند کر سکتے ہیں، اپنی قربانیوں کے معیار کس طرح بلند کر سکتے ہیں۔ورنہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے ان بکرے، دنبے، گائے وغیرہ ذبح کرنے سے کوئی غرض نہیں۔اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے، اللہ تعالیٰ تو وہ مقصد پورا کرنے والے انسان دیکھنا چاہتا ہے۔ورنہ یہ گوشت وغیرہ جو ہیں یہ تو صرف اگر صرف ذبح کرنے کی نیت سے ہی کئے جا رہے ہیں تو یہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے نہیں ہو سکتے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا یاد رکھو کہ ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتے۔پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم ہر سال جب عیدالاضحیٰ مناتے ہیں تو وہ روح تلاش کریں جو ان قربانیوں کے پیچھے ہونی چاہئے اور ہے اور وہ روح کیا ہے، اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دے دیا ولٰکن ینالہ التقوٰی منکم لیکن تمہارے دل کا تقویٰ جو ہے وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔…

پس یہ ظاہری نمونے اس روح کو قائم کرنے کے لئے ہیں، ورنہ ہمارا جانور قربانی کرنا یہ نیکی نہیں ہے، نہ گوشت کھانا نیکی ہے، نہ ہی یہ گوشت اور خون اللہ تعالیٰ تک پہنچتے ہیں۔‘‘

(خطبہ عیدالاضحیہ فرمودہ 20 دسمبر 2007ء)

اسی طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ عید مناؤ اس لئے کہ یہ قربانی کی عید تمہیں قربانی کے اسلوب سکھاتی ہے، تمہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلنے کی طرف توجہ دلاتی ہے، ان حکموں پر غور کرنے کی طرف توجہ دلاتی ہے جو تقویٰ کے معیار بلند کرتے ہیں، ان ماں، بیٹا اور باپ کی قربانیوں کی طرف توجہ دلاتی ہے، جنہوں نے اپنے جذبات کو قربان کیا، جو صرف چھری پھروانے اور پھیرنے کے عارضی نمونہ دکھانے والے نہیں تھے، بلکہ مسلسل لمبا عرصہ قربانیاں دینے والے تھے، جنہوں نے دنیا کو امن اور سلامتی کے اسلوب سکھانے کے لئے، نہ صرف اپنے جذبات کو قربان کیا، اپنے آرام کو قربان کیا، اپنے وطن کو قربان کیا بلکہ ان دعاؤں میں مسلسل لگے رہے کہ خدا تعالیٰ آئندہ آنے والی نسلوں میں بھی ایسا انتظام کردے۔(کہ وہ) دنیا کے لئے امن اور سلامتی دینے والے بن

جائیں،تقویٰ کی وہ راہیں دکھانے والے ہوں (اور وہ) اللہ تعالیٰ کی رضا کو ہر چیز پر مقدم کرتے ہوئے تقویٰ کا اعلیٰ معیار قائم کردیں، جن کے نمونے دنیا کے لئے ہمیشہ کے لئے رہنما بن جائیں۔ پس حضرت ابراہیمؑ اور آپؑ کی بیوی اور بیٹے کی قربانی کی یاد میں جو ہم عید قربان مناتے ہیں اور مناسکِ حج ادا کرتے ہیں یہ ظاہری قربانیاں اور اظہار نہیں ہے بلکہ ایک بہت بڑے مقصد کی طرف توجہ دلانے والی ہیں، ہماری قربانیاں جو بکروں، بھیڑوں اور گائیوں کی ہم کرتے ہیں، یہ صرف ہماری بڑائی کے اظہار یا لوگوں پر اپنی نیکیاں ظاہر کرنے کے لئے نہیں کہ فلاں شخص نے بڑا خوبصورت اور مہنگا دنبہ قربان کیا یا فلاں نے بڑی خوبصورت اور مہنگی گائے قربان کی۔ اگر تقویٰ سے عاری یہ قربانیاں ہیں اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خواہش اور دعا کے بغیر یہ قربانیاں ہیں، تو اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ رد کرنے کے قابل ہیں، اِسی طرح ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں یہ، جس طرح نمازیں ہلاکت کا باعث بنتی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے نہیں پڑھی جاتیں، بلکہ صرف دکھاوے کی ہوتی ہیں۔ ... پس ہر عبادت اور قربانی تقویٰ کی روح کو چاہتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا کو چاہتی ہے اس کے بغیر یہ سب عبادتیں اور قربانیاں منہ پر ماری جاتی ہیں۔ ... ہم جو آنحضرت ﷺ کے عاشقِ صادق کے ماننے والے ہیں، ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس روح کی تلاش کریں جو اِن قربانیوں کی روح ہے۔ اللہ کرے کہ ---یہ حقیقی ادراک مسلمانوں میں پیدا ہو کہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کی قربانی، خانہ کعبہ کی تعمیر اور حضرت رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد، اپنی قربانی کے معیار کو بلند کرتے ہوئے ،حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کا قیام اور سلامتی اور امن کو دنیا میں قائم کرنا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی حقیقی رنگ میں اس قربانی کا ادراک عطا فرمائے اور ہم قربانی کی روح کو سمجھتے ہوئے اپنے حق ادا کرنے والے بنیں۔ دنیا کو امن اور سکون اور سلامتی دینے والے بنیں۔'' (خطبہ عیدالاضحیہ فرمودہ، 06 اکتوبر 2014ء)

مسائل عیدالاضحیٰ

عیدالاضحیہ کی تکبیرات کب سے کب تک؟

احادیث میں لکھا ہے کہ حضور ﷺ (9) نو ذوالحجہ کی فجر سے ایام تشریق کے آخری دن یعنی (13) تیرہ ذوالحجہ کی نماز عصر تک تمام فرض نمازوں کے بعد تکبیرات پڑھتے تھے۔

چنانچہ حضرت علیؓ اور حضرت عمارؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نو ذوالحجہ کی نماز فجر سے تیرہ ذوالحجہ کی نماز عصر تک تکبیرات کہا کرتے تھے۔ (المستدرک للحاکم۔کتاب العیدین باب تکبیرات التشریق)

نماز عید کس وقت تک ادا کی جاسکتی ہے؟

نماز عید کا وقت سورج کے نیزہ برابر بلند ہونے سے لے کر زوال سے قبل تک رہتا ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو لکھا جو کہ نجران میں تھے عیدالاضحیٰ جلدی پڑھا کرو، اور عیدالفطر قدرے تاخیر سے ادا کیا کرو اور لوگوں کو وعظ ونصیحت کیا کرو۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی کتاب صلاۃ العیدین، باب الغدو الی العیدین)

فقہاء کا اتفاق ہے کہ نماز عید کا وقت سورج کے ایک یا دو نیزے بلند ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ یعنی طلوع کے تقریباً نصف گھنٹے کے بعد اور یہ زوال سے کچھ پہلے تک یعنی ظہر کا وقت شروع ہونے سے پہلے تک رہتا ہے۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ تالیف الدکتور وھب الزحیلی۔ جلد 2،صفحہ 366 صلاۃ العیدین وقتھا)

عیدالاضحیٰ کی صبح نماز عید سے قبل کچھ نہ کھانا بھی سنت ہے

عبداللہ اپنے والد بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ عیدالفطر کے دن عید کے لئے کچھ کھائے بغیر نہ جاتے تھے اور عیدالاضحیٰ کے دن جب تک کہ نماز عید نہ پڑھ لیتے کچھ نہ کھاتے۔

(جامع ترمذی۔کتاب العیدین، باب فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج)

عیدگاہ میں مختلف راستوں سے آنا اور جانا

محمد بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ عید کے لئے پیدل جایا کرتے تھے اور جس راستے سے تشریف لے جاتے اس سے مختلف راستے سے واپس لوٹتے۔

(سنن ابن ماجہ۔کتاب اقام الصلوۃ والسنۃ فیہا)

نماز عید سے پہلے اور بعد میں کوئی نفل نہیں پڑھے جاتے

حضرت سعد بن جبیر، حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید کے دن نکلے اور دو رکعتیں ادا فرمائیں۔ اور ان سے پہلے یا بعد کوئی نماز نہ پڑھی۔

(صحیح بخاری۔کتاب اللباس بالقلائد والسخاب للنساء یعنی قلادۃ من طیب وسک)

پہلی رکعت میں سات زائد تکبیرات اور دوسری رکعت میں پانچ زائد تکبیرات

کثیر بن عبداللہ اپنے والد عبداللہ رضی اللہ عنہ اور اپنے دادا کے واسطہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دونوں عیدوں کے موقعوں پر قرأت سے قبل پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں۔

(جامع ترمذی۔کتاب العیدین، باب فی التکبیر فی العیدین)

تکبیرات کے بعد ہاتھ کھلے چھوڑے جائیں

نماز عید کی ادائیگی کے دوران تکبیروں کے بعد ہاتھ کانوں کی لو تک لے جا کر کھلے چھوڑ دیئے جاتے ہیں۔

چنانچہ فقہ احمدیہ میں لکھا ہے:

''امام اور مقتدی دونوں تکبیرات کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور کھلے چھوڑ دیں۔'' (فقہ احمدیہ: عبادات، صفحہ 179)

تکبیر تحریمہ کے بعد اور 7 تکبیرات سے قبل درمیانی وقفہ میں کیا پڑھا جاتا ہے؟

اس بابت فقہ احمدیہ میں لکھا ہے:

''نماز عید کی پہلی رکعت میں ثناء کے بعد اور تعوذ سے پہلے امام سات تکبیریں بلند آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ آواز سے یہ تکبیرات کہیں۔ امام اور مقتدی دونوں تکبیرات کہتے ہوئے ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور کھلے چھوڑ دیں۔''

(فقہ احمدیہ: حصہ عبادات، صفحہ 179)

عید کی نماز میں سورۃ اعلیٰ اور سورۃ غاشیہ پڑھنا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نمازوں میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ کی تلاوت فرماتے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقام الصلوۃ والسنۃ فیھا باب ماجاء فی القرائۃ فی صلاۃ العیدین)

اگر کوئی نماز عید کی دوسری رکعت میں شامل ہو تو؟

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسی صورت میں مقتدی امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی رکعت مکمل کرے گا اور تکبیرات بھی کہے گا اور اس کے لئے بطور دلیل آنحضرتؐ کا یہ ارشاد پیش کیا جاتا ہے کہ نماز کا جو حصہ تم امام کے ساتھ پالو وہ ادا کرلو اور جو حصہ رہ

جائے اسے بعد میں پورا کرلو۔

(صحیح بخاری۔کتاب الاذان، باب لا یسعی الی الصلاۃ)

عید کے دن حضور ﷺ کا خوبصورت لباس

حضرت جعفرؓ اپنے والد اور دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر عید پر یمنی منقش چادر زیب تن فرمایا کرتے تھے۔

(کتاب الام لامام شافعی۔کتاب صلوۃ العیدین، باب جاء بالزینۃ للعید)

عیدگاہ میں خواتین کا تشریف لے جانا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کنواری لڑکیوں، جوان لڑکیوں، پردہ نشیں خواتین اور حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ کے لئے جانے کا ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ البتہ حائضہ خواتین نماز پڑھنے والی جگہ پر نہیں جاتی تھیں۔ مگر دعا میں شامل ہوتی تھیں۔ ایک عورت نے عرض کی۔ اگر کسی خاتون کے پاس (پردہ کے لئے) چادر نہ ہوتو وہ کیا کرے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چاہئے کہ اس کی بہن اس کو عاریتاً چادر دے۔

(جامع ترمذی۔کتاب العیدین، باب فی خروج النساء فی العیدین)

نماز عید ادا کرنے کا طریق

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے ایک بار نماز (عید) پڑھائی۔ آپ کھڑے ہوئے اور نماز سے آغاز کیا اور پھر لوگوں سے خطاب کیا جب آپؐ فارغ ہوگئے تو آپؐ منبر سے اترے۔

(صحیح بخاری۔کتاب العیدین، باب موعظ الامام النساء یوم العید)

قربانی کا فلسفہ اور حکمت

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ آیت لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا کی حقیقی فلاسفی اور حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

”قربانیوں میں یہ حکمت نہیں کہ ان کا گوشت یا ان کا خون خدا تعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ ان میں حکمت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویٰ خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ کیا خدا تعالیٰ نعوذ باللہ ہندوؤں کے دیوتاؤں کی طرح خون کا پیاسا اور گوشت کا بھوکا ہے کہ وہ جانوروں کی قربانی کرنے کا حکم دیتا ہے اور ان کی جان کی قربانی کو شوق سے قبول فرماتا ہے اور قربانی کرنے والوں کو بہشت کی بشارت دیتا ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں یہ دیا ہے کہ قربانیوں میں یہ حکمت نہیں ہے کہ ان کا گوشت یا ان کا خون خدا تعالیٰ کو پہنچتا ہے بلکہ اس میں حکمت یہ ہے کہ ان کی وجہ سے انسانی قلب میں تقویٰ پیدا ہوتا ہے اور وہ تقویٰ خدا تعالیٰ کو پسند ہے۔ پس وہ لوگ جو بکرے یا اونٹ یا گائے کی قربانی کرکے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو پالیا وہ غلطی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاف طور پر فرماتا ہے کہ یہ کوئی چیز نہیں کہ خود ہی جانور ذبح کیا اور خود ہی کھالیا۔ اس سے اللہ تعالیٰ کو کیا۔ یہ تو تصویری زبان میں ایک حقیقت کا اظہار ہے جس کے اندر بڑی گہری حکمت پوشیدہ ہے جیسے مصور ہمیشہ تصویریں بناتے ہیں مگر ان کی غرض صرف تصویر بنانا نہیں ہوتی بلکہ ان کے ذریعہ قوم کے سامنے بعض اہم مضامین رکھنے ہوتے ہیں۔

اسی طرح یہ ظاہری قربانی بھی ایک تصویری زبان ہے جس کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ جانور ذبح کرنے والا اپنے نفس کی قربانی پیش کرنے کے لئے تیار ہے پس جو شخص قربانی کرتا ہے وہ گویا اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ قربان کردوں گا۔ اس کے بعد دوسرا قدم یہ ہوتا ہے کہ انسان جس امر کا تصویری زبان میں اقرار کرے عملاً بھی اسے پورا کرکے دکھاوے کیونکہ محض نقل جس کے ساتھ حقیقت نہ ہو کسی عزت کا موجب نہیں ہوسکتی۔“

(تفسیر کبیر۔ جلد ششم، سورالحج زیرآیت لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا صفحہ 57)

قربانی صرف صاحبِ استطاعت پر واجب ہے

ایک شخص کا خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ میں نے تھوڑی سی رقم ایک قربانی میں حصہ کے طور پر ڈال دی تھی، مگر ان لوگوں نے مجھے احمدی ہونے کے سبب اس حصہ سے خارج کردیا ہے۔ کیا میں وہ رقم قادیان کے مسکین فنڈ میں دے دوں تو میری قربانی ہوجائے گی؟

فرمایا: قربانی تو قربانی کرنے سے ہی ہوتی ہے۔ مسکین فنڈ میں روپے دینے سے نہیں ہوسکتی۔ اگر وہ رقم کافی ہے تو ایک بکرا قربانی کرو۔ اگر کم ہے اور زیادہ کی تم کو توفیق نہیں تو تم پر قربانی کا دینا فرض نہیں۔

(بدر قادیان۔14 فروری 1907ء، صفحہ 8)

کیا غیر مسلم کو قربانی کا گوشت دیا جاسکتا ہے؟

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے سوال ہوا کہ قربانی کا گوشت غیر مسلم کو دینا جائز ہے یا نہیں؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

” صدقہ کے واسطے مسلم یا غیر مسلم کی قید ضروری نہیں۔“

(فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، مرتبہ فخر الدین ملتانی، صفحہ 122)

عیدالاضحیٰ کا روزہ

عیدالاضحیہ کے دن قربانی کرکے اس کا گوشت کھانے تک جو روزہ رکھا جاتا ہے اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوریؓ نے مجھے لکھا ہے کہ جو روزہ اس عید کے موقع پر رکھا جاتا ہے وہ سنت نہیں، اس کا اعلان کردیا جائے مگر رسول کریم ﷺ کا یہ طریق ثابت ہے کہ آپ صحت کی حالت میں قربانی کرکے کھاتے تھے تاہم یہ کوئی ایسا روزہ نہیں کہ کوئی نہ رکھے تو گنہگار ہوجائے یہ کوئی فرض نہیں بلکہ نفلی روزہ ہے اور مستحب ہے جو رکھ سکتا ہو رکھے مگر جو بیمار، بوڑھا یا دوسرا بھی نہ رکھ سکے وہ مکلف نہیں اور نہ رکھنے سے گنہگار نہیں ہوگا مگر یہ بالکل بے حقیقت بھی نہیں جیسا کہ مولوی بقاپوری صاحبؓ نے لکھا ہے میں نے صحت کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس پر عمل کرتے دیکھا ہے پھر مسلمانوں میں یہ کثرت سے رائج ہے اور یہ یونہی نہیں بنالیا گیا بلکہ مستحب نفل ہے جس پر رسول کریم ﷺ کا تعامل رہا اور جس پر عمل کرنے والا ثواب پاتا ہے مگر جو نہ کرسکے اسے گناہ نہیں۔“

(روزنامہ الفضل قادیان۔17 جنوری 1941ء صفحہ 4)

کیا قربانی کے گوشت کے تین حصے کرنا ضروری ہیں؟

حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں کہ:

”جہاں تک قربانی کے گوشت کا تعلق ہے۔ یاد رکھیں کہ اگر تیسرا حصہ اس کا اپنے لئے رکھ لیں اور باقی دو حصوں کو غرباء اور مسکینوں اور دوسرے رشتہ داروں وغیرہ پر تقسیم کردیں تو یہ عین سنت کے مطابق ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں اور ایسے گوشت کو سنبھالا بھی جاسکتا ہو کچھ عرصہ کے لئے قربانی کے گوشت کو تو یہ منع نہیں ہے۔ لیکن بعض حدیثوں سے صحابہ کو یہ شبہ پڑا کہ گویا تین دن کے اندر یہ گوشت تقسیم کردینا ضروری ہے اور باقی نہیں رکھا جاسکتا اس لئے آنحضرتؐ کو اس کی وضاحت کرنی پڑی۔ یہ تفصیلی حدیث اس مضمون سے تعلق رکھتی ہے۔ عبداللہ بن واقد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضورؐ نے قربانی کا گوشت تین دن سے زائد کھانے سے منع فرمایا۔ یہ روایت ہے جس کی بنا پر صحابہؓ کو غلط فہمی ہوئی۔ عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ بات حضرت عمرہ رضی اللہ عنہا سے کہی تو انہوں نے اس کی تصدیق کی اور کہا کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ حضورؐ کے زمانے میں عیدالاضحیٰ کے موقع پر بادیہ نشینوں

میں سے گیت گانے والے آئے۔ یہ گیت گانے والے کون ہیں جو مانگنے کے لئے نکلتے ہیں اور ساتھ گیت گاتے پھرتے ہیں۔ آج تک یہی رواج ہے، بہت سے فقراء کا کہ وہ گیت گاتے چلتے ہیں تا کہ ان کی آواز سن کر اہل خانہ متوجہ ہوں۔ پس وہ بھی اس طرح گلیوں میں پھر رہے تھے اور گیت گا رہے تھے۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا تین دن تک کے استعمال کے لئے گوشت جمع کر رکھو باقی انہیں خیرات کر دو۔ تو یہ ایک خاص موقع کا حکم تھا۔

اس کے بعد کی عید کی دفعہ یہ ہوا کہ صحابہؓ رضوان اللہ علیہم نے عرض کی یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانی کی کھالوں سے مشکیں بناتے ہیں اور ان میں چربی ڈالتے ہیں۔ مطلب کیا تھا؟ مطلب یہ تھا کہ چربی کو وہ ممنوع نہیں سمجھتے کہ چربی بعد میں بھی رکھی جا سکتی ہے کیونکہ آپؐ نے گوشت فرمایا تھا اس لئے صحابہؓ یہ سمجھ رہے ہیں کہ گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنا منع ہے اور تین دن کے اندر ہی استعمال کر لیا جائے، جتنا ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ قربانی کی کھالوں کی مشکیں بناتے ہیں اور ان میں چربی بھر لیتے ہیں جتنی چربی بھی میسر ہو۔ حضورؐ نے فرمایا تو اب کیا ہوا ہے ان کو؟ کیوں یہ ایسا کرتے ہیں؟ انہوں نے کہا آپؐ نے ہی تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا۔ اب آپؐ ہم سے پوچھ رہے ہیں کیوں ایسا کرتے ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا میں نے تو تمہیں ان باہر سے آنے والوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو اس وقت آ گئے تھے۔ یعنی ایک ہلہ بولا تھا ان فقیروں نے تو ان کی خاطر یہ خیال تھا کہ قربانیاں تھوڑی نہ ہو جائیں اور ان کی اشتہاء، وہ جس وجہ سے وہ پھر رہے ہیں وہ پوری نہ ہو سکے اس لئے میں نے منع کیا تھا۔ اب گوشت کھاؤ اور جمع کرو اور خیرات کرو۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الاضاحی، باب بیان ما کان من النھی عن کل لحوم الاضاحی بعد ثلاث)

پس اس حدیث کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس حد تک آپ اپنے حصہ کے لئے قربانی کا گوشت جمع کرنا چاہیں اس کی مناہی نہیں ہے لیکن اگر ایسے غریب علاقوں میں آپ ہوں جہاں قربانی کے ساتھ اردگرد عام بھوک ہو اور لوگ کثرت کے ساتھ بھوک سے نڈھال ہو کر فاقہ کشی کر رہے ہوں، موت کے قریب پہنچتے ہیں بعض جگہ ایسے علاقے بھی ہیں، اور بعض دفعہ صبر کے ساتھ بیٹھے رہتے ہیں لیکن بھوک ان کو عملاً موت کے کنارے تک پہنچا دیتی ہے۔ ایسی جگہ پر اگر کوئی احمدی قربانی کرتا ہے تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ ان کا خیال نہ کرے اور تین دن سے زائد اپنے لئے گوشت جمع کر لے۔ تین دن بھی اس کا دل نہیں چاہے گا، وہ چاہے گا کہ ایک دو لقمے کھائے اور سب قربان کر دے مگر سنت یہی ہے اس لئے تین دن اسے ضرور اپنی قربانی کا گوشت کچھ نہ کچھ اپنے استعمال میں لانا چاہئے اور باقی جس حد تک بھی ہو سکے ایسے غریب علاقوں میں خدا کے بندوں کی خاطر خدا کی خاطر کی ہوئی قربانی کا گوشت پیش کر دیں۔"

(خطبہ عیدالاضحیہ 28 مارچ 1999۔ از خطبات طاہرؒ عیدین، صفحہ 649-651)

قربانی کے گوشت کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع مزید فرماتے ہیں:

"آنحضورؐ کے زمانے میں عید الاضحیٰ کے موقع پر بادیہ نشینوں میں سے کچھ گیت گانے والے آئے، یہ محتاج لوگ تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تین دن تک کھانے کے لئے گوشت جمع کر لو اور باقی انہیں خیرات کر دو تا کہ وہ بھوکے نہ رہیں۔ اس کے بعد آئندہ سال صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! لوگ اپنی قربانیوں کی کھالوں سے مشکیں بناتے ہیں اور ان میں چربی ڈالتے ہیں اس پر حضورؐ نے فرمایا پھر کیا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہی تو ہمیں تین دن کے بعد قربانی کے گوشت سے منع فرمایا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا میں نے تو تمہیں ان باہر سے آنے والوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو اس وقت آ گئے تھے۔ جاؤ اور گوشت کھاؤ اور جمع کرو اور اس سے صدقہ اور خیرات بھی کرو۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الاضاحی، باب بیان ما کان من النھی عن اکل لحوم الاضاحی بعد ثلاث)

اس لئے اب آپ لوگ اچھی طرح سمجھ لیں، ضروری نہیں ہے تین۔ یہی تین دن کی حکمت رسول اللہؐ نے بیان فرما دی، آج کل تو لوگ آتے بھی نہیں باہر سے آنے والے۔ یہاں تو ملک بھی امیر ہے اور یہاں تو قربانی کے بعد تقسیم کرنے کے لئے بھی آدمی ڈھونڈنے پڑتے ہیں۔ اس لئے آپ بڑے شوق سے رکھ لیا کریں قربانی کا گوشت۔ لیکن زیادہ دیر فرج میں رکھنا بھی ٹھیک نہیں۔ وہ کنجوسی ہے۔ جس حد تک ممکن ہو اس کو تقسیم کر دیا کریں۔"

(خطبہ عید الاضحیہ 12 فروری 2003ء و خطبات عیدین۔ صفحہ 709، 710)

قربانی کے جانور کے لئے کونسی شرائط ہیں؟

عام طور پر چار قسم کے جانور قربانی کئے جانے کے لائق نہیں ہیں۔ ایک تو وہ جانور جس کا کانا پن واضح طور پر نظر آتا ہو۔ وہ بیمار جانور جس کی بیماری واضح طور پر نظر آتی ہو، وہ لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن واضح طور پر نظر آتا ہو اور وہ کمزور اور دبلا جانور جس کی ہڈیوں میں مغز تک باقی نہ ہو۔

(سنن ابوداؤد۔ کتاب الضحایا، باب ما یکرہ من الضحایا)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"قربانیاں دو جو بیمار نہ ہوں، دبلی نہ ہوں، بے آنکھ کی نہ ہوں، کان چری نہ ہوں، عیب دار نہ ہوں، لنگڑی نہ ہوں۔ اس میں اشارہ ہے کہ جب تک کامل طور پر قوی قربان نہ کرو گے ساری نیکیاں تمہاری ذات پر جلوہ گر نہ ہوں گی۔ اصل منشاء قربانی کا یہ ہے۔ پھر جس کو مناسب سمجھتا ہو، دے۔"

(الحکم۔ جلد 7، نمبر 11۔ 24 مارچ 1903ء، صفحہ 3 تا 5۔ خطبات نورؓ صفحہ 143)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اب وہ جس مینڈھے کا ذکر تھا وہ ایک سال کا تھا اس پر رسول اللہؐ نے فرمادیا تھا کہ اس کی تمہیں اجازت ہے مگر آئندہ سے یہ دوسروں کو اجازت نہیں ہوگی۔ پس اب قانون یہی ہے کہ جانور کم سے کم دو برس کا ہونا چاہئے۔"

(خطبہ عیدالاضحیہ 23 فروری 2002ء۔ خطباتِ طاہرؒ عیدین۔ صفحہ 700-701)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے 5 اگست 1922 کو قادیان میں خطبہ عیدالاضحیہ میں فرمایا:

"قربانی کے جانور کے لئے یہ شرط ہے کہ بکرے وغیرہ دو سال کے ہوں۔ دنبہ اس سے چھوٹا بھی قربانی میں دیا جا سکتا ہے۔ قربانی کے جانور میں نقص نہیں ہونا چاہئے۔ لنگڑا نہ ہو، بیمار نہ ہو، سینگ ٹوٹا نہ ہو یعنی سینگ بالکل ہی نہ ٹوٹ گیا ہو۔ اگر خول اوپر سے ٹوٹ گیا ہو اور اس کا مغز سلامت ہو تو وہ ہو سکتا ہے۔ کان کٹا نہ ہو لیکن اگر کان زیادہ کٹا ہوا نہ ہو تو جائز ہے۔" (خطباتِ محمودؓ۔ جلد 2، صفحہ 73)

مسائل متعلقہ ذی الحجہ بحکم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

۱۔ ذی الحجہ کی نویں تاریخ کی فجر کی نماز کے بعد سے لے کر تیرھویں تاریخ کی عصر تک بعد سلام نماز فرض کے، حسب ذیل تکبیرات کہیں اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد۔ سہ دفعہ۔ یہ تکبیرات با آواز بلند ہوں تو نہایت انسب ہے۔

۲۔ دسویں تاریخ کو سورج کے بلند ہونے کے بعد دو رکعت نماز صلوٰۃ العید جماعت کے ساتھ ادا کرے۔

۳۔ بعد نماز عید قربانی کرنی چاہئے۔قربانی کا وقت عید کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور بارھویں تک اتفاقاً ختم ہوتا ہے لیکن بعض کے نزدیک تیرھویں تاریخ کے عصر تک ہے۔

۴۔ گائے اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ہوسکتی ہے

۵۔ قربانی سنتِ موکدہ ہے۔جس شخص میں قربانی دینے کی طاقت ہو وہ ضرور کرے۔

۶۔ قربانی کا گوشت خواہ خود استعمال کرے چاہے صدقہ کرے اور اس کی کھال اگر گھر میں رکھے تو ایسی چیز تیار کرائے جس کو عام استعمال کرسکیں۔احمدیوں کو صدر انجمن احمدیہ قادیان میں کھال یا اس کی قیمت صدقات میں ارسال کرنا چاہئے۔

۷۔ اور جو لوگ قربانی کرنے کا ارادہ کریں ان کو چاہئے کہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے لے کر قربانی کرنے تک حجامت نہ کرائیں۔اس امر کی طرف ہماری جماعت کو خاص توجہ کرنی چاہئے کیونکہ عام لوگوں میں اس سنت پر عمل کرنا مفقود ہو گیا ہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔ 22 ستمبر 1917ء)

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت دعا پڑھنا؟

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت دعائیں پڑھنا مسنون ہے۔اس بابت متفرق احادیث ہیں۔چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرتؐ جب اپنی قربانی ذبح کرتے تو اللہ کا نام لیتے اور تکبیر کہتے۔ (صحیح بخاری۔کتاب الاضاحی، باب التکبیر عند الذبح)

آنحضرتؐ جب اپنی قربانی ذبح کرتے تو بِاسمِ اللہِ واللہ اکبر کہتے۔

(صحیح مسلم ۔کتاب الصید والذبائح باب استحباب التضحیہ ..والتسمیۃ والتکبیر)

آنحضرتؐ اپنی قربانی ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھتے بِاسمِ اللہِ اللّٰھم تقبل مِن محمد۔اللہ کے نام کے ساتھ،اے اللہ! محمد کی طرف سے یہ قربانی قبول فرما۔

(صحیح مسلم ۔کتاب الصید والذبائح، باب استحباب التضحیہ ...والتسمیۃ والتکبیر)

کیا قربانی کرنا فرض ہے؟ یا سنت ہے؟

آنحضرت ﷺ ہر سال عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کیا کرتے تھے اور صحابہ کو بھی اس کی تاکید فرمایا کرتے تھے۔

۱۔ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے دریافت کیا کہ کیا عیدالاضحیہ کے موقع پر قربانی کرنی ضروری ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ رسول پاک ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی۔اس نے اپنا سوال پھر دہرایا کہ کیا قربانی واجب ہے؟ آپ نے جواب دیا کیا تم سمجھتے نہیں کہ رسول پاک ﷺ اور مسلمانوں نے قربانی کی ہے۔

(جامع ترمذی۔کتاب الاضاحی، باب الدلیل علی ان الاضحیہ سنۃ)

۲۔ حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مدینہ کے دس سالہ قیام میں قربانیاں کیا کرتے تھے۔

(جامع ترمذی۔کتاب الاضاحی، باب الدلیل علی ان الاضحیہ سنۃ)

۳۔ حضرت رسول پاکؐ نے فرمایا: جو شخص توفیق کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری (عیدکی) نماز کی جگہ کے قریب نہ آئے۔

(سنن ابن ماجہ۔کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبۃ ھی ام لا)

۴۔ حضرت رسول پاکؐ نے فرمایا: اے لوگو! ہر گھر کو ہر سال قربانی کرنی چاہئے۔

(سنن ابن ماجہ۔کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبۃ ھی ام لا)

۵۔حضرت عقبہ بن عامرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے مجھے کچھ بکریاں دیں کہ میں ان کو صحابہؓ میں تقسیم کردوں تاکہ وہ قربانیاں کرسکیں۔ایک سالہ بکری بچ گئی تو آپ نے مجھے فرمایا کہ اسے اپنی طرف سے قربان کردو۔

(صحیح بخاری۔کتاب الاضاحی، باب فی اضحیۃ النبیؐ بکبشین اقرنین)

۶۔ حضرت ابوہریرہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ جب قربانی کرنا چاہتے تو آپ دو ایسے مینڈھے خریدتے تھے جو موٹے، سینگوں والے اور خصی ہوتے تھے۔ان میں سے ایک آپ اپنی امت کی طرف سے ذبح کرتے تھے اور دوسرا اپنے اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے۔

(سنن ابنِ ماجہ۔کتاب الاضاحی، باب اضاحی رسول اللہؐ)

پس مذکورہ بالا احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ ہر وہ شخص جو قربانی کا جانور پال کر یا خرید کر قربانی کرسکتا ہے اسے ضرور قربانی کرنی چاہئے۔جیسا کہ آنحضرت ﷺ مدنی زندگی میں ہر سال قربانی کیا کرتے تھے حالانکہ مدنی زندگی کے ابتدائی سال انتہائی تنگی کے تھے۔

کیا ایک قربانی خاندان کی طرف کافی ہے؟
نیز خاندان کی تعریف

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

عید کے احکام یہ ہیں کہ ہر ایک خاندان کی طرف سے بکری کی قربانی ہوسکتی ہے اگر کسی میں وسعت ہو تو ہر شخص بھی کرسکتا ہے ورنہ ایک خاندان کی طرف سے ایک قربانی کافی ہے۔یہاں خاندان سے تمام دور و نزدیک کے رشتہ دار مراد نہیں بلکہ خاندان کے معنے ایک شخص کے بیوی بچے ہیں اگر کسی شخص کے لڑکے الگ الگ ہیں اور اپنا علیحدہ کماتے ہیں تو ان پر علیحدہ قربانی فرض ہے۔اگر بیویاں آسودہ ہوں اور اپنے خاوند سے علیحدہ ان کے ذرائع آمد ہوں تو وہ علیحدہ قربانی کرسکتی ہیں ورنہ ایک قربانی کافی ہے۔

بکرے کی قربانی ایک آدمی کے لئے ہے اور گائے اور اونٹ کی قربانی میں سات آدمی شامل ہوسکتے ہیں۔ائمہ کا خیال ہے ایک گھر کے لئے ایک حصہ کافی ہے اگر گھر کے سارے آدمی سات حصہ ڈال لیں تو وہ بھی ہوسکتا ہے ورنہ ایک گھر کی طرف سے ایک حصہ بھی کافی ہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔17اگست 1922ء جلد10،صفحہ13۔خطبہ عیدالاضحیہ)

قربانی اور صدقہ میں فرق

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''ابراہیمی سنت کے ماتحت مسلمانوں کو بھی قربانی کا حکم ہے اور اس پر مسلمان ہمیشہ سے عمل کرتے چلے آئے ہیں مگر چونکہ اس رؤیاء کے دونوں پہلو ہیں منذر بھی اور مبشر بھی۔اسی وجہ سے اس قربانی اور صدقہ میں فرق ہے۔صدقہ کا گوشت انسان کو خود کھانا جائز نہیں۔مگر اس قربانی کا گوشت انسان خود بھی استعمال کرسکتا ہے اور اپنے دوستوں اور غربا و مساکین میں بھی تقسیم کیا جاسکتا ہے۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔20 ستمبر 1919ء بحوالہ خطباتِ عیدین،صفحہ72)

کیا دوسروں کی طرف سے قربانی ہوسکتی ہے؟

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

''کئی لوگ غریب ہوتے ہیں اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ کوئی شخص قربانی سے محروم نہ رہ جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ غربائے امت کی طرف سے ایک قربانی کردیا کرتے تھے۔اس طریق کے مطابق میرا قاعدہ یہ ہے کہ اپنی جماعت کے غرباء کی طرف سے ایک قربانی کردیا کرتا ہوں۔''

(روزنامہ الفضل قادیان۔17اگست 1922ء)

(باقی صفحہ 30)

حج ایک عاشقانہ عبادت

مکرم مولانا اقبال احمد نجم صاحب

ارکان اسلام میں سے ایک رکن حج بیت اللہ بھی ہے حج ہر مسلمان عاقل بالغ، جو اتنا مالدار ہو کہ گھر کے اخراجات کے علاوہ مناسب زادِراہ اس کے پاس ہو پر فرض ہے۔ نیز تندرست ہو اور سفر کے قابل ہو اور راستہ بھی اس کے لئے پُر امن ہو اور مکہ جانے میں اس کے لئے کوئی روک نہ ہو، تو اسے حج کرنا چاہئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

”پھر حج بیت اللہ کی ایک غرض شعائر اللہ کا احترام اور ان کی عظمت لوگوں کے دلوں میں قائم کرنا ہے۔ شعائر اللہ کے لفظ سے ظاہر ہے کہ یہ چیزیں اللہ تعالیٰ کے نشانات میں سے ہیں۔ کیونکہ دنیا میں کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کا ذہن صرف ظاہر سے باطن کی طرف منتقل ہوا کرتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ میں ان کے سامنے ایسے نشانات رکھ دئے جو خدا تعالیٰ کو یاد دلانے والے اور اس کی محبت دلوں میں تازہ کرنے والے ہیں۔ حج دراصل اس عظیم الشان قربانی کی یاد تازہ کرتا ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو بیت اللہ کے قریب ایک وادی غیر ذی ذرع میں تنہائی اور بے سروسامانی کی حالت میں چھوڑ کر سرانجام دی تھی۔ بعض لوگ غلطی سے یہ خیال کرتے ہیں کہ چونکہ وہ اپنے بچے حضرت اسمٰعیلؑ کی گردن پہ چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی یادگار حج کی صورت میں قائم کردی۔ حالانکہ اگر یہ درست ہوتا تو چونکہ یہ واقعہ شام میں ہوا تھا۔ اس لئے حج کا اصل مقام شام ہوتا نہ کہ حجاز اور لوگ وہاں جمع ہو کر خدا تعالیٰ کو یاد کرتے اور کہتے ابراہیمؑ نے کس قدر قربانی کی تھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے حج کے لئے مکہ مکرمہ کو چنا اور منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں جانا اور وہاں مناسکِ حج بجالانا ضروری قرار دیا۔ پس میرے نزدیک حج کا تعلق آپ کا چھری پھیرنے کے لئے تیار ہو جانے والے واقعہ سے نہیں بلکہ اس واقعہ سے ہے۔ جب حضرت ابراہیمؑ نے حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت ایک ایسی وادی میں لا کر پھینک دیا۔ جہاں پانی کا ایک قطرہ نہ تھا۔ اور کھانے کے لئے ایک دانہ تک نہ تھا۔ جب انسان حج کے لئے جاتا ہے تو اس کی آنکھوں کے سامنے یہ نقشہ آجاتا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کرنے والے بچائے جاتے ہیں۔ اور ان کو اللہ تعالیٰ غیر معمولی عزت دیتا ہے۔ اور حج کرنے والے کے دل میں بھی اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی اور اس کی ذات پر یقین ترقی کرتا ہے پھر وہ اپنے آپ کو اس گھر میں دیکھ کر جو ابتدائے دنیا سے خدا کی یاد کے لئے بنایا گیا ہے۔ ایک عجیب روحانی تعلق ان لوگوں سے محسوس کرتا ہے جو ہزاروں سال پہلے سے اس روحانی مسلک میں پروئے چلے آتے ہیں جس میں یہ شخص پرویا ہوا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ کی یاد اور اس کی محبت کا رشتہ جو سب کو باندھے ہوئی ہے خواہ وہ پرانے ہوں یا نئے۔ اسی طرح بیت اللہ کو دیکھ کر خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کا نقشہ انسانی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور اسے احساس ہوتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر چاروں طرف سے لوگوں کو اس گھر کے گرد جمع کر دیا ہے۔ جب انسان بیت اللہ کو دیکھتا ہے اور اس پر اس کی نظر پڑتی ہے تو اس کے دل پر ایک خاص اثر پڑتا ہے۔ اور وہ قبولیت دعا کا ایک عجیب وقت ہوتا ہے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب میں نے حج کیا تو میں نے ایک حدیث پڑھی ہوئی تھی کہ جب پہلے پہل خانہ کعبہ نظر آئے تو اس وقت جو بھی دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہو جاتی ہے۔ فرمانے لگے اس وقت میرے دل میں کئی دعاؤں کی خواہش ہوئی لیکن میرے دل میں فوراً خیال پیدا ہوا کہ اگر میں نے یہ دعائیں مانگیں اور یہ قبول ہو گئیں۔ اور پھر کوئی اور ضرورت پیش آئی تو پھر کیا ہوگا۔ پھر تو نہ یہ حج ہوگا، نہ خانہ کعبہ نظر آئے گا۔ کہنے لگے تب میں نے سوچ کر یہ حل نکالا کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کروں کہ یا اللہ! میں جو دعا کروں وہ قبول ہُوا کرے۔ تاکہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری رہے۔

میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہؓ سے یہ بات سنی ہوئی تھی۔ جب میں نے حج کیا تو مجھے بھی یہ بات یاد آگئی۔ جوں ہی خانہ کعبہ نظر آیا ہمارے نانا جان نے ہاتھ اُٹھائے اور کہا دعا کرلو۔ اور کچھ اور دعائیں مانگنے لگ گئے۔ مگر میں نے تو یہی دعا کی کہ یا اللہ! اس خانہ کعبہ کو دیکھنے کا مجھے روز روز کہاں موقع ملے گا آج عمر بھر میں قسمت کے ساتھ موقع ملا ہے۔ پس میری تو یہی دعا ہے کہ تیرا اپنے رسول سے وعدہ ہے کہ اس کو پہلی دفعہ حج کے موقع پر دیکھ کر جو شخص دعا کرے گا وہ قبول ہوگی۔ میری دعا تجھ سے یہی ہے کہ ساری عمر میری دعائیں قبول ہوتی رہیں۔ چنانچہ اس کے فضل اور احسان سے میں برابر یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں کہ میری ہر دعا اس طرح قبول ہوتی ہے کہ شاید کسی اعلیٰ درجہ کے شکاری کا نشانہ بھی اس طرح نہیں لگتا۔

اسی طرح بیت اللہ کے گرد چکر لگاتے وقت جب انسان دیکھتا ہے کہ ہزاروں لوگ اس کے گرد چکر لگا رہے ہیں اور ہزاروں ہی اس کے گرد نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو اس کے دل میں احساس پیدا ہوتا ہے کہ میں دنیا سے ہٹ کر اللہ تعالیٰ کی طرف آگیا ہوں۔ اور میرا بھی یہی کام ہے کہ اس کے حضور سر بسجود رہوں پھر سعی بین الصفا و المروۃ میں حضرت ہاجرہؑ کا واقعہ انسان کے سامنے آتا ہے اور اس کا دل اس یقین سے بھر جاتا ہے کہ انسان اگر جنگل میں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ڈیرہ لگا دے تو اللہ تعالیٰ اسے کبھی ضائع نہیں کرتا۔ بلکہ اس کے لئے خدا اپنے پاس سے سامان مہیا کرتا ہے اور اسے معجزات اور نشانات سے حصہ دیتا ہے۔ پھر وہاں جتنے مقام شعائر اللہ کا درجہ رکھتے ہیں ان کے نام بھی ایسے رکھ دئے گئے ہیں کہ جن سے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہی۔ مثلاً سب سے پہلے لوگ منیٰ میں جاتے ہیں۔ یہ لفظ اُمْنِیَّۃ سے نکلا ہے جس کے معنے آرزو اور مقصد کے ہیں اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ لوگ اس جگہ محض خدا کو ملنے اور شیطان سے کامل نفرت اور علیحدگی کا اظہار کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ پھر عرفات ہے۔ جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ اب ہمیں خدا تعالیٰ کی پہچان اور اس کی معرفت حاصل ہوگئی ہے اور ہم اس سے مل گئے ہیں۔ اس کے بعد مزدلفہ ہے جو قرب کے معنوں پر دلالت کرتا ہے اور جس میں اس بات کی طرف اشارہ ہوتا ہے کہ وہ مقصد جس کی ہم تلاش کر رہے ہیں وہ ہمارے قریب آگیا ہے۔ اسی طرح مشعر الحرام جو ایک پہاڑی ہے محمد ﷺ سے ایک

مخلصانہ عقیدت اور ابراہیمؑ کے جذبات ہمارے دلوں میں پیدا کرتی ہے کیونکہ یہ وہ مقام ہے جہاں رسول کریم ﷺ خاص طور پر دعائیں فرمایا کرتے تھے۔ پھر مکہ مکرمہ ایسی جگہ ہے جہاں سوائے چند درختوں اور اذخر گھاس کے سوائے کچھ نہیں ہوتا۔ ہر جگہ ریت ہی ریت اور کنکر ہی کنکر ہیں۔ اور کچھ چھوٹی چھوٹی گھاٹیاں ہیں۔ غرض وہ ایک نہایت ہی خشک جگہ ہے۔ نہ کوئی سبزہ ہے نہ باغ۔ دنیا کی کشش رکھنے والی چیزوں میں سے وہاں کوئی بھی چیز نہیں۔ پس وہاں جانا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے اور اس کے قرب اور رضا کے لئے ہی ہوسکتا ہے اور یہی غرض حج بیت اللہ کی ہے۔ پھر احرام باندھنے میں بھی ایک خاص بات کی طرف اشارہ ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان کو یوم الحشر کا اندازہ ہو سکے۔ کیونکہ جیسے کفن میں دو چادریں ہوتی ہیں۔ احرام میں بھی دو ہی ہوتی ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ کے لئے اور دوسری نیچے کے حصہ کے لئے۔ اور سر بھی ننگا ہوتا ہے۔ اور عرفات وغیرہ میں یہی نظارہ ہوتا ہے جب لاکھوں آدمی اس شکل میں جمع ہوتے ہیں تو حشر کا نقشہ انسان کی آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا ہم خدا تعالیٰ کے سامنے ہیں اور کفن لپیٹے ہوئے ابھی قبروں سے نکل کر اس کے سامنے حاضر ہوئے ہیں۔ پھر حج بیت اللہ میں حضرت ابراہیمؑ حضرت اسمٰعیلؑ حضرت ہاجرہؑ اور آنحضرت ﷺ کے واقعاتِ زندگی انسان کی آنکھوں کے سامنے آجاتے ہیں اور اس کے اندر ایک نیا ایمان وعرفان پیدا ہوتا ہے۔ یوں تو اور قوموں نے اپنے بزرگوں کے واقعات تصویری زبان میں کھینچنے کی کوشش کی ہے جیسے ہندو دسہرہ میں اپنے پرانے تاریخی واقعات دوہراتے ہیں مگر مسلمانوں کے سامنے خدا تعالیٰ نے ان کے آباؤ اجداد کے تاریخی واقعات کو ایسی طرز پر رکھا ہے کہ اس سے پرانے واقعات کی یاد بھی تازہ ہو جاتی ہے۔ اور آئندہ پیش آنے والے حادثہ یعنی قیامت کا نقشہ بھی آنکھوں کے سامنے کھنچ جاتا ہے۔ اسی طرح رمی الجمار کی اصل غرض بھی شیطان سے بیزاری کا اظہار کرنا ہے اور ان جمار کے نام بھی جمرۃ الدنیا، جمرۃ الوسطیٰ اور جمرۃ العقبیٰ اس لئے رکھے گئے ہیں کہ انسان اس امر کا اقرار کرے کہ دنیا میں بھی اپنے آپ کو شیطان سے دور رکھے گا اور عالمِ برزخ اور عالمِ عقبیٰ میں بھی اسی حالت میں جائے گا کہ شیطان کا کوئی اثر اس کی روح پر نہیں ہوگا۔ اسی طرح ذبیحہ سے اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو ہمیشہ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رکھے اور جب بھی اس کی طرف سے آواز آئے وہ فوراً اپنا سر جھکا دے اس کی رہ میں اپنی جان تک دینے سے بھی دریغ نہ کرے۔ پھر سات طواف سات سعی اور سات ہی رمی ہیں۔ اس سات کے عدد میں روحانی مدارج کی تکمیل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ اس کے بھی سات ہی درجے ہیں جن کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ چنانچہ سورۃ مومنون میں ان درجات کی تفصیل دی گئی ہے۔ اسی طرح حجرِ اسود کو بوسہ دینا بھی ایک تصویری زبان ہے۔ بوسہ کے ذریعہ انسان اس امر کا اظہار کرتا ہے کہ میں اس وجود کو جس کو میں بوسہ دے رہا ہوں اپنے آپ سے جدا رکھنا پسند نہیں کرتا۔ بلکہ چاہتا ہوں کہ وہ میرے جسم کا حصہ بن جائے۔ غرض حج ایک عظیم الشان عبادت ہے جو ایک سچے مومن کے لئے ہزاروں برکات اور انوار کا موجب بنتی ہے۔''

(تفسیر کبیر۔ جلد دوم، صفحہ 449-452)

نیز حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی کی آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:

''مقام ابراہیم خانہ کعبہ کے پاس ایک خاص جگہ ہے جہاں طواف بیت اللہ کے بعد مسلمانوں کو دو سنتیں پڑھنے کا حکم ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے تعمیر کعبہ کے بعد اس جگہ شکرانے کے طور پر نماز پڑھی تھی اور اس سنت کو جاری رکھنے کے لئے وہاں دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی میں جس امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے وہ یہ ہے کہ عبادت اور فرمانبرداری کے جس مقام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے تم بھی اپنے آپ کو اسی مقام پر کھڑا کرنے کی کوشش کرو۔ لوگ غلطی سے مقام ابراہیم سے مراد صرف جسمانی مقام سمجھ لیتے ہیں حالانکہ ابراہیمؑ کا اصل مقام وہ مقام اخلاص اور مقامِ تقویٰ جس پر کھڑے ہو کر انہوں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا۔ گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم بھی اسی طرح اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اور اسی رنگ میں دین کے لئے قربانیاں بجالاؤ جس رنگ میں ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی اور جس رنگ میں ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے لئے قربانیاں کیں۔ پس یہاں مقام ابراہیمؑ سے مراد کوئی جسمانی مقام نہیں بلکہ روحانی مقام مراد ہے۔ ہماری زبان میں بھی کہتے ہیں کہ تم نے میرے مقام کو نہیں پہچانا اب اگر کوئی شخص یہ الفاظ کہے تو دوسرا شخص یہ نہیں کرتا کہ اسے دھکا دے کر پرے پھینک دے اور کہا کہ جس مقام پر تم کھڑے تھے وہ تو میں نے دیکھ لیا ہے۔ ہمیشہ ایسے الفاظ سے درجہ کی بلندی مراد ہوتی ہے۔

پس وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھٖمَ مُصَلًّی کے یہی معنی ہیں کہ ابراہیمؑ نے جس اخلاص، جس محبت اور جس تقویٰ اور جس انابت الی اللہ سے نیکیوں میں حصہ لیا تم بھی اسی مقام پر کھڑے ہو کر ان نیکیوں میں حصہ لو تا کہ تمہیں بھی ابراہیمی مقام حاصل ہو۔ اگر مقامِ ابراہیم کو مصلّی بنانے کے یہی معنے ہوں کہ ہر شخص ان کے مصلّی پر جا کر کھڑا ہو۔ تو یہ قطعی طور پر ناممکن ہے۔ اول تو یہ جھگڑا رہتا کہ حضرت ابراہیمؑ نے یہاں نماز پڑھی تھی کہ وہاں۔ اگر بالفرض یہ یقینی طور پر پتہ لگ بھی جاتا کہ انہوں نے کہاں نماز پڑھی تھی تو بھی ساری دنیا کے مسلمان وہاں نماز نہیں پڑھ سکتے۔''

(تفسیر کبیر۔ جلد دوم، صفحہ 168)

26 دسمبر 1906ء کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بعد نماز ظہر وعصر مسجد میں کھڑے ہو کر تقریر فرمائی جس میں آپؑ نے حج کو ایک عاشقانہ عبادت قرار دیا اور فرمایا:

''ایسے ہی ایک عبادت حج کی ہے مگر حج ایسا نہیں چاہئے کہ حرام وحلال کا جو روپیہ جمع ہوا ہو اس کو لے کو انسان سمندر کو چیرتا ہوا رسمی طور پر حج کو پورا کر آوے۔ اور اس جگہ کے کہلانے والے جو کچھ منہ سے کہلاتے جاویں وہ کہہ کر واپس آجاوے اور ناز کرے کہ میں حج کر آیا ہوں۔ خدا تعالیٰ کا جو مطلب حج سے ہے وہ اس طرح پورا نہیں ہوتا۔ اصل بات یہ ہے کہ سالک کا آخری مرحلہ یہ ہے کہ وہ انقطاعِ نفس کرکے تعشّق باللہ اور محبتِ الٰہی میں غرق ہو جاوے۔ عاشق اور محبّ جو سچا ہوتا ہے وہ اپنی جان اور دل قربان کر دیتا ہے اور بیت اللہ کا طواف اس قربانی کے واسطے ایک ظاہری نشان ہے۔ جیسا کہ ایک بیت اللہ نیچے زمین پر ہے ایسا ہی ایک آسمان پر بھی ہے۔ جب تک آدمی اُس کا طواف نہ کرے اِس کا طواف بھی نہیں ہوتا۔ اِس کا طواف کرنے والا تو تمام کپڑے اتار کر ایک کپڑا بدن پر رکھ لیتا ہے لیکن اُس کا طواف کرنے والا بالکل نزعِ ثیاب کرکے خدا کے واسطے ننگا ہو جاتا ہے۔ طواف عشاقِ الٰہی کی ایک نشانی ہے۔ عاشق اس کے گرد گھومتے ہیں گویا ان کی اپنی مرضی باقی نہیں رہی۔ وہ اس کے گرد اگرد قربان ہو رہے ہیں۔''

(ملفوظات، جلد پنجم، صفحہ 87)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا حج نصیب کرے جیسا حج حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ آمین

انسانیت کی خدمت

مکرم طارق حیدر صاحب، ونڈسر

جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے پیارے امام حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں ’’امن کا راستہ‘‘ کے عنوان سے ایک بین الاقوامی تحریک کا آغاز فرمایا ہے، جو نو نکات پر مشتمل ہے۔اس تحریک کا ایک مقصد اسلامی اصولوں اور اقدار کی روشنی میں دنیا کو امن کی طرف بلانا ہے، یہ نو نکات درج ذیل ہیں۔

1۔ خالق کی شناخت
2 ۔ اقوام متحدہ کے درمیان عالمی اتحاد
3۔ عدل وانصاف
4۔ انتہاپسندی کا رد
5۔ ملک سے وفاداری
6۔ جوہری ہتھیاروں کا خاتمہ
7۔ ہتھیاروں کے منافع کا خاتمہ
8۔ اقتصادی مساوات اور غربت کا خاتمہ
9۔ انسانیت کی خدمت

آج کے بگڑتے ہوئے حالات میں بالخصوص 15 مارچ 2019ء کو نیوزی لینڈ کے واقعہ کے بعد مزید کثیف دکھائی دے رہے ہیں۔اس لئے ان نکات کو سمجھنا اور سچے دل سے انسانیت کو امن کے اس راستے کا پیغام دینا ہی دراصل احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا بنیادی مقصد ہے۔چنانچہ درج ذیل مضمون اس سلسلہ کی پہلی کاوش ہے، جس میں اسلام کی انسانیت کے لئے اعلیٰ اقدار اور خدمات کا مختصر خاکہ بیان کیا گیا ہے۔

مذہب کا ایک بڑا مقصد تہذیب، ہمدردی اور رواداری کے اخلاق پیدا کرنا ہے۔ اسلام جو کہ دین کامل ہے اور انسانیت کو بدرجہ اتم فوقیت دیتا ہے مگر جب تک اللہ اور اس کے رسول کی تعلیم مکمل طور پر انسان میں سرایت نہ کر جائے وہ آنحضور ﷺ کو اپنا رہبر اور ہادیٔ کامل نہ بنا لے اس وقت تک وہ اسلام کی اس خوبصورت تعلیم کو جو انسانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ پیوسط رکھتی ہے سمجھ نہیں سکتا۔اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:

وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ط

(سورۃ البقرۃ 2: 144)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں وسطی امت بنادیا تا کہ تم لوگوں پر نگران ہوجاؤ اور رسول تم پر نگران ہوجائے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک اعلیٰ معاشرہ پیش کرنے والی قوم بنایا جو دنیا کے لئے نمونہ اور بطور گواہ کے ہیں، اور رسول اللہ ﷺ کو جو خلقِ عظیم پر قائم ہیں ہمارے لئے نمونہ اور اسوۂ حسنہ بنایا ہے ۔پھر انسانوں سے بھلائی کا تاکیدی حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرَا o

(سورۃ النساء 4:37)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

قرآن کریم کے عین مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم بھی سراسر انسانیت لئے رحم اور نرمی وتلطف پر مبنی ہے۔جب آپ فاتح کی حیثیت سے مکہ میں داخل ہورہے تھے اور خدا کے حضور آپ کی گردن عاجزی سے جھکی ہوئی تھی اور آپ کا دل خدا کی حمد سے بھرا ہوا تھا، اور خدا کے بندوں کے لئے اسی طرح محبت سے پُر تھا جس طرح تیرہ سال قبل جب آپؐ اپنے عزیز شہر کو چھوڑنے پر مجبور کر دیئے گئے تھے۔اس وقت آپؐ بظاہر کمزور تھے اور آج آپؐ کے پاس غلبہ اور طاقت تھی اس لئے آج کفار مکہ کے دل خائف تھے لیکن جانتے تھے کہ محمدؐ تو مجسم رحمت ہے۔حضرت ابن عباسؓ کی حدیث کے مطابق جب حضورؐ مکہ فتح کر چکے تو آپؐ منبر پر چڑھے اپنے اللہ کی حمد وثنا بیان کی پھر اہلِ مکہ سے کہا تمہارا کیا گمان ہے کہ میں تم سے کیا سلوک کروں گا اور تم کیا کہتے ہو کہ تم سے کیا سلوک ہونا چاہئے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو آپؐ سے نیکی کی امید رکھتے ہیں اور ہم یہی کہتے ہیں کہ آپؐ ہم سے نیک سلوک کریں۔

ایک موقع پر آنحضور ﷺ نے نرمی کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے۔نرمی کو پسند کرتا ہے۔نرمی کا جتنا اجر دیتا ہے اتنا سخت گیری کا نہیں دیتا۔ بلکہ کسی اور نیکی کا بھی اتنا اجر نہیں دیتا۔

(صحیح مسلم ۔کتاب البر و الصلہ، باب نھی من ضرب الوجہ)

ایک اور موقع پر آپؐ نے اللہ اور اس کی مخلوق کے رشتہ کو کس طرح مکمل خوبصورتی سے بیان فرمایا:

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ عزوجل قیامت کے روز فرمائے گا اے ابن آدم! میں بیمار تھا تو نے میری عیادت نہیں کی۔بندہ کہے گا۔اے میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرتا جب کہ تو ساری دنیا کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔کیا تجھے پتہ نہیں چلا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو، تو نے اس کی عیادت نہیں کی تھی۔کیا تجھے معلوم نہ تھا کہ اگر تم اس کی عیادت کرتے تو مجھے اس کے پاس پاتے۔اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا طلب کیا تو تو نے مجھے کھانا نہیں دیا۔اس پر ابن آدم کہے گا۔اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جب کہ تو، تو رب العالمین ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھے یاد نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا تو تو نے اسے کھانا نہیں کھلایا تھا۔کیا تجھے معلوم نہیں تھا کہ اگر تم اسے کھانا کھلاتے تو تم میرے حضور اس کا اجر پاتے۔اے ابن آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا

تھا مگر تو نے مجھے پانی نہیں پلایا تھا۔ ابن آدم کہے گا۔ اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو ہی سارے جہانوں کا رب ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تجھ سے میرے فلاں بندے نے پانی مانگا تھا۔ مگر تم نے اسے پانی نہ پلایا۔ اگر تم اس کو پانی پلاتے تو اس کا اجر میرے حضور پاتے۔

(صحیح مسلم ۔ کتاب البر والصل، باب فضل عیاد المریض)

مخلوق سے ہمدردی کو بیان کرتے ہوئے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مخلوقات اللہ کی عیال ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو اپنے مخلوقات میں سے وہ شخص بہت پسند ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے اور ان کی ضروریات کا خیال رکھتا ہے۔

(مشکوٰۃ ۔ باب الشفق والرحم علی الخلق)

اس آخری زمانے کے حکم وعدل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی اس بابرکت جماعت میں شمولیت کی ایک شرط بیعت مخلوق خدا سے پیار کا رشتہ استوار کرنا رکھا ہے جیسا کہ فرمایا:

''نہم:۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔''

(اشتہار تکمیل تبلیغ ۔ 12 جنوری 1889ء بحوالہ مجموعہ اشتہارات، جلد اول صفحہ 160)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس بات کو بھی خوب یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے دو حکم ہیں اول یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نہ اس کی ذات میں نہ صفات میں نہ عبادات میں اور دوسرے نوع انسان سے ہمدردی کرو اور احسان سے یہ مراد نہیں کہ اپنے بھائیوں اور رشتہ داروں ہی سے کرو بلکہ کوئی ہو۔ آدم زاد ہو اور خدا تعالیٰ کی مخلوق میں کوئی بھی ہو۔ مت خیال کرو کہ وہ ہندو ہے یا عیسائی۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا انصاف اپنے ہاتھ میں لیا ہے، وہ نہیں چاہتا کہ تم خود کرو۔ جس قدر نرمی تم اختیار کرو گے اور جس قدر فروتنی اور تواضع کرو گے اللہ تعالیٰ اسی قدر تم سے خوش ہوگا۔ اپنے دشمنوں کو تم خدا تعالیٰ کے حوالے کرو۔ قیامت نزدیک ہے تمہیں ان تکلیفوں سے جو دشمن تمہیں دیتے ہیں گھبرانا نہیں چاہئے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تم کو ان سے بہت دکھ اٹھانا پڑے گا کیونکہ جو لوگ دائرہ تہذیب سے باہر ہو جاتے ہیں ان کی زبان ایسی چلتی ہے جیسے کوئی پل ٹوٹ جاوے تو ایک سیلاب پھوٹ نکلتا ہے۔ پس دیندار کو چاہئے کہ اپنی زبان کو سنبھال کر رکھے۔'' (ملفوظات، جلد 5 صفحہ 130)

پھر حضور علیہ السلام تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

''اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو۔ اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ، بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔'' (کشتی نوح۔ روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 11-12)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 12 ستمبر 2003ء کو اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ:

'' اسلام کی تعلیم ایک ایسی خوبصورت تعلیم ہے جس نے انسانی زندگی کا کوئی پہلو بھی ایسا نہیں چھوڑا جس سے یہ احساس ہو کہ اس تعلیم میں کوئی کمی رہ گئی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے ان احسانوں کا تقاضا ہے کہ اس کے پیارے رسول ﷺ پر اتری ہوئی اس تعلیم کو اپنا کر اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں، اپنے اوپر لاگو کریں۔ اور ہم پر تو اور بھی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے جو آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق اور غلام اور اس زمانے کے امام کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور شامل ہونے کا دعویٰ ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنی عبادت کرنے اور حقوق اللہ ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے وہاں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلاتے ہوئے ہمیں مختلف رشتوں اور تعلقوں کے حقوق کی ادائیگی کا بھی حکم فرمایا ہے اور اسی اہمیت کی وجہ سے ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے شرائط بیعت کی نویں شرط میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی ہمدردی اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا ذکر فرمایا ہے۔'' (خطباتِ مسرور، جلد اول، صفحہ 308)

حضور خطبہ جمعہ 17 اکتوبر 2003ء میں فرماتے ہیں:

''جماعت میں خدمت خلق اور بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے جتنا زور دیا جاتا ہے اور ہر امیر غریب اپنی بساط کے مطابق اس کوشش میں ہوتا ہے کہ کب اسے موقع ملے اور وہ اللہ کی رضا کی خاطر خدمت خلق کے کام کو سرانجام دے۔ کیوں ہر احمدی کا دل خدمت خلق کے کاموں میں اتنا کھلا ہے اس لئے کہ اسلام کی جس خوبصورت تعلیم کو ہم بھول چکے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتے ہو تو پھر اس کی مخلوق سے اچھا سلوک کرو، ان کی ضروریات کا خیال رکھو۔ یہ بھی ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جو تمہیں اللہ تعالیٰ کے قرب سے نوازے گا۔ اس خوبصورت تعلیم کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی شرائط بیعت کی ایک بنیادی شرط قرار دیا ہے کہ میرے ساتھ منسلک ہونے کے بعد اپنی تمام تر طاقتوں اور نعمتوں سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی نہ صرف ہمدردی کرو بلکہ ان کو فائدہ بھی پہنچاؤ۔'' (خطباتِ مسرور، جلد اول، صفحہ 398)

اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی معنوں میں نافع الناس وجود بنائے، اور انسانیت کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہماری آئندہ نسلیں ہمیشہ دکھی انسانیت کی خدمت میں لگی رہیں۔ آمین

عیدالاضحیہ کے موقع پر قربانی

عیدالاضحیہ کے موقع پر ہر صاحبِ استطاعت مسلمان پر قربانی فرض ہے۔ اس لئے ایسے احمدی احباب جو جماعت احمدیہ کینیڈا کے نظام کے تحت عیدالاضحیہ کے موقع پر قربانی کروانے کے خواہش مند ہوں وہ اپنی رقوم مقامی سیکرٹری مال کو 25 جولائی 2019ء سے پہلے ادا کر دیں۔ تاکہ مرکز لندن کے ذریعہ افریقہ اور دیگر پسماندہ ممالک میں ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جائے۔

براہ کرم درج ذیل معلومات سے آگاہ کریں۔

☆ نام
☆ رقم
☆ جس ملک میں قربانی کروانا چاہتے ہوں
☆ رسید نمبر

قربانی کے لئے درج ذیل شرح پر رقم ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

☆ قربانی بکرا 250 کینیڈین ڈالر
☆ قربانی گائے 840 کینیڈین ڈالر
(گائے کے سات حصے اور ایک حصہ کی رقم 120 کینیڈین ڈالر)
☆ قربانی بکرا جمیکا 270 کینیڈین ڈالر

دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے اور عیدالاضحیہ کی قربانی کو اپنے فضل سے قبول فرمائے۔ آمین۔

خالد محمود نعیم
نیشنل سیکرٹری مال کینیڈا

ہیومینٹی فرسٹ کے زیر اہتمام ٹورانٹو میں عطیات جمع کرنے کے لئے افطار کی تقریب

18 مئی 2019ء کو عالمی رفاہ عامہ کی تنظیم ’’ہیومینٹی فرسٹ‘‘ کے زیر اہتمام جماعت احمدیہ کینیڈا کے مرکز بیت الاسلام کے ایوان طاہر میں افطاری کا ایک وسیع پروگرام منعقد ہوا۔جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین اور غیر از جماعت دوستوں اور بعض تاجروں نے شرکت کی۔خواتین کے لئے پردہ کا علیحدہ انتظام تھا۔

اس افطار کا ٹکٹ پینتالیس ڈالرز ($45.00) رکھا گیا تھا۔ جس سے حاصل شدہ تمام رقم ’’ہیومینٹی فرسٹ‘‘ کے تحت تمام دنیا میں پھیلے ہوئے فلاح و بہود کے کاموں میں صرف کی جاتی ہے۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔مکرم مبشر احمد خالد صاحب نے ہیومینٹی فرسٹ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی ۔ ان کے بعد ہیومینٹی فرسٹ کینیڈا کے چیئرمین مکرم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نے تنظیم کے جملہ پروگراموں اور منصوبوں کو مختصر مگر جامع پیرایہ میں بیان کیا۔اور بتایا کہ ابھی حال ہی میں گوئٹے مالا، جنوبی امریکہ میں ایک بڑے ہسپتال کا آغاز کیا گیا ہے جس کا نام ’’ناصر ہسپتال‘‘ رکھا گیا ہے۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سینیگال میں ’’مسرور ہسپتال‘‘ نے بھی کام شروع کر دیا ہے۔

نیز افریقہ اور بعض دیگر ممالک میں متعدد ہسپتالوں، کلینکس، اور فوڈ بنکس کا قیام نیز ضرورت مندوں کے لئے رہائش، سیلاب زدگان کی ہنگامی بنیادوں پر طبی امداد اور ضروری سامان وغیرہ مہیا کرنے جیسے رفاہ عامہ کے کام شامل ہیں۔

بعدازاں کنگ ۔ وان شہر کی ممبر پارلیمنٹ Hon. Debora Schulte نے خطاب کیا۔ان کے جماعت کے ساتھ گہرے روابط ہیں۔ انہوں نے رمضان میں مالی قربانیوں کا ذکر کیا اور تحریک کی کہ احباب ہیومینٹی فرسٹ کے لئے دل کھول کر عطیات پیش کریں۔

ان کے بعد جماعت احمدیہ کے دیرینہ دوست گریٹر ٹورانٹو کے کونسلر Jim Karygiannis جو کہ پہلے ممبر پارلیمنٹ رہ چکے ہیں، نے حاضرین سے خطاب کیا۔ لوگوں کو روزوں میں خوب صدقہ وخیرات کی پر جوش تلقین کی۔

افطار پارٹی کے موقع پر اس مختصر سے وقت میں بعض دوستوں نے عطیات دئے جو رفاہ عامہ کے کاموں میں صرف کئے جائیں گے۔

یاد رہے کہ رمضان المبارک کے ایام میں افطاری کے بعد نماز عشاء اور تراویح کا وقت جلد شروع ہو جاتا ہے۔اس لئے وقت کی کمی کے باعث افطار پارٹی کے پروگرام کو قدرے مختصر کرنا پڑا۔

نماز عشاء سے قبل دعا کے ساتھ عطیات جمع کرنے کی یہ تقریب افطار بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(رپورٹ: نمائندہ خصوصی محمد اکرم یوسف)

SERVING MANKIND
Humanity First
Humanity First
Serving Mankind

Humanity First
RESTORING COMMUNITIES · BUILDING A FUTURE

Humanity First

REFUGEE
RESETTLEMENT

پیس ویلیج اور وان کی جماعتوں کا جلسہ یوم خلافت

رپورٹ: نمائندہ خصوصی محمد اکرم یوسف

قرآن وسُنت کی روشنی میں خلافت کی اصل حقیقت کو سمجھنے کے لئے حضرت مسیح موعود ومہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ السلام کی آمد سے خلافت علیٰ منہاج النبوت کے ہمیشہ جاری رہنے والے نظام کا ازسر نو آغاز ہوا۔ خلافتِ احمدیت نے جماعت احمدیہ مسلمہ کو جو دینی اور روحانی تقدس عطا کیا ہے اُس سے علمائے سُوسخت بیزار ہیں اور 111 سال سے اپنے ناپاک ارادوں میں ناکامی اور نامرادی کے سوا کچھ بھی نہ پاسکے۔ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا جھنڈا 212 ممالک میں امتیازی شان سے لہرا رہا ہے۔ 27 مئی کا دن جماعت احمدیہ عالمگیر کے مراکز، مساجد اور مشن ہاؤسز میں ہمارے لئے خلافت حقّہ سے تجدید عہد کا دن بن کر اُن کی حسرتوں پر ایک اور دیا روشن کرجاتا ہے۔

کینیڈا کے طول وعرض میں خلافت کی برکات پوری طرح جگمگا رہی ہیں اور یوم خلافت ہر سال عید جیسی خوشیاں بانٹتا ہے۔ اِس سال اونٹاریو کی دو بڑی جماعتوں پیس ویلیج اور وان نے 2 جون 2019ء کو یہ تقریب میپل شہر کی مسجد بیت الاسلام میں اِکٹھا منانے کا اہتمام کیا۔

جلسہ کی صدارت محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے کی۔ کاروائی کا آغاز سواسات بجے بعد نماز عصر ہوا۔

مکرم فالک ملک صاحب نے سورۃ نور کی آیات نمبر 85 تا 88 کی تلاوت کی۔ اور ان آیاتِ کریمہ کا انگریزی ترجمہ مکرم حارث ودود صاحب نے اور اردو ترجمہ مکرم نصیر احمد صاحب نے پڑھ کرسنایا۔

پروگرام کا تعارف اور مختصر خطاب

محترم امیر صاحب نے پروگرام کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ قدرتِ ثانیہ کے اِس الٰہی نظام کا آغاز 27 مئی 1908ء کو ہوا اور ہم آج اِس لئے جمع ہوئے ہیں کہ خلافت کی برکات وفیوض کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے شکرگزار ہوں، آپ نے فرمایا کہ ایک لمبے عرصہ کے بعد مسلمانوں کو خلافت کی نعمت عطا ہوئی ہے، اِس کا شکر ادا کریں اور اِس سے چمٹے رہیں اگر خلافت کی اطاعت کریں گے تو اِس کے انعامات آپ کو ملیں گے۔

مکرم مرزا قدیر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شیریں منظوم کلام سے چند اشعار سُنائے۔

مولا تری گلی میں افسانے ڈھل رہے ہیں
اِک شمع پر ہزاروں پروانے جل رہے ہیں

ان اشعار کا انگریزی ترجمہ مکرم عمیر ملک صاحب نے پیش کیا۔

تقریر مکرم طاہر احمد میاں صاحب

اجلاس کی پہلی تقریر محترم طاہر احمد میاں صاحب، متعلم جامعہ احمدیہ کینیڈا نے انگریزی میں کی۔ آپ کا موضوع تھا۔ ’’خلافت اور اسلامی اتحاد‘‘ آپ نے بتایا اسلامی اتحاد اس وقت تک ممکن نہیں جب تک خلافت حقہ اسلامیہ کا وجود تسلیم نہ کیا جائے۔

تقریر برکاتِ خلافت

پونے آٹھ بجے مکرم مولانا امتیاز احمد سراء صاحب مشنری وان نے برکاتِ خلافت کے موضوع پر انگریزی اور اُردو میں خطاب کیا۔ آپ نے سورۃ حٰم السجدہ کی آیت نمبر 52 کی تلاوت کے بعد تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ بدقسمتی ہے کہ ہم بسا اوقات اللہ تعالیٰ کے نعمتوں کا شکر کما حقّہ ادا نہیں کرتے۔ اِس آیت میں چھوٹے بڑے تمام انعامات کا ذکر ہے اور یہ آیت ہمیں اس تنبیہ کی توجہ دلا رہی ہے کہ ہمیں خلافت کی برکات سے کامل استفادہ کرنا چاہئے۔ امت مسلمہ کو اللہ تعالیٰ نے خلافت کے ذریعہ ایک خوشخبری دی ہے۔ آپ نے سورۃ آل عمران کی آیت نمبر 191 کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ قرآن کریم میں بار بار اِس نعمت کا ذکر ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انبیاء کی تاریخ کے مطالعہ سے تمہیں میری اِن نعمتوں اور برکات کا ادراک ہوسکتا ہے۔

رسالہ الوصیّت سے اقتباس پیش کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ خلافت کا سب سے بڑا انعام یہ ہے کہ یہ خوف کو امن میں بدل دیتا ہے اور عاجز اور مسکین بندوں کو حوصلہ منداور پُرعزم بنا دیتا ہے۔ خلافت راشدہ کے دور میں صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کے نتیجہ میں اسلام کو بے شمار کامیابیاں اور کامرانیاں حاصل ہوئیں اور 30 سال کے مختصر عرصہ میں اسلام کا پیغام یورپ اور افریقہ تک پہنچ گیا۔ لیکن جب اُمت مسلمہ نے خلافت سے منہ موڑا تو اسلامی دنیا پر تاریکی وظلمت اور ذلت ورسوائی چھا گئی۔ آج پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اُمت مسلمہ کو خلافت کی نعمت سے ہمکنار کیا ہے اور ہم وہ خوش قسمت ہیں جو اُن برکات کے وارث بنے ہوئے ہیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے سورۃ نور میں کیا تھا۔

آخر میں مکرم مولانا صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور خلفائے احمدیت کے فرمودات سے چند اقتباسات پیش کیے۔

ترانہ

آپ کی اِس پُراثر تقریر کے بعد عزیزم فتین ریاض صاحب اور عزیزم فرخ رحمٰن طاہر صاحب نے ترانہ خلافت بڑے دل پذیر انداز میں پیش کیا۔

خلیفہ دل ہمارا ہے خلافت زندگانی ہے
خلافت فصلِ گل بھی ہے بہارِ جاودانی ہے

جس کے بعد عزیزم فتین ریاض صاحب نے ان اشعار کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔

تقریر اطاعت خلافت

خلافت کی اطاعت کے موضوع پر پروگرام کی آخری تقریر مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ پیس ویلیج کی تھی۔

آپ نے سوا آٹھ بجے اپنی تقریر کا آغاز سورۃ نور کی آیت کریمہ 52 کی تلاوت سے کیا جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

مومنوں کا قول جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تا کہ وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے محض یہ ہوتا ہے کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ اور یہی ہیں جو مراد پا جانے والے ہیں۔

(سورۃ النور 52:24)

آپ نے اس آیت کریمہ کو بنیاد بنا کر اور آنحضرت ﷺ

کے صحابہ رضوان اللہ اجمعین کی بے مثال قربانیوں کی روشنی میں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شاندار مالی قربانیوں کے نمونے پیش کئے ۔ اس کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کے احباب کی مالی قربانیوں کی وہ داستانیں جو مختلف خلفائے احمدیت کے اوقات میں پیش کی گئیں، بیان کیں ۔ نیز آج جماعت احمدیہ کینیڈا کو جن تعمیراتی منصوبوں کی تکمیل کے لئے مالی قربانیوں کی ضرورت ہے ان میں سے ایک جامعہ احمدیہ کینیڈا کا حصول ہے۔ جس کے لئے مکرم امیر صاحب نے کینیڈا کے احباب جماعت سے فوری طور پر پندرہ ملین ڈالرز کی خطیر رقم کے لئے ایک سال میں پیش کرنے کا پیغام دیا ہے۔اور اس سے قبل آپ نے یہ منصوبہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی مرکزی مجلس شوریٰ میں نمائندگان کے سامنے رکھا جسے سب نے بسر وچشم قبول کیا۔

آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درج ذیل اقتباس کو پیش کیا۔

’’میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے ۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے، وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے ۔ بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے اس طرح دور ہوجاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہوجاتی ہے ۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کرکے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے ۔‘‘

(تبلیغ رسالت، جلد دہم، صفحہ 55-56)

احباب کرام کے جذبہ کو بڑھانے کے لئے پہلے مرحلہ میں جن چند امارات کی مجالس عاملہ نے قربانی کے وعدہ جات پیش کئے ان کا ذکر بھی کیا کہ کس طرح فوری طور پر عہدیداروں نے ایک مثال قائم کی ہے اور چار ملین سے زائد کے وعدہ جات اور ادائیگیاں کی ہیں ۔ آپ نے مالی قربانی کی برکات کے ضمن میں بہت سی مثالیں پیش کیں جن میں مردوں کے شانہ بشانہ خواتین نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور بالخصوص لندن کی مسجد بیت الفتوح کے لئے قطعہ اراضی خریدنے میں خواتین کا مردوں سے بڑھ جانے کا ذکر بھی کیا۔ اور حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس قربانی کا ذکر کیا جس میں آپ نے سن ساٹھ کی دہائی میں لندن جماعت کی درخواست پر ایک لاکھ پاؤنڈ پہلے قرضہ پر دینے کا سوچا اور پھر یہ سوچ کر کہ سب تو خدا تعالیٰ کا دیا ہوا ہے اگلے دن جماعت کو یہ ایک لاکھ پاؤنڈ بطور عطیہ دے دیا۔

اس طرح مکرم مولانا صاحب نے کوشش کی کہ احباب جماعت کو جامعہ احمدیہ کے تعمیری منصوبہ کے لئے تیار کیا جائے۔ الحمدللہ بعد میں بہت سے افراد جماعت نے اس امر کا اظہار کیا کہ انشاء اللہ وہ اس سلسلہ میں بڑھ چڑھ کر قربانی کریں گے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اطاعت کے ہر معیار کو بڑھانے کی توفیق دے۔ آمین

آپ کا خطاب اُردو اور انگریزی میں تھا جو نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔

طلباء وطالبات کے لئے وظائف
اور تعلیمی ایوارڈز کا اعلان

اس موقع پر محترم ڈاکٹر حمید احمد مرزا صاحب نیشنل سیکرٹری تعلیم نے محترم امیر صاحب کی اجازت سے رواں سال طلباء اور طالبات کو دیئے جانے والے وظائف اور تعلیمی ایوارڈز کا اعلان کیا۔

محترم امیر صاحب نے یہ ایوارڈز طلباء کو عطا فرمائے ۔ جب کہ طالبات کے ایوارڈز مسجد کے زیریں حصہ میں صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے دیئے۔

☆ پہلا اسکالرشپ کسی بھی شعبہ کے انڈر گریجویٹ طلباء کے لئے ہے:

حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحبؓ مرحوم سکالرشپ ۔ زیر سرپرستی محترم عبدالحلیم طیّب صاحب

حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے ۔ آپؓ ٹی آئی سکول قادیان میں 36 سال تک انگریزی کے استاد کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے رہے ۔ محترم عبدالحلیم طیّب صاحب نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت و نائب امیر کینیڈا کے والد محترم تھے۔

یہ سکالرشپ ویسٹن جماعت کی عزیزہ ماریہ محمود صاحبہ بنت محترمہ مریم محمود صاحبہ کو بیچلر آف سائنس آنرز (ریاضی برائے تعلیم) میں امتیازی کامیابی حاصل کرنے پر تفویض کیا گیا ہے۔

☆ دوسرا اسکالرشپ کسی بھی شعبہ کی گریجویٹ یا انڈر گریجویٹ طالبہ کے لئے ہے:

محترمہ بدرالنساء خورشید مرحومہ سکالرشپ ۔ زیر سرپرستی مکرم لئیق احمد خورشید صاحب

محترمہ بدرالنساء خورشید صاحبہ وان جماعت کی ایک فعّال ممبر تھیں ۔ اُنہوں نے نیشنل سیکرٹری ناصرات اور مقامی جماعت میں جنرل سیکرٹری کی حیثیت سے خدمات کی توفیق پائی ۔ وہ محترم لئیق احمد خورشید صاحب کی اہلیہ تھیں۔

یہ سکالرشپ وان جماعت کی عزیزہ نازیہ محمد صاحبہ بنت محترم عبداللہ محمد صاحب کو بیچلر آف سائنسز آنرز (لائف سائنسز) میں امتیازی کامیابی حاصل کرنے پر تفویض کیا گیا۔

☆ تیسرا اسکالرشپ الیکٹریکل انجنیئرنگ، جنرل انجنیئرنگ یا سائنس پروگرام کی طالبہ کے لئے ہے:

چوہدری عبدالحمید صاحب مرحوم سکالرشپ ۔ زیر سرپرستی محترم چوہدری عبدالسمیع صاحب

محترم چوہدری عبدالحمید صاحب مرحوم نے واپڈا (پاکستان) میں جنرل منیجر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں ۔ آپ ایک ماہر الیکٹرک انجنیئر تھے ۔ آپ نے الیکٹریکل انجنیئرنگ کی ڈگری برطانیہ سے حاصل کی ۔ کالج میں تعلیم کے دوران 1923ء میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستِ مبارک پر احمدیت قبول کی ۔ اُنہیں چیف انجنیئر واپڈا کی حیثیت سے ربوہ میں بجلی مہیا کرنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔

یہ سکالرشپ ایڈمنٹن جماعت کی عزیزہ بشریٰ انجم صاحبہ بنت محترم طارق انجم صاحب کو بیچلر آف سائنس میں امتیازی کامیابی حاصل کرنے پر تفویض کیا گیا۔

☆ چوتھا اسکالرشپ کسی بھی شعبہ کی انڈر گریجویٹ طالبہ کے لئے ہے:

دی تانیہ خان اکیڈمک اینڈ لیڈرشپ سکالرشپ ۔ زیر سرپرستی محترم آصف خان صاحب، نیشنل سیکرٹری امور خارجیہ کینیڈا، یہ ایوارڈ اُن کے اہل خاندان اور محترمہ تانیہ خان صاحبہ کے حلقہ احباب کی طرف سے ہے۔

محترمہ تانیہ خان صاحبہ ایک ایوارڈ یافتہ اُستاد تھیں ۔ اُنہوں نے ہر عمر کے بچوں کو جذباتی لگاؤ کے ساتھ انسانیت، دین، مختلف اقدار اور ایمانداری کا درس دیا ۔ اُن کی خواہش تھی کہ وہ یارک ریجن میں پردہ کرنے والی پہلی احمدی مسلم پرنسپل بن جائیں ۔ اُنہوں نے ایجوکیشن بورڈ کی مختلف کمیٹیوں اور عمانوئیل کالج کی ایڈوائزری کونسل آف مسلم سٹڈیز کے ممبر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں ۔ اُن کی وفات کے بعد اُنہیں یارک ریجن کے ڈائریکٹر کا ایوارڈ بھی دیا

گیا۔ پارک ریجن کے ڈسٹرکٹ سکول بورڈ میں ایک کمرہ، آپ کے نام سے مخصوص کیا گیا ہے۔

یہ سکالرشپ وان جماعت کی عزیزہ ثانیہ صبور صاحبہ بنت محترم نثار احمد شمس صاحب کو ہائی سکول میں امتیازی کامیابی اور قائدانہ صلاحیتوں کے حصول پر تفویض کیا گیا۔

☆ پانچواں اسکالرشپ ترجیحی طور پر سائنس میں گریجویٹ یا انڈر گریجویٹ طالب علم کے لئے ہے:

شیخ خورشید احمد صاحب مرحوم سکالرشپ۔ زیر سرپرستی محترم لئیق احمد خورشید صاحب

محترم شیخ خورشید احمد صاحب ایک مخلص اور فدائی خادمِ سلسلہ تھے جن کی تمام عمر خدمتِ دین میں گذری۔ ربوہ میں قیام کے دوران آپ نے رسالہ تشحیذ الاذہان کے ایڈیٹر اور روزنامہ الفضل ربوہ کے نائب ایڈیٹر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ آپ خدام الاحمدیہ لاہور کے قائد مجلس کی حیثیت سے بھی خدمات بجالاتے رہے۔ آپ محترم لئیق احمد خورشید صاحب کے والد محترم تھے۔

یہ اسکالرشپ پیس ویلج جماعت کے عزیزم فاران چوہدری صاحب ابن محترم محمد احسان صاحب کو بیچلر آف سائنس آنرز (لائف سائنسز) میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر تفویض کیا گیا۔

☆ چھٹا اسکالرشپ انڈر گریجویٹ طالب علم کے لئے ہے:

حضرت پیر فیض احمد صاحبؓ مرحوم اسکالرشپ۔ زیر سرپرستی محترم مرزا منصور احمد صاحب

محترم مرزا منصور احمد صاحب کے نانا حضرت پیر فیض احمد صاحبؓ مرحوم اٹک، پاکستان کے رہنے والے تھے۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ آپ کو تعلیم سے بے حد لگاؤ تھا۔ اسی وجہ سے آپ اپنے افرادِ خاندان، بھتیجوں اور بھانجوں کو گجرات میں واقع اپنے گاؤں سے تعلیم دلوانے کے لئے اپنے ساتھ لے آئے۔ اُن کے تعلیمی اخراجات کے لئے اپنی تمام جائیداد یہاں تک کہ اپنی بیوی کے زیور بھی بیچ دیئے۔

یہ اسکالرشپ وان جماعت کے عزیزم طاہر محمد صاحب ابن محترم عبداللہ محمد صاحب کو بیچلر اِن کمپیوٹر انجنیئرنگ میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر تفویض کیا گیا۔

☆ ساتواں اسکالرشپ ترجیحی طور پر ادبی یا متعلقہ پروگرام میں گریجویٹ یا انڈر گریجویٹ طالب علم کے لئے ہے:

شیخ عبدالماجد صاحب مرحوم اسکالرشپ۔ زیر سرپرستی محترم شیخ عبدالودود صاحب، نیشنل سیکرٹری اشاعت کینیڈا

مکرم شیخ عبدالماجد صاحب مرحوم ایک عالم، محقق، نقاد اور دانش ور تھے۔ اُنہوں نے اپنی تمام عمر قلمی جہاد میں گزار دی۔ اور اسلام اور احمدیت کے دفاع میں بے شمار مضامین لکھے۔ وہ چار کتابوں کے مصنف بھی تھے۔ خاص طور پر اُن کی کتاب ''اقبال اور احمدیت'' زبان زدِ عام ہوئی۔

یہ اسکالرشپ بریمپٹن جماعت کے عزیزم تحمید چوہدری صاحب ابن محترم رشید چوہدری صاحب کو بیچلر آف سائنس آنرز (کیمسٹری) میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے پر تفویض کیا گیا۔

انعامات دیئے جانے کے بعد 8 بج کر 50 منٹ پر اعلانات کے ساتھ ہی افطاری اور نماز مغرب کا وقت ہوا تو یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔

اِس اجلاس میں خواتین اور احباب کی حاضری ڈیڑھ ہزار کے قریب تھی۔

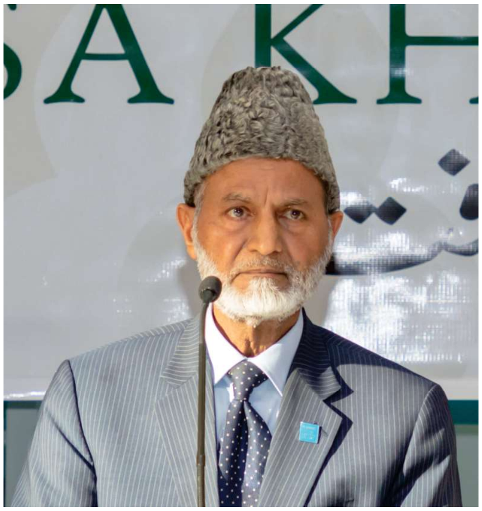

GOOD
RTH (Al- Nūr: 56)
DAY
لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ
THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH

لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ
THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH
BAITUL ISLAM MOSQUE
TORONTO, CANADA

لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ
THERE IS NONE WORTHY OF WORSHIP EXCEPT ALLAH
MUHAMMAD IS THE MESSENGER OF ALLAH
BAITUL ISLAM MOSQUE
TORONTO, CANADA

PROMISED TO THOSE AMONG YOU WHO BELIEVE AND DO GOOD
AT HE WILL SURELY MAKE THEM SUCCESSORS IN THE EARTH (Al- Nūr: 56)

WORKS THAT HE WILL SURELY MAKE THEM SUCCESSORS IN

WORKS THAT HE WILL SURELY MAKE THEM SUCCESSORS IN THE EARTH

جماعت احمدیہ کینیڈا میں عید الفطر کی تقریبات

نمازعید الفطر

اِس سال کینیڈا میں احمدی مسلمانوں نے نمازعید الفطر 5 جون 2019ء بروز بدھ 23 سے زائد مساجد، مشن ہاؤسز، اور نمازوں کے مراکز میں ادا کی۔ موسم کی شدت میں کمی اور بہار کی آمد نے عید کی خوشیوں کو دوبالا کر دیا تھا، اگرچہ یہ عام تعطیل کا دن تو نہیں تھا لیکن نماز کے اجتماع اتنے وسیع تھے کہ ہر جگہ وسع مکانک کی بازگشت سُنائی دیتی رہی۔ انٹرنیشنل سنٹر مسس ساگا اور مسجد بیت الاسلام میپل میں نمازیوں کی تعداد ہزاروں تک بڑھ گئی۔

انٹرنیشنل سنٹر میں نمازعید الفطر

انٹرنیشنل سنٹر مسس ساگا کے ہال نمبر 2 کو خدام وانصار کے رضا کاروں نے ایک روز پہلے نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ عید گاہ میں تبدیل کر دیا تھا۔ صبح سے ہی ڈیوٹیوں پر موجود خدام نے پارکنگ کا انتظام سنبھال رکھا تھا، نماز کا وقت دس بجے مقرر کیا گیا تھا، احباب وخواتین بچوں کو سنبھالے نو بجے پہنچنا شروع ہو گئے۔ ساڑھے نو بجے سے ہال میں اعلانات کے ساتھ تکبیرات کی آوازیں بھی گونجنے لگیں۔

10 بج کر 25 منٹ پر صفیں درست کروانے کے بعد محترم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ کینیڈا کی امامت میں نمازعید ادا کی گئی۔

خطبہ عید الفطر

محترم امیر صاحب نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ ماہِ رمضان تو ختم ہو چکا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا رحم ختم نہیں ہوا۔ لہٰذا رمضان ختم ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کی قربت حاصل کرنے میں سستی کر لیں بلکہ یہ وقت ہے کہ ہم اپنی روحانی جدوجہد کو جاری رکھیں، ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا رحم سال کے چند دنوں پر موقوف نہیں یہ ہمیشہ جاری وساری ہے اور خدا تعالیٰ اپنی عظمت اور شان وشوکت کے ساتھ ہمیشہ ہمارے قریب ہے۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطباتِ عید مورخہ 19 جولائی 2015ء اور 16 جون 2018ء کا حوالہ دیتے ہوئے بتایا کہ حضور انور نے فرمایا کہ آج ہم اس لئے اکٹھے ہوئے ہیں کہ آج کا دن ایک خصوصیت کا حامل ہے۔ اسلام نے ہم مسلمانوں کی انسانی فطرت کو مدنظر رکھتے ہوئے عید کا دن مقرر کیا ہے۔ اور آج جو دین پر قائم لوگ ہیں اور یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہیں ان کے لئے یہ دن اور بھی زیادہ خوشی کا باعث بن جاتا ہے۔ ایک طرف خدا تعالیٰ مل جل کر خوشیاں منانے کے سامان پیدا فرماتا ہے اور دوسری طرف بندگی کے تقاضہ کے تحت حدود اور زندگی کے مقاصد کی نشاندہی بھی فرماتا ہے۔ دوسرے مذاہب میں جو خوشیاں منانے کے دن ہیں ان میں اجتماع نہیں رکھا جیسا کہ اسلام نے رکھا ہے۔

ہماری عید کی ایک خصوصیت ہے کہ اس میں عید کی نماز اور خطبہ میں شامل ہونے کو بھی ضروری قرار دیا ہے۔ نماز اور خطبہ میں شامل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جہاں لوگ عید کے دن خوشی منانے کے لئے جمع ہوں وہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے اور اُس کی باتیں سننے کے لئے بھی جمع ہوں۔

عید کی خوشیوں میں ہم نے نہ ہی خدا تعالیٰ کے حقوق کو بھولنا ہے اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حقوق کی ادائیگی کو بھولنا ہے۔

اسلام ہمیں سکھاتا ہے کہ نفسانی اغراض سے بچو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے نفس کے فائدہ کے لئے اس حد تک نہ چلے جاؤ کہ ناجائز فائدہ اُٹھانے کے لئے سچائی کو چھوڑ دو۔ اور حرام کو حلال کرنے لگ جاؤ۔ بلکہ فرمایا کہ ان حدود کا تمہیں خیال رکھنا ہوگا جو خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں۔ اگر ایک چیز صاحبِ ثروت کے لئے حاصل کرنا آسان ہے، اُس کو اللہ تعالیٰ نے مالی کشائش دی ہوئی ہے اور حلال بھی ہے تو وہ تو اُسے بے شک حاصل کرے، لیکن اگر ایک ایسا شخص جسے توفیق نہیں یا اُس کی آمد اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ وہ اُس چیز کو حاصل کر سکے لیکن اُس کا لالچ غلط ذریعہ سے آمد پیدا کر کے بھی اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے یا اپنی غلط خواہشات کی تکمیل کے لئے، اپنی تسکین کے لئے کوئی قرض لے کر اپنے پر بوجھ ڈال لے اور ساری عمر اس قرض میں دبا رہ کر اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے تو یہ باتیں پھر نفس کی اغراض کا حاوی ہونا ہے۔

آج کا دن ہمیں اس بات کا یاد دلانے والا ہونا چاہئے کہ جن نیکیوں کے مزے ہم نے پچھلے ایک مہینہ میں چکھے ہیں ان کو ہم نے جاری رکھنا ہے۔ اُن باتوں کو جن کی طرف عموماً رمضان کے مہینہ میں ہماری توجہ رہتی ہے، اُن میں عبادتیں بھی ہیں، اُن میں صدقات اور مالی قربانیاں اور حقوق العباد کا خیال رکھنا بھی ہے۔ یہ باتیں اجتماعی طور پر ایک خاص ماحول کے تحت کرنے کا عرصہ تو ختم ہو گیا، لیکن ایک مومن کی حقیقی ذمہ داری اور مقام یہ ہے کہ نیکیوں کو نہ صرف جاری رکھے بلکہ اُن میں بڑھے۔ کل سے اس سال کے فرض روزے تو ختم ہو گئے جن میں ہم نے بہت سی نفلی عبادتیں بھی کیں۔

حضور فرماتے ہیں کہ اِن باتوں کی طرف ہمیں مسلسل توجہ رکھنی چاہئے، اگر نوافل ادا کرنے کی طرف توجہ ہوئی ہے تو اُس طرف مسلسل توجہ رکھنی چاہئے، اسی طرح اگر نمازوں کو باقاعدگی سے ادا کرنے کی طرف توجہ ہوئی ہے تو اُسے جاری رکھنا ہے، اگر اپنے نفس پر کنٹرول کرنے کی توفیق پائی ہے تو اُس پر قائم رہنے کی کوشش کرتے رہنا ہے، اگر ہمدردیٔ خدمتِ خلق کی طرف توجہ ہوئی ہے تو اُس پر قائم رہنا ہے۔

بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ وہ کوشش کریں گے کہ نماز باقاعدگی سے ادا کریں گے لیکن اگر وہ اپنے نفس کو ٹٹولیں تو پتہ چلے گا کہ یہ اُن کے نفس کا دھوکہ ہے۔ وہ کوشش کرتے ہی نہیں ہیں، نماز کی ادائیگی کی ذمہ داری کو سمجھتے ہی نہیں ہیں، رمضان کے مہینہ میں کوشش ہوتی ہے اور دوسروں کو دیکھ کر جوش پکڑتے ہیں اور نماز بروقت ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ حقیقی کوشش ہے جس کا نتیجہ ہم نکلتے دیکھتے ہیں۔ پس آج ہمیں مصمّم اور پکّا ارادہ کرنا چاہئے، اگر یہ ہوگا تبھی ہماری عید حقیقی عید ہوگی، تب ہی ہماری خوشی پورے سال پر محیط ہوگی۔

ہمیں چاہئے کہ اگر آج ہم حقیقی عید منانا چاہتے ہیں تو جہاں ہم اپنے اندر ایک روحانی انقلاب لانے اور نفس کی اصلاح کرنے کی کوشش کرتے رہے ہیں، اُسی طرح ہمیں تمام اُمّتِ مسلمہ کے لئے بھی دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں حکمرانوں کی ناانصافیوں سے نجات دے اور تمام مشکلات اور مصائب سے بچائے۔ آمین

آخر میں محترم امیر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے فرمودہ ایک خطبہ عید الفطر کا اقتباس پڑھ کر سُنایا جس میں حضور نے فرمایا کہ ہماری زندگی کا راز عبادت میں ہے اور عبادت میں جماعتوں میں بہت کمزوری پائی جاتی ہے، آپؒ فرماتے ہیں کہ خود ربوہ میں میں نے دیکھا ہے کہ جتنی مسجدیں ہیں اگر سارے باجماعت نماز ادا کرنے والے ہوں تو ساری مسجدیں چھوٹی ہو جائیں۔ حضورؒ نے انتہائی رنج کا اظہار کرتے ہوئے مساجد میں رمضان کی رونقوں کا موازنہ عید کے دن کی نماز فجر سے کیا اور تاکید کی کہ ”خدا کے لئے اب اِس (عید) پر یہ نہ کرنا۔“

محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ آیئے عہد کریں کہ ہم نے رمضان میں جو کچھ حاصل کیا ہے اُسے اگلے رمضان تک سارا سال جاری رکھیں گے۔ ان شاء اللہ

اجتماعی دُعا سے قبل آپ نے دُعاؤں میں یاددہانی کے لئے ایک طویل فہرست پڑھ کر سُنائی۔ 11 بج کر 5 منٹ پر دُعا کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام کو پہنچی اور احباب روایتی انداز میں عید ملنے میں مصروف ہو گئے۔ یہ کینیڈا میں جماعت احمدیہ مسلمہ کی نماز عید الفطر کا سب سے بڑا اجتماع تھا جس میں 7,970 احباب و خواتین شامل ہوئیں۔

مسجد بیت الاسلام میپل میں نمازِ عید الفطر

نماز عید الفطر کا دوسرا بڑا اجتماع جماعت احمدیہ کینیڈا کی مرکزی مسجد، مسجد بیت الاسلام میں ہوا جو میپل شہر میں واقعہ ہے۔ یہاں بھی نماز کا وقت دس بجے صبح مقرر کیا گیا تھا، یہاں کثیر تعداد میں پیس ویلج اور وان کی جماعتوں کے احباب و خواتین اور بچوں نے نماز عید الفطر ادا کی۔ دس بجے سے بہت پہلے مسجد بیت الاسلام کے دونوں ہال، گیلری، ایوانِ طاہر اور مسجد کا بیرونی حصہ جس میں بہت بڑا اور وسیع شامیانہ نصب تھا جو کہ مکمل طور پر بھر چکا تھا اور حاضری 6,000 کے لگ بھگ تھی۔

نماز سے قبل مسنون تکبیرات کا ورد جاری تھا۔ دس بج کر دس منٹ پر صفیں درست کروانے کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ پیس ویلج کی امامت میں نماز عید الفطر ادا کی گئی۔

خطبہ عید الفطر

نماز کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب نے خطبہ عید الفطر کا آغاز تشہد، تعوّذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت سے کیا۔ آپ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ خطبہ عید الفطر کا خلاصہ پیش کیا جس میں حضور انور نے احباب جماعت کو مختلف نصائح فرمائی تھیں کہ دنیا کو سب سے بڑی عید اُس وقت نصیب ہوئی جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو دنیا میں مبعوث فرمایا اور پھر آپؐ کی پیشگوئیوں کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھجوا کر اسلام کی تبلیغ کو مکمل کرنے کا کام ہمیں سونپا۔ اب یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اُن اخلاق کو اپنائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بتائے ہیں اور اسلام کی تبلیغ کا کام کر کے آنحضرت ﷺ کے دین کی سربلندی کو مکمل کریں۔

آخر میں مولانا صاحب موصوف نے احباب جماعت کو اُن نیکیوں کو جاری رکھنے کی تلقین کی جو احباب نے رمضان المبارک میں شروع کیں اور سال کا باقی عرصہ رمضان کی برکتوں کو اپناتے ہوئے گذارنے کی کوشش کریں۔ آپ نے فرمایا کہ اِن نیکیوں کو اپنانے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم ہر سال کم از کم ایک نیکی کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لیں۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی نیکیوں کو بڑھانے کی توفیق دیتا چلا جائے اور عید کی دائمی خوشیاں نصیب کرے۔ آمین

اجتماعی دُعا کے بعد آپ نے تمام احباب و خواتین کو عید مبارک کا تحفہ پیش کیا۔

رپورٹ: نمائندہ خصوصی محمد اکرم یوسف

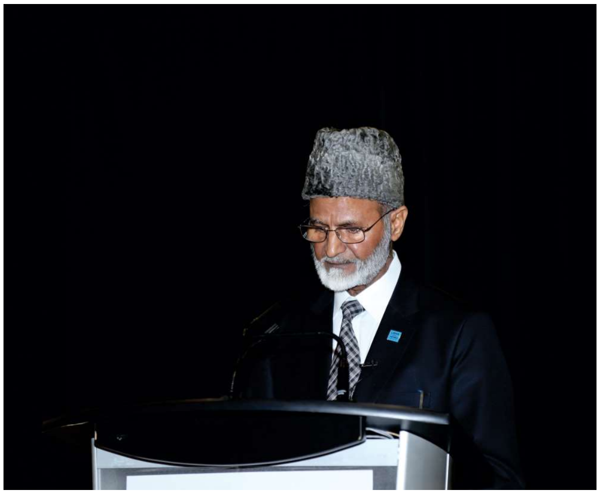

انٹرنیشنل سنٹر میں عید الفطر کی تقریبات کی چند جھلکیاں

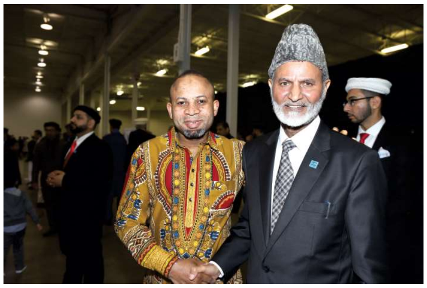

انٹرنیشنل سنٹر میں عیدالفطر کی تقریبات کی چند جھلکیاں

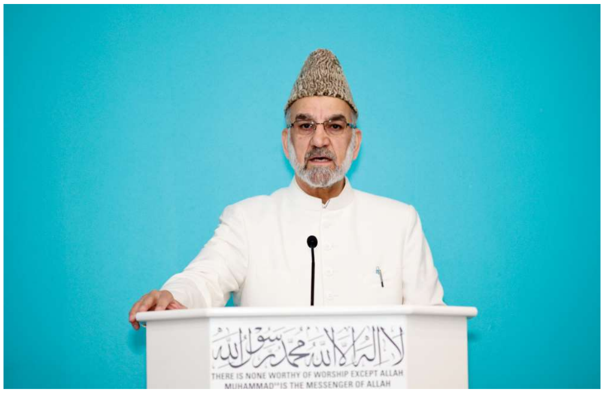

مسجد بیت الاسلام میں عیدالفطر کی تقریبات کی چند جھلکیاں

بقیہ از عیدالاضحیہ اور بعض مسائل

قربانی کے جانور کی خصوصیات کا خلاصہ، نیز تکبیرات کا درست طریق از حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ

قربانی کے جانور کے لئے یہ شرط ہے کہ بکرے وغیرہ دو سال کے ہوں۔ دنبہ اس سے چھوٹا بھی قربانی میں دیا جاسکتا ہے۔ قربانی کے جانور میں نقص نہیں ہونا چاہئے۔ لنگڑا نہ ہو، بیمار نہ ہو، سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو یعنی سینگ بالکل ہی نہ ٹوٹ گیا ہو۔ اگر خول اوپر سے اتر گیا ہو اور اس کا مغز سلامت ہو تو وہ ہو سکتا ہے کان کٹا نہ ہو لیکن اگر کان زیادہ کٹا ہوا نہ ہو تو جائز ہے۔

قربانی آج اور کل اور پرسوں کے دن ہو سکتی ہے لیکن سفر ہو یا کوئی اور مشکل ہو تو حضرت صاحبؑ کا بھی اور بعض بزرگوں کا بھی خیال ہے کہ اس سارے مہینہ میں قربانی ہو سکتی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ ان دنوں میں تیسرے دن تک تکبیر تحمید کیا کرتے تھے اور اس کے مختلف کلمات ہیں اصل غرض تکبیر و تحمید ہے خواہ کسی طرح ہو اور اس کے متعلق دستور تھا کہ جب مسلمانوں کی جماعتیں ایک دوسری سے ملتی تھیں تو تکبیر کہتی تھیں۔ مسلمان جب ایک دوسرے کو دیکھتے تو تکبیر کہتے۔ اٹھتے بیٹھتے تکبیر کہتے۔ کام میں لگتے تو تکبیر کہتے لیکن ہمارے ملک میں یہ رائج ہے کہ محض نماز کے بعد کہتے ہیں اس خاص صورت میں کوئی ثابت نہیں اور یہ غلط طریق رائج ہو گیا۔ باقی یہ کہ تکبیر کس طرح ہو یہ بات انسان کی اپنی حالت پر منحصر ہے جس کا دل زور سے تکبیر کہنے کو چاہے وہ زور سے کہے جس کا آہستہ وہ آہستہ مگر آواز نکلنی چاہئے۔‘‘

(روزنامہ الفضل قادیان۔17 اگست 1922ء روزنامہ الفضل قادیان۔11 ستمبر 1951ء)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں قربانی کی حقیقی روح کو سمجھنے، اس پر عمل کرنے اور عیدالاضحیہ کے جملہ اغراض و مقاصد کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ از حج بیت اللہ اور عیدالاضحیہ

’’پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جب مسجد بناتے ہیں یا بنائیں تو خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اُس کی رضا کے حصول کے لئے بنانے والے ہوں اور مسجد بنانے کے لئے جو قربانی کی ہے، اُس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں نہ کہ کسی قسم کا فخر۔ کیونکہ ہماری یہ جو قربانی ہے، جو ہم کرتے ہیں، یہ اُس قربانی کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہے بلکہ اس سے بھی بہت کم ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی تھی۔ صرف مال کی قربانی ہم کرتے ہیں اور وہ بھی عموماً اپنے وسائل کے مطابق۔ یقیناً آج کل کی دنیا میں یہ بھی بہت بڑی قربانی ہے کہ مالی قربانی کی جائے، نیک مقصد کے لئے قربانی کی جائے، اپنی ترجیحات بدل کر مالی قربانی کی جائے اور مسجدوں کی تعمیر کرنا ایک قابلِ تعریف کام ہے۔‘‘ (خطبات مسرور۔جلد10،صفحہ 260)

’’پھر دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے لئے آٹھویں شرط میں یہ ہے کہ اپنی جان، مال، عزت ہر چیز کو قربان کرے گا اور جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے نظارے ہمیں نظر آتے رہتے ہیں۔ مائیں اپنے بچے پیش کرتی ہیں، باپ سنت ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے اپنے بچوں کی انگلی پکڑ کر لا رہے ہوتے ہیں کہ یہ اب جماعت کا ہے اور جہاں چاہے جماعت اس کی قربانی لے لے۔ بچے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم بھی حضرت اسماعیل کی طرح اپنی جان کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ اور یہ نظارے پہلے بھی تھے اور اب بھی قائم ہیں۔‘‘ (خطبات مسرور۔جلد1،صفحہ 388)

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں حج بیت اللہ کے حقیقی مقاصد اور عیدالاضحیہ کی حقیقی روح کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عیدین کے مواقع پر تکبیرات پڑھنے کی تاکید

عیدین کے مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔

اللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر، لا الٰہ الا اللّٰہ، واللّٰہ اکبر، اللّٰہ اکبر و للّٰہ الحمد (فقہ احمدیہ،صفحہ 179)

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عیدالفطر کے روز بھی عید کی نماز شروع ہونے تک تکبیرات پڑھا کرتے تھے۔ اور عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر تو پہلے سے ہی تکبیرات پڑھی جاتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے:

’’عیدالفطر کے موقعہ پر بھی تکبیرات کہنی چاہئیں کیوں کہ یہ امر احادیث سے ثابت ہے اور صحیح ہے کہ عید والے دن صبح سے لے کر نماز عید تک تکبیرات پڑھی جاتی تھیں جب کہ عیدالاضحیٰ پر ایک دن کی بجائے زیادہ دنوں تک یہ تکبیرات دہرائی جاتی ہیں۔‘‘

احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ عیدین کے مواقع پر تکبیرات کو باقاعدگی سے پڑھا کریں۔

(بحوالہ ایڈیشنل وکالت تبشیر لندن۔نمبر 2053 مورخہ 15 دسمبر 2006ء)

اسی طرح حجاج کرام دورانِ حج تلبیہ کا ورد کرتے ہیں۔ حج کی تکبیرات کو تلبیہ کہتے ہیں جو درج ذیل ہے۔

لَبَّیْکَ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ۔ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ۔ (فقہ احمدیہ،صفحہ 331-332)

میں حاضر ہوں، اے میرے رب تیرے حضور میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ حمد و ثنا کا تو ہی مالک ہے، تمام ملک تیرا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

احمدیہ گزٹ کینیڈا کے بارہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا اظہارِ خوشنودی

مورخہ 26 مئی 2019ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریر فرمایا:

’’شوریٰ کے حوالہ سے آپ کی طرف سے ماہ اپریل کا شمارہ موصول ہوا ہے۔ اور سرسری نظر ڈالی ہے۔ ماشاء اللہ اچھے مضامین اور علمی و فکری مواد سمیٹے ہوئے ہے۔ الحمدللہ

اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت ہر لحاظ سے مبارک کرے اور احباب اور دوستوں کو اس سے زیادہ سے زیادہ مستفیض ہونے والا بنائے۔ آمین

بہرحال اللہ تعالیٰ آئندہ بھی آپ لوگوں کو ٹیم ورک کا اعلیٰ مظاہرہ کرنے والا بنائے اور ہمیشہ اپنے فضلوں اور نعمتوں سے حصہ دے اور مدد فرمائے۔ آمین‘‘

پانچ ارکان اسلام

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ اسلام کے بنیاد پانچ باتوں پر رکھی گئی ہے۔ اول اس بات کی دل اور زبان سے گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی ہستی قابل پرستش نہیں اور یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔ دوم نماز قائم کرنا۔ سوم زکوۃ ادا کرنا۔ چہارم بیت اللہ کا حج بجالانا اور پنجم رمضان کے روزے رکھنا۔ (صحیح بخاری)

تیسری عملی عبادت حج ہے۔ حج کے معنی کسی مقدس مقام کی طرف سفر اختیار کرنے کے ہیں اور اسلامی اصطلاح میں اس سے مراد مکہ مکرمہ میں جا کر خانہ کعبہ اور صفا و مروہ کی پہاڑیوں کا طواف کرنا اور پھر مکہ سے نو میل پر عرفات کے تاریخی میدان میں وقوف کر کے دعائیں کرنا اور پھر واپسی پر مزدلفہ میں قیام کر کے عبادات بجالانا اور بالآخر مکہ سے تین میل پر منی کے مقام میں قربانی دینا ہے۔ حج جو ماہ ذوالحجہ کی آٹھویں اور نویں اور دسویں تاریخوں میں ہوتا ہے صرف ایک مقدس ترین جگہ کی زیارت ہی نہیں جس کے ساتھ حضرت ابرہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابتدائی قربانی کی مقدس روایات سے وابستہ ہیں بلکہ حج مختلف ملکوں اور مختلف قوموں کے مسلمانوں کو آپس میں ملنے اور تعارف پیدا کرنے اور ایک دوسرے سے ملی معاملات میں مشورہ کرنے کا بے نظیر موقعہ بھی مہیا کرتا ہے۔ حج ساری عمر میں صرف ایک دفعہ بجالانا فرض ہے اور جیسا کہ دوسری حدیث میں صراحت آئی ہے کہ اس کے لئے صحت اور واجبی خرچ اور راستہ میں امن کا ہونا ضروری شرط ہے۔

(چالیس جواہر پارے مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔ نظارت اشاعت لٹریچر وتصنیف، صفحہ 21-25)

اعلانات کے بارہ میں ایک ضروری گزارش

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا آپ کا اپنا رسالہ ہے۔ اس میں مضامین کے علاوہ ولادتوں، آمین، نمایاں تعلیمی کامیابیوں کے اعلانات اور نکاح، شادی و بیاہ کی تقریبات، دعائے مغفرت کے اعلانات وغیرہ شائع ہوتے ہیں۔

آپ سے درخواست ہے کہ اشاعت کی غرض سے آپ نے جو کچھ بھی بھجوانا ہو وہ جلدی اور فوری بھجوایا کریں۔ اس میں بلاوجہ تاخیر نہ کیا کریں۔

براہ کرم اشاعت کی غرض سے آپ جو کچھ بھی بھجوائیں اس کی ایک نقل اپنے پاس ضرور محفوظ کرلیا کریں۔ اپنے اعلانات کے آخر پر اپنا مکمل پتہ، ٹیلی فون نمبر وغیرہ ضرور لکھا کریں تا کہ بوقتِ ضرورت آسانی سے رابطہ کیا جاسکے۔

آپ اعلانات اردو ان پیج inpage Urdu یا ورڈ یا انگریزی میں کمپوز کر کے ہمیں درج ذیل ای میل پر بھجوا سکتے ہیں۔

editor@ahmadiyyagazette.ca

ادارہ آپ کے تعاون کا بے حد شکر گزار ہوگا اور ممنون احسان بھی۔

ایڈیٹر احمدیہ گزٹ کینیڈا

شعبہ تالیف وتصنیف واشاعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب کو نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا اور شعبہ تالیف وتصنیف واشاعت کا نگران مقرر فرمایا ہے۔ حضور انور کے ارشاد کی روشنی میں 25 ظفر اللہ خاں کریسنٹ میں شعبہ تالیف وتصنیف واشاعت قائم ہوا ہے۔

اس شعبہ میں اردو سے انگریزی تراجم خصوصاً حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کتب کے انگریزی تراجم کے ساتھ ساتھ علمی، تحقیقی اور تاریخ کینیڈا پر کام ہوتا ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کینیڈا کے ترجمان ماہنامہ احمدیہ گزٹ بھی اسی شعبہ کے تحت ترتیب دیا جاتا ہے جو اردو، انگریزی اور فرنچ میں رنگین تصاویر کے ساتھ ہر ماہ بڑی باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔

گزشتہ سال 18 فروری 2018ء کو مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ نے اس شعبہ کے دفاتر کا گیارہ بجے افتتاح فرمایا۔ آپ نے تمام دفاتر، ریکارڈ روم، کمپیوٹرز، پرنٹرز، فوٹو کاپیئر اور دیگر ضروری چیزوں کا جائزہ لیا۔ اور محترم امیر صاحب کے استفسار پر محترم چوہدری صاحب موصوف نے علمی، تحقیقی اور تاریخی کاموں کا جامع ذکر کیا۔

خورد و نوش اور تواضع کے بعد محترم امیر صاحب نے دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ اس شعبہ کے علمی، تحقیقی اور تاریخی کاموں میں برکت ڈالے اور اپنے فضل سے مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

ولادتیں

☆ عزیزہ ماہ نور بھروانہ سلمہا

2 اپریل 2019ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم محمد اظہر بھروانہ صاحب اور محترمہ زینب نور جالب صاحبہ کو بیٹی سے نوازا ہے۔اس کا نام ''ماہ نور بھروانہ'' تجویز ہوا ہے۔ یہ بچی وقفِ نو کی بابرکت سکیم میں شامل ہے۔عزیزہ ماہ نور بھروانہ سلمہا، مکرم محمد اسلم بھروانہ صاحب شہید اور محترمہ سلیمہ طاہرہ صاحبہ وان جماعت کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر پیر مسیح الرحمٰن جالب صاحب اور محترمہ فرحت جالب صاحبہ، پیس ویلج ساؤتھ کا نواسہ ہے۔

☆ عزیزم عطاء الحیؑ سلمہ

مورخہ 3 جون 2019ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مولانا عبدالحیٰ چٹھہ صاحب مربی سلسلہ (محترم امیر صاحب آفس) اور محترمہ قدسیہ اعجاز صاحبہ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نومولود کا نام ''عطاء الحیٰ'' عطا فرمایا ہے۔عزیزم عطاء الحیٰ سلمہ، مکرم محمد غضنفر چٹھہ صاحب شہید آف بورے والا ضلع وہاڑی سابق انسپکٹر بیت المال ربوہ اور محترمہ طاہرہ فردوس صاحبہ مرحومہ کا پوتا اور مکرم اعجاز احمد ساہی صاحب اور محترمہ ثمینہ اعجاز صاحبہ دارالرحمت غربی کا نواسہ ہے۔

☆ فارس جاوید رانا سلمہ

11 جون 2019ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم حماد جاوید رانا صاحب و محترمہ امۃ الشافی رانا صاحبہ، بریمپٹن کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔جس کا نام ''فارس جاوید رانا'' تجویز ہوا ہے۔نومولود وقفِ نو کی بابرکت سکیم میں شامل ہے۔

عزیزم فارس سلمہ مکرم رانا اقبال احمد صاحب واقفِ زندگی مرحوم اور محترمہ غزالہ اقبال صاحبہ، بریمپٹن کے پوتے اور حضرت مولوی محمد حسین سبز پگڑی والے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے ہیں۔مکرم محمد سرور جاوید صاحب شعبہ تجنید جماعت احمدیہ کینیڈا و محترمہ سعدیہ جاوید صاحبہ سیکرٹری تجنید لجنہ پیس ویلج سینٹر ویسٹ کے نواسے ہیں۔

☆ ریان فاروق احمد سلمہ

13 جون 2019ء کو خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم محمد رضوان احمد صاحب Optical Eye اور محترمہ ملیحہ جاوید صاحبہ وڈبرج نارتھ کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔اس کا نام ''ریان فاروق احمد'' تجویز ہوا ہے اور وقفِ نو کی بابرکت سکیم میں شامل ہے۔

عزیزم ریان سلمہ مکرم چوہدری فاروق احمد صاحب اور محترمہ ساجدہ فاروق صاحبہ، وڈبرج نارتھ کے پوتے اور مکرم محمد سرور جاوید صاحب شعبہ تجنید جماعت احمدیہ کینیڈا و محترمہ سعدیہ جاوید صاحبہ سیکرٹری تجنید لجنہ پیس ویلج سینٹر ویسٹ کے نواسے ہیں۔

تقریباتِ شادی خانہ آبادی

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 19اپریل 2018 کو حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی ربوہ نے لاہور میں اجتماعی دُعا کے ساتھ مکرم رانا فیاض احمد صاحب و محترمہ فرحت فیاض صاحبہ کی دُختر عزیزہ عائشہ فیاض صاحبہ اور مکرم عبدالباسط عابد صاحب و محترمہ رفعت شکور صاحبہ کے فرزند عزیزم عطاء المنعم صاحب کے نکاح کا اعلان کیا۔

6 جون 2019ء کو عزیزہ عائشہ فیاض صاحبہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس کا اہتمام اُن کے ماموں محترم وسیم احمد صاحب اور محترم فرید احمد صاحب نے Chateau Le Jardin بنکوئٹ ہال میں کیا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے رشتہ کی کامیابی کے لئے دُعا کرائی اور اُس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اگلے روز 7 جون 2019ء مکرم عبدالباسط عابد صاحب نے اپنے بیٹے عزیزم عطاء المنعم صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام Verdi Convention Centre میں کیا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد دُعائیہ اشعار ترنم سے پیش کئے گئے۔جس کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کرائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے دونوں خاندانوں کا تعلق صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ہے۔عزیزہ عائشہ فیاض، حضرت نجابت علی صاحبؓ کی پڑپوتی ہیں اور عزیزم عطاء المنعم صاحب، حضرت میاں فضل دین صاحبؓ کے پڑپوتے ہیں۔

☆ 8 جون 2019ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم ڈاکٹر (ہومیو) حفیظ احمد صاحب کی صاحبزادی محترمہ اجالہ نشین صاحبہ کی رخصتی عمل میں آئی۔تلاوت قرآن کریم اور دعائیہ منظوم کلام کے بعد مکرم مولانا رانا محمد لقمان صاحب مربی سلسلہ شعبہ مال جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کی کامیابی کے لئے دُعا کرائی اور اُس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

10 جون 2019ء کو مکرم محمد احمد صاحب کے صاحبزادے مکرم مسعود احمد صاحب کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام وڈبائن بنکوئٹ ہال میں ہوا اور تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کرائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

☆ 20 جون 2019ء کو خدا تعالیٰ کے فضل سے مکرم سکندر حیات مجوکہ صاحب، وڈبرج نارتھ کی صاحبزادی محترمہ صبا سکندر مجوکہ صاحبہ کی رخصتانہ کی تقریب چاندنی کنونشن سینٹر میں ہوئی۔تلاوت قرآن کریم اور دعائیہ منظوم کلام کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کی کامیابی کے لئے دُعا کرائی اور اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

اگلے روز 21 جون 2019ء کو ونڈسر کے مکرم الیاس نصر اللہ چوہدری صاحب نے اپنے صاحبزادے مکرم مامون نصر اللہ چوہدری صاحب کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام اسی سینٹر میں کیا۔ اور مکرم ڈاکٹر عبدالعلیم خاں صاحب صدر جماعت احمدیہ ونڈسر نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کرائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

ہر دو تقریبات میں دوست احباب کے علاوہ پاکستان، یوکے اور جرمنی سے آئے ہوئے اعزا واقارب نے شرکت کی۔

☆ 20 جون 2019ء کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم محمود احمد ملک صاحب و محترمہ شیلہ احمد ملک صاحبہ سابقہ پرنسپل احمدیہ

سکول کی صاحبزادی محترمہ ادیبہ کنول ملک صاحبہ کی شادی خانہ آبادی کی تقریب مکرم سنوان احمد بشارت صاحب کے ساتھ وڈبائن بنکوٹ ہال میں عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن کریم اور دعائیہ منظوم کلام کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اس رشتہ کی کامیابی کے لئے دُعا کرائی اور اُس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

23 جون 2019ء کو ونڈسر کے مکرم بشارت احمد صاحب اور محترمہ تبسم بشارت صاحبہ نے اپنے صاحبزادے مکرم سنوان احمد بشارت صاحب کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام Fogolar Furlan ونڈسر میں کیا۔ اور مکرم مولانا منیر الدین شمس صاحب، ڈائریکٹر ایم ٹی اے وایڈیشنل وکیل التصنیف لندن نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دُعا کرائی اور مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

ہر دو تقریبات میں دوست احباب، معروف شخصیات کے علاوہ امریکہ اور یوکے سے آئے ہوئے اعزا و اقارب نے شرکت کی۔

ادارہ ان ولادتوں اور شادی بیاہ کے مواقع پر ان کے تمام افرادِ خاندان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو صحت و سلامتی والی درازعمریں عطا فرمائے اور انہیں اپنے والدین اور ان کے تمام خاندانوں کے لئے قرۃ العین بنائے نیز دین و دنیا کی حسنات سے نوازے۔ اور مذکوہ بالا رشتوں کو ان کے تمام خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور مثمرات حسنہ سے نوازے۔ آمین

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ

13 جون 2019ء کو محترمہ سعیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد سعید صاحب مرحوم، مسس ساگا جماعت 88 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

14 جون 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

15 جون کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

نماز جنازہ میں ممبر پارلیمنٹ، صوبائی ممبران اسمبلی، شہروں کے کونسلرز، میڈیا کے اراکین، کمیونٹی کی معروف شخصیات کے علاوہ دوست احباب اور رشتے داروں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

مرحومہ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مرزا اسلام اللہ بیگ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی تھیں۔

مرحومہ نے اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی ہے تمام بچے جماعت کی خدمت پر مامور ہیں۔

مرحومہ نہایت مخلص، فدائی اور ہمدرد خاتون تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، خلیق، مہمان نواز، غریب پرور اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ خلافت سے اخلاص ومحبت اور ایثار و وفا کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب وائس پریذیڈنٹ کینیڈا پاکستان فرینڈشپ ایسوسی ایشن، مکرم مرزا ندیم بیگ صاحب زیرہ ریسٹورنٹ، مکرم قمر بیگ صاحب، ایڈلیڈ، آسٹریلیا، مکرم مرزا نفیس بیگ صاحب مسس ساگا جماعت اور ایک بیٹی محترمہ طلعت بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا خورشید احمد صاحب، لاہور یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم خالد محمود صاحب

23 جون 2019ء کو مکرم خالد محمود صاحب ٹورنٹو جماعت 53 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

24 جون 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اگلے روز 25 جون 2019ء کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا عمران الحق بھٹی صاحب مربی سلسلہ ویسٹن نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم ویسٹن نارتھ ایسٹ جماعت میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے بڑے اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ، ایک بیٹا مکرم طاہر محمود صاحب اور ایک بیٹی محترمہ جمنا محمود صاحبہ ٹورانٹو یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ

24 جون 2019ء کو محترمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ حبیب اللہ صاحب پیس ولیج جماعت 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

26 جون 2019ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب وعشاء کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی سلسلہ پیس ولیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

مرحومہ لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ مردان کی صدر رہیں۔ پشاور میں شعبہ تعلیم میں اسسٹنٹ ڈائریکٹر ایجوکیشن تھیں۔ آپ نیک، صالح، خلیق، ملنسار، مہمان نواز اور ہمدرد خاتون تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق تھا۔

ان کے بھائی مکرم شیخ محمود احمد صاحب اور دو بھتیجے مکرم شیخ عامر رضا صاحب اور مکرم شیخ عمر جاوید صاحب مردان میں جماعت کے خلاف فسادات 2010ء میں شہید کر دئے گئے۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر، تین بیٹے مکرم خواجہ انعام اللہ صاحب رضا کارمشن ہاؤس، مکرم خواجہ احسان اللہ صاحب یوکے، مکرم ڈاکٹر خواجہ عمران ظفر صاحب آسٹریلیا، ایک بیٹی محترمہ ناصرہ سلمان صاحبہ ٹورانٹو، دو بہنیں محترمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ پاکستان، محترمہ فرزانہ کوثر صاحبہ جرمنی، ایک بھائی مکرم شبیر احمد صاحب پاکستان، ایک نواسی محترمہ لبنیٰ عابد مقصود صاحبہ پیس ولیج ویسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ ساجدہ باجوہ صاحبہ

28 جون 2019ء کو محترمہ ساجدہ باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم داؤد احمد مہار صاحب پیس ولیج جماعت 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

یکم جولائی 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب و عشاء کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ مرحومہ، مکرم چوہدری بشیر احمد باجوہ صاحب سابق امیر جماعت داتا زید کا، ضلع سیالکوٹ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی اور مکرم چوہدری غلام اللہ مہار صاحب سابق امیر جماعت پولا مہاراں، ضلع سیالکوٹ کی بہو تھیں۔ مرحومہ کا حضرت چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان سے

بہت قریبی تعلق تھا۔

آپ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گذار، خلیق، ملنسار، چندوں میں باقاعدہ، ہمدرد و خیر خواہ اور صابر وشاکر خاتون تھیں۔ حضور انور کے خطباتِ جمعہ بڑی باقاعدگی سے براہ راست سنتی تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق تھا۔

مرحومہ کے شوہر ایک عرصہ سے شعبہ امور عامہ کینیڈا میں اخلاص سے خدمات بجالا رہے ہیں۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر، تین بیٹے مکرم افضل احمد صاحب جرمنی، مکرم عثمان داؤد صاحب پاکستان، مکرم مولانا عارف احمد داؤد صاحب مربی سلسلہ ہیومینٹی فرسٹ اور ایک بیٹی محترمہ زینب داؤد احمد صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

28 جون 2019ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ مکرم مولانا خورشید احمد انور صاحب

19 مارچ 2019ء کو مکرم مولانا خورشید احمد انور صاحب سابق وکیل المال تحریک جدید قادیان 73 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین ہوئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر میں ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحوم، نیک، صالح اور مخلص خادم سلسلہ تھے۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔ آپ محترمہ عطیہ محسن صاحبہ بریمپٹن کے والد، مکرم اقبال بیگ صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس، محترمہ طلعت خلیفہ صاحبہ مسس ساگا اور محترمہ شاہدہ نگہت شاہد صاحبہ اہلیہ مکرم منیر الحق شاہد صاحب نیو مارکیٹ جماعت کی ماموں زاد بہن محترمہ زکیہ خورشید صاحبہ کے شوہر تھے۔

☆ مکرم محمد اسحاق صاحب

6 جون 2019ء کو مکرم محمد اسحاق صاحب کراچی میں 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحوم، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد و خیر خواہ، خلیق، ملنسار، اکثر و بیشتر مسکراتے رہتے۔ ڈرگ روڈ جماعت کے صدر اور قاضی بھی رہے۔ آپ نہایت مخلص احمدی تھے۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

مرحوم، حضرت منشی عبدالحق کاتب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے تھے۔

آپ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم مولانا علی احمد صاحب مربی سلسلہ بینن اور پانچ بیٹیاں محترمہ عطیۃ النور صاحبہ امریکہ، محترمہ خالدہ خاں صاحبہ کراچی، محترمہ عابدہ اسحاق صاحبہ ونی پیگ، محترمہ ہاجرہ طلعت صاحبہ بینن، محترمہ حفیہ اسحاق صاحبہ کراچی یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ نے سب بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔

مرحوم، مکرم منیر الحق شاہد صاحب نیو مارکیٹ جماعت کے چچا تھے بلکہ اپنے تمام ہم جماعت دوستوں کے بھی چچا تھے اور ان کو عام طور پر سب ہی چچا اسحاق کہہ کر پکارتے تھے۔ دوستوں میں مقبول اور ہر دلعزیز تھے۔

☆ مکرم غلام احمد جوئیہ صاحب

14 جون 2019ء کو مکرم غلام احمد جوئیہ صاحب سرگودہا 48 سال کی عمر میں کار کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح اور ہمدرد انسان تھے۔ خلافت سے وفا اور اخلاص کا تعلق تھا۔

آپ مکرم فتح شیر جوئیہ صاحب کے صاحبزادے، مکرم ملک احمد شیر جوئیہ صاحب پیس ولیج کے داماد اور مکرم ملک مظفر خاں جوئیہ صاحب پیس ولیج کے بھتیجے تھے۔

☆ محترمہ ثریا اکرم صاحبہ

14 جون 2019ء کو محترمہ ثریا اکرم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب مرحوم ربوہ میں 85 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ کے بڑے بیٹے مکرم خواجہ امتیاز احمد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے قافلہ کے ساتھ لاہور سے ربوہ جاتے ہوئے 8 مارچ 1980ء کو کار کے حادثہ میں 23 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ مرحومہ، نیک، صالح مخلص احمدی اور دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔ 34 سال تک لجنہ اماء اللہ کے مختلف عہدوں پر خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب مربی سلسلہ ربوہ اور امتیاز احمد صاحب انسپکٹر بیت المال جماعت احمدیہ کینیڈا کی والدہ تھیں۔

☆ مکرم سید افتخار احمد صاحب

22 جون 2019ء کو مکرم سید افتخار احمد صاحب ابن مکرم سید اعجاز احمد شاہ صاحب مرحوم سابق انسپکٹر بیت المال ربوہ، جرمنی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، نیک، صالح، خلیق اور ملنسار تھے۔ خلافت کے ساتھ وفا اور محبت کا تعلق تھا۔

آپ مکرم سید اقبال احمد شاہ صاحب پیس ولیج کے چھوٹے بھائی اور مکرم سید منیر احمد شاہ پیس ولیج کے بھتیجے تھے۔

☆ محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ

27 جون 2019ء کو محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب ربوہ 75 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن۔ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ مرحومہ، نیک، صالح، خلیق، ملنسار، صابر وشاکر، ہمدرد و خیر خواہ اور مخلص احمدی خاتون تھیں۔ خلافت سے اخلاص کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں شوہر، تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، محترمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم نسیم احمد یوسفی صاحب پیس ولیج کی والدہ، مکرم اعجاز احمد سیفی صاحب مالٹن کی تائی اور مکرم مولانا محبوب الرحمٰن شفیق احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ ابوڈ آف پیس کی پھوپھی تھیں۔

ادارہ مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے خاندان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین